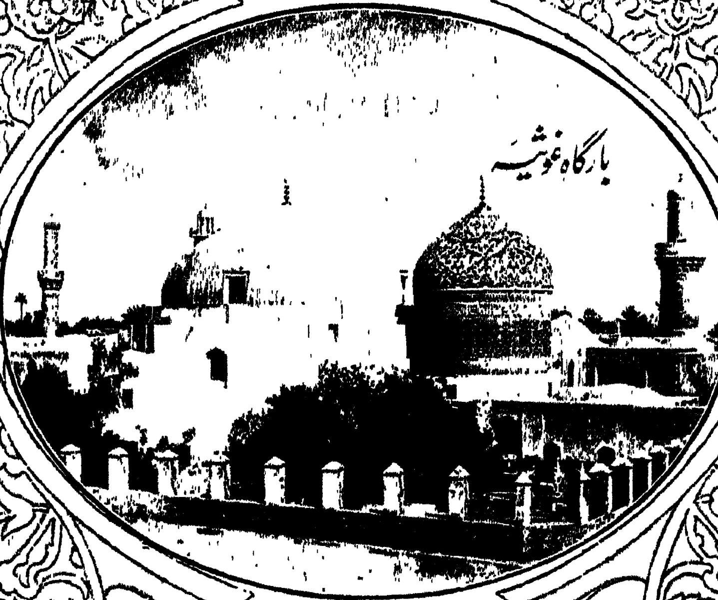
نذرِ عقیدت

بحضور

سلطان الاولیاء سیدنا عبدالقادر جیلانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ



(مؤلفہ)

ابوالفضل سید محمود بی اے ایل ایل بی (عثمانیہ)

۱۳۵۶ھ

إن من الشعر لحكمة وإن من البيان لسحرا

نذرِ عقیدت

(یعنی)

فرد الاحباب قطب الاقطاب حضور غوث اعظم محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رضی

(کی شان میں)

عربی فارسی اور اردو کلام کا نایاب مجموعہ

(مرتبہ)

ابوالفضل سید محمود بی اے ایل ایل بی (عثمانیہ)

مطبوعہ شمس الاسلام پریس چھتہ بازار حیدرآباد

قطعۂ تاریخ

استاذ السلطان جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل

مرحبا گلشنِ اخلاص کا یہ گلدستہ — تشنہ کاموں کیلئے چشمۂ رحمت نکلا
غوثِ اعظم کے مناقب سے مزین ہو کر — مایۂ نازش و پرشوکت و عظمت نکلا
ایک اک نظم دل افروز و بصیرت افزا — ایک اک شعر دُرِ بحرِ کرامت نکلا
حُسن و خوبی میں نہیں ہمسر کوئی اس کا نہ جواب — دھوم ہے یوسفِ کنعانِ سعادت نکلا
سعی سے حضرتِ محمود صفا پرور کے — خوب یہ آئینۂ روئے حقیقت نکلا
عارفوں کیلئے اک شمعِ ہدایت یہ کلام — سالکوں کیلئے اک خضرِ طریقت نکلا

فکرِ تاریخ جو کی آئی ندا مجھ کو جلیل
خوب یہ ہدیۂ جاویدِ عقیدت نکلا

۱۳۵۶ھ

قطعۂ تاریخ ترتیب مجموعہ

از حضرت مولانا وحید بادشاہ صاحب قادری الموسوی عارف

غوث الاعظم شاہِ شاہاں جانِ جہان و جانِ جاناں
گفت ثنایش فرد و غوث و قطب و ولی اعلیٰ و ذیشاں
مولوی محمود دست عزیزم کرد ز جمع مدحش احساں
انکہ بُد ند چوں در منثور داد چہا تنظیم فراواں
فارسی، اُردو ہم از عربی یکجا ساخت کلامِ پاکاں
دیدہ و دل را حاصل گشتہ نور و سرور از دیدنِ ایشاں
مصرعِ سالش عارف گفتہ
نذر عقیدہ محسن آواں
۵۵ ۱۳ ھ

قطعۂ تاریخ طبع مجموعہ

طبع چو شد ایں نسخۂ نادر مدحِ سبطِ حسینؑ و حسنؑ
سالِ مسیحی گفتہ عارف نذرِ عقیدت شاہِ زمن
۳۷ ۱۹ ع

۵۸۶

تقریظ حضرت مولانا محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی

سابق صدر شعبۂ دینیات جامعۂ عثمانیہ

الصّالحین ... ہو

پڑھو اور اپنا سر دھنو۔ گانے والو گاؤ۔ خود لطف اٹھاؤ۔ اور سننے والوں کو لطف پہنچاؤ۔ کتاب کیا ہے مئے خانۂ محبت ہے۔ اشعار کیا ہیں مینا ہائے مودّت ہیں۔ ان میں سے اس شرابِ طہور کو آنکھوں سے پیو۔ کانوں سے پیو۔ پیو پیو خوب پیو۔ یہی ہمارا مقصود ہے اور ناشر صاحب کا مطلوب ہے

؎ غوث کے چاہنے والے کو خدا ملتا ہے ۔۔۔ کوئے جاناں کا اسی در سے پتا ملتا ہے

تقریظ جناب مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی پروفیسر جامعہ عثمانیہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَبْدِہٖ

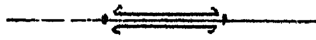
”مقامِ محمود“ والے کی حمد اگر زمین والوں نے کی، اور اس کی ستائش کا گیت آسمانوں پر گایا گیا، گایا جارہا ہے اور ابد تک گایا جائیگا۔ کہ ”وہ محمد تھا (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اس پر کیوں تعجب کیا جائے اگر اسی کے کسی ”وارث“ کے سراہنے میں ایشیا والے بھی مصروف ہوئے اور افریقہ والے بھی، ہند میں بھی اس کی تعریف کی بانسری بج رہی ہے اور چین والے بھی اس کی مدح کا ترانہ گا رہے ہیں، وہ عرب کا بھی ممدوح ہے اور عجم کا بھی محبوب ہے ”مورث“ کے ”مقامِ محمود“ سے

"وارث" کو بھی اگر "اسی مقام" کا حصہ ملا، تو اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا، وکذالک نجزی المحسنین۔ بلاشبہ جن کو "رفعِ ذکر" کی نعمت سے سرفراز کیا گیا، اس کے ان وارثوں میں ایسے بھی ہیں جن کا ذکر کسی شہر میں بلند ہوا، اور ایسے بھی جن کے حمد کا لوا، کسی خاص ملک میں لہرا رہا ہے۔ لیکن جس کی عزت و احترام محبت و نیاز نے اس پورے علاقے کو گھیرا جہاں جہاں اس کے مورث کے لسانِ صدق کا دائرہ محیط ہے تاریخ شاہد ہے کہ اس فخرِ اختصاصی کا طرۂ امتیاز صرف اسی ولایتِ کبریٰ کے تاجِ شرف پر لہرا رہا ہے، جو "نبوتِ کبریٰ" کا جسماً و روحاً سچا جانشین تھا، وہی جو گیلان سے طلوع ہوا، اور بغداد کے اُفق پر چمکا، اور اس طرح چمکا کہ دنیائے اسلام کا ذرہ ذرہ اس کی ضیاءِ سرمدی سے جگمگا رہا ہے اور ابد تک جگمگاتا رہے گا۔" امامتِ کبریٰ" والے نے جس وقت " وَمِنْ ذُرِّيَّتِي " کا والہانہ اضافہ کیا تھا، کون شک کر سکتا ہے کہ اس میں نمایاں حیثیت سے وہ شریک نہ تھا۔

اسی دعوے کا ایک "ثبوت" ہے، جسے ہمارے عزیز دوست مولنا ابوالفضل سید محمود بی، اے (عثمانیہ) اپنے "دستہ گل" کی شکل میں پیش کر رہے ہیں جس میں عرب و عجم یا دنیائے اسلام کی تین اہم زبانوں عربی، فارسی اور اردو کے پھولوں کا وہ مجموعہ ہے جو ممدوح العجم والعرب سیدالاولیاء الغوث الاعظم الشیخ سیدنا عبدالقادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے مختلف شئون و کمالات کی نکہتوں کا ایک طوفان اُبل رہا ہے۔ سچ ہے کہ اس مجموعہ کے پڑھنے سے نہ صرف ایمانوں میں بشاشت اور یقینیوں میں حلاوت پیدا ہو گی، بلکہ دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں کہ سب سے بڑے "مورث" (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سب سے بڑے "وارث" نے اپنے "مورث" کے قدم پر کیسا سچا قدم رکھا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا نے تحسین و نعت کا جو خراج "مورث" کے لئے ادا کیا تھا دیکھ لو کتنی بے ساختگی کے ساتھ وہی دنیا "وارث" پر

بھی وہ سب نچھاور کر رہی ہے جو کر سکتی ہے وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ کی یہی چیزیں زندہ تفسیریں ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ برادرِ عزیز نے صرف مختلف اشعار کا ایک مجموعہ نہیں مرتب کیا ہے بلکہ ایک عظیم دعوی کی روشن شہادت مہیا کی ہے۔

فجزاہ اللہ عنا وعن المسلمین خیر الجزاء



تقریظ جناب ابوالاعظم مولوی احمد حسین صاحب امجد

وہ شاہوں کا شہ، عزوجل، آئے گا ۔۔۔ اب وقت نہیں ہے، بر محل آئے گا

ضائع ہو گی نہ بت پرستی میری ۔۔۔ اس سنگ سے لعل بھی نکل آئے گا

اس نئی روشنی کے زمانے میں ہمارے محترم دوست مولوی سید محمود بی اے کی یہ تالیف و ترتیب گمراہوں کے لئے چراغِ ہدایت ہے، اور رہروؤں کے لئے رہبر طریقت۔ خدائے کریم مؤلف کو جزائے خیر دے اور پڑھنے اور سننے والوں کو اس تالیف سے "کونوا مع الصّادقین" کا لطف نصیب ہو کر ان کے ایمان و ایقان میں ہر دم ترقی ہوتی رہے اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ؕ

تمہید

الحمد للہ کہ ایک زمانہ کی آرزو برآئی۔ مدت سے خیال تھا کہ سلطان الاولیاء قطب الاقطاب حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں عربی، فارسی اور اردو کا منتخب کلام ایک مجموعہ کی صورت میں شائع کیا جائے لیکن بمصداق کُلُّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِوَقْتِہٖ یہ خیال خوابِ بے تعبیر کے مانند رہا اور مختلف اسباب کی بناء پر عملی جامہ نہ پہن سکا۔ علاوہ ازیں یہ کام صبر طلب تھا دواوین اور کتبِ سیر کے مطالعہ کی ضرورت تھی۔ تاہم جب کبھی مہلت ملی۔ اس جانب توجہ کی گئی۔ بالآخر رفتہ رفتہ چیدہ چیدہ فراہم کردہ مواد نے اس مجموعہ کی شکل اختیار کرلی۔

اخبار رہبرِ دکن و صحیفۂ روزآنہ میں اعلان دیا گیا کہ شعراء اپنا منتخب کلام روانہ کریں بعض شعراء کے نام رقعے بھی لکھے گئے اور بعض کی خدمت میں خود حاضر ہونا پڑا۔ اس طور پر موجودہ شعراء کا کلام بھی دستیاب ہوگیا۔ چنانچہ اب ناظرین کے آگے عصرِ جدید و قدیم دونوں دور کا کلام **"نذرِ عقیدت"** کی صورت میں پیش ہے۔

حصّۂ اوّل عربی کلام کے لئے مخصوص کردیا گیا ہے۔ جس میں سیدی عبدالرحیم مرعیؒ، سرحلقۂ طریقہ رفاعیہ حضرت سید احمد کبیر رفاعیؒ، شیخ ابن الجندی حمصی، حضرت شیخ صدقۃ اللہ قاہریؒ، سید عبدالغفار موصلیؒ، شیخ عبدالغنی نابلسیؒ، حضرت سید علی آفندی گیلانیؒ، حضرت شیخ عمر بزازؒ، حضرت ابوالمحاسن شاذلیؒ، جیسے شعراء اور قابلِ احترام ہستیوں کا

کلام درج ہے جن کے اسماءِ گرامی کلام کے بلند پایہ اور بلیغ ہونے کی کافی ضمانت ہیں۔
حصۂ دوم فارسی کلام پر مشتمل ہے۔ بلند پایہ شعراء کے علاوہ بعض اکابرِ دین اور صوفیائے کرام کے اشعار بھی اس حصّہ میں آ گئے ہیں جو ایک جانب اُن مقدس ہستیوں کی بارگاہِ غوثیہ میں ارادت ظاہر کرتے ہیں مصداق "الاناء یترشح بما فیہ" ان کی محبت و عقیدت کا پتہ دیتے ہیں تو دوسری جانب حضور غوثِ اعظمؓ کی اعلیٰ و ارفع قدر و منزلت کو اظہر من الشمس کرتے ہیں، دلوں پر آپ کی عظمت کا سکہ بٹھاتے ہیں ادبی نقطۂ نظر سے بھی یہ کلام معیاری اور بلند پایہ ہے۔ یوں بھی یہ کلام قابلِ قدر ہے۔ سر اور آنکھوں سے لگانے کے قابل ہے۔ ان بزرگوں میں زبدۃ العارفین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، سر حلقۂ طریقۂ نقشبندیہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ، سر حلقۂ طریقۂ صابریہ حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیریؒ، حضرت شاہ ابوالمعالی قطب لاہورؒ، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ، حضرت شیخ نوراللہ سورتیؒ، حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ، حضرت شاہ نظام نارنولیؒ کے اسماء، خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ یہ وہ گراں قدر ہستیاں ہیں جن کے حالات میں علیحدہ علیحدہ مستقل کتابیں شائع کی جا سکتی ہیں۔
شعراء میں اعلیٰ حضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر تاجدارِ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ جو فارسی اور اردو زبان کے ایک گراں قدر اور پرگو شاعر ہیں اور جن کا کلام "کلام الملوک ملوک الکلام" کی حیثیت رکھتا ہے نیز نواب تقی جاہ بہادر، امام الکلام پہلوانِ سخن ثاقب بدایونی، حضرت سید شاہ محمدؐ صدیق صاحب قادری خلق، حضرت شاہ نیاز احمد صاحب قادری نیاز، مولوی عبدالقادر صاحب بدایونی، مولانا عبدالقدیر صاحب صدیقی حسرت، مولانا سید شاہ وحید باد شاہ صاحب قادری الموسوی عارف، ملک الشعراء شیخ غلام قادر پنجابی، مختار الملک عظیم الدولہ نواب غلام محمد غوث خان والیٔ کرناٹک حضرت مرزا آغا داؤد صاحب صحو، امیر الشعراء نواب معز الدولہ بہادر معز وغیرہم جو شاعری میں خلد اللہ ملکہ

اور دستگاہ رکھتے ہیں قابلِ ذکر ہیں ۔

حصۂ سوم اُردو کلام پر حاوی ہے ۔ یہ کلام بھی کیا باعتبارِ فنِ شاعری اور کیا بلحاظِ عام مقبولیت نہایت ہی دلکش و جاذبِ نظر ہے ۔ اعلیٰ حضرت غفران مکان نواب میر محبوب علیخاں آصفؔ آصف جاہِ سادس نوراللہ مرقدہٗ ، نواب کاظمؔ جاہ بہادر، نواب حشمتؔ جاہ بہادر، یمین السلطنتہ مہاراجہ سرکشن پرشاد، فصیح الملک مرزا خاں داغؔ دہلوی، امیرالشعراء منشی امیرؔ احمد صاحب مینائی، جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر جلیلؔ، ابوالاعظم احمد حسین صاحب امجدؔ ، رضی الدین صاحب کیفیؔ ، قبلہ گاہی حضرت مولانا سید عبدالرشید صاحب قادری اخترؔ مدظلہ، مولانا عبدالقدیر صاحب صدیقی حسرتؔ استادِ سخن ڈاکٹر احمد حسین صاحب مائلؔ ، امیرالشعراء نواب محمد منور خان صاحب گوہرؔ، عینی شاہ صاحب نظامی عینیؔ ، امام الکلام ثاقبؔ بدایونی ، حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رضاؔ بریلوی ، مولانا فضل الحسن صاحب حسرتؔ موہانی ، مولانا سید شاہ عثمان میاں صاحب قادری خالقؔ ، مولانا سید شاہ محمد عمر صاحب قادری خلیقؔ ، مولوی سید شاہ یحییٰ بادشاہ صاحب قادری حاذقؔ ، مولوی محمد حسام الدین صاحب قادری فاضلؔ ، مفتی مولوی میر اعظم علی صاحب شائقؔ کے نام اس حصہ کے قابلِ قدر ہونے کی شہادت دے رہے ہیں ۔

حصۂ اوّل کا جہاں تک تعلق ہے اکثر کلام سیر کی کتابوں سے لیا گیا ہے بقیہ کلام حضرت نقیب الاشراف سید محمد مرتضیٰ جیلانی کی عنایت کا نتیجہ ہے ۔ حضرت ممدوح کی اس موقع پر حماہ سے تشریف فرمائی اس لحاظ سے بہت مغتنم ثابت ہوئی ۔ شعرائے حلب اور عراق کا کلام جو اس حصہ میں نظر آرہا ہے وہ حضرت ہی کا عطا کردہ ہے ورنہ اس کلام سے سرزمین ہند کو روشناس ہونے کا موقع نہ ملتا کیونکہ یہ کلام ابتک غیر مطبوعہ حالت میں ہے ۔

حصۂ دُوم و سُوم کا کلام بھی زیادہ تر دواوین اور سیر کی کتابوں سے ماخوذ ہے

علاوہ ازیں ان حصّوں میں اُن شعراء کا کلام بھی موجود ہے جو ہنوز بقیدِ حیات ہیں اور جنھوں نے اپنا کلام روانہ کیا ہے۔

انتخاب کا طریقہ کلام کی نوعیت سے ظاہر ہے۔ اہتمام یہ کیا گیا ہے کہ کلام دلکش و دلچسپ ہو، ترنم آمیز و وجد انگیز ہو، بھاری بھاری ثقیل الفاظ کی بھرمار نہ ہو، لفظی رعایتوں اور بے جا تکلفات کی طومار سے آزاد ہو۔ حتی الوسع عام فہم ہو، سیدھا سادہ ہو، لیکن جاندار ہو، دل سے نکلا ہوا ہو، دل میں گھسنے والا ہو۔ تنہائی میں جس کے گنگنانے سے دل بہلے، محفلوں میں جس کے پڑھنے سے سننے والوں کے دلوں میں پرچوٹ لگے، آنکھ محبت کے آنسو بہانے لگے، مجلس کا رنگ بدل جائے اور وجدانی کیفیت طاری ہو۔ اس لئے ممکن ہے کہ بعض جگہ رسمی قواعد جذبات کا تحمل نہ کر سکے ہوں، پیچھے رہ گئے ہوں لیکن یہ اشعار اس بنا پر منتخب کر لئے گئے ہوں کہ ان میں جذبات کا ایک طوفان برپا ہو، احساسات کا ایک سمندر موجزن ہو، زبان میں شگفتگی، خیال میں پختگی اور طرزِ بیان میں بے ساختگی ہو۔ مضامین رُوکھے پھیکے نہ ہوں لطیف و پاکیزہ ہوں محض قافیہ بندی اور ظاہری آرائش نہ ہو بلکہ بقول بلبلِ شیراز ؎

حدیثِ عشق ز حافظ شنو نہ از واعظ　　اگرچہ صنعتِ بسیار در عبارت کرد

کسی صاحبِ دل کا کلام ہو جو رُوح کو جِلا اور قلب کو گرما دے۔ غرض یہ کہ حتی الوسع تاثیر مقدم رکھی گئی ہے اور رسمی پابندیوں کو ثانوی اہمیت دیگئی ہے ایسے اشعار جو عروض و قافیہ کے لحاظ سے موزوں اور مناسب لیکن جو تاثیر سے خالی قالبِ بے جان کے مشابہ تھے نظرانداز کر دیئے گئے اور ایسے اشعار جن میں شاعرانہ سحر کاریاں اپنا جلوہ دکھا رہی تھیں منتخب کر لئے گئے کیونکہ یہی اشعار مُردہ تنوں میں آثارِ حیات پیدا کرتے ہیں، قوموں میں نئی رُوح پھونکتے ہیں۔ پژمردہ طبیعتوں کو شگفتہ اور افسردہ دلوں میں نئی جان ڈال دیتے ہیں اگرچہ وہ ادبی نقطۂ نظر سے کمزور خیال کئے جائیں۔ بقول رومیؒ۔

من نہ دانم فاعلاتن فاعلات　　شعر می گویم بہ از آبِ حیات

بایں ہمہ ایسے اشعار جو ادبی نقطۂ نظر سے شاید کمزور سمجھے جائیں اس مجموعہ میں معدودے چند ہیں جو نہ ہونے کے برابر ہیں باقی کلام صاف ستھرا ہے دونوں خوبیوں سے آراستہ ہے اصلی حُسن کے ساتھ ساتھ ان کا ظاہری لباس بھی پاکیزہ ہے چنانچہ اُن حضرات کے لئے جو شاعری کے ظاہری حُسن اور معنوی خوبیوں سے دلچسپی رکھتے ہیں اس مجموعہ میں اُن شعرا کا کافی کلام موجود ہے جن کے لطیف پیرایۂ بیان اور شیریں مقالی پر خود ان کا کلام شاہد ہے۔

جن حضرات نے ازراہِ نوازش اپنی اپنی نظمیں بھیجی ہیں اور وہ جنھوں نے میرے ساتھ فراہمی مواد اور طباعت کے کام میں تعاون عمل کر کے مدد دی ہے ان دونوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں خصوصاً حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب صدیقی کا خاص طور پر ممنونِ احسان ہوں کہ حضرت موصوف نے باوجود اپنی علمی سرگرمیوں اور دیگر اہم مشاغل کے عربی کلام کی تصحیح فرمائی نیز ماموں صاحب مکرم حضرت مولوی سید شاہ وحید پادشا صاحب قادری کا بدل شکر گزار ہوں کہ آپ نے بھی عربی حصے کی تصحیح اور اعراب کی درستی میں نمایاں حصہ لیا۔ فجزاهم الله خیر الجزاء۔

ابو الفضل سید محمود صدر

فتح دروازہ
دیوڑھی مولوی سید محمود صاحب جنت مغفور

درگاہ حضرت سید سیف الدین یحیی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ



حضرت سید سیف الدین یحیی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے سید نا عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کی مزار حماۃ شریف میں زیارت گاہ خاص وعام ہے اور یہیں آپ کی اولاد قیام پذیر ہے۔

Chandrakanth Press, Gowliguda, Hyderabad-Dn.

حصۂ اول

یا غوث الاعظم یا ذا الکمال والکرم

عربی کلام

کفیٰ بعظمک یا اللہ قولک القدمی

مرتبہ

ابو الفضل سید محمود بی اے ایل ایل بی (عثمانیہ)

حَسْبِیْ مِنَ الْخَیْرَاتِ مَا اَعْدَدْتُہٗ[1]

یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ رِضَی الرَّحْمٰنِ

دِیْنَ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی

ثُمَّ اعْتِقَادِیْ مَذْهَبَ النُّعْمَانِ

وَاِرَادَتِیْ[2] وَمَحَبَّتِیْ وَعَقِیْدَتِیْ

لِلشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ

---

1 ـ لصاحب در المختار

2 ـ للفاضل البریلی ۔

بسم الله الرحمن الرحيم

لله انت لقد رفعت جنابا ۔۔۔ وشرفت اصلا طاهرا ونصابا
وعظمت قدرا شامخا حتى غدا ۔۔۔ قوس الغمام لاخمصيك ركابا
وبنيت بيتا فى المعالى اصبحت ۔۔۔ زهر الكواكب حوله اطنابا
يا ملبس الدنيا برونق مجده ۔۔۔ بعد المشيب نضارة وشبابا
طلبتك ابكار العلى بحكم الهدى ۔۔۔ وهى التى قد اعيت الطلابا
لما اتتك حسانها كفوا لها ۔۔۔ خطبت اليك وردت الخطابا
واتتك مسنحة القياد مناقب ۔۔۔ كانت على من امهن صعابا
رجل يروقك منظرا وجلالة ۔۔۔ ومكارما وخلائقا وخطابا
وترى عليه من المحاسن ملبسا ۔۔۔ ومن المهابة والعلى جلبابا

(محی الدین ابی عبداللہ مفتی العراق المتوفی فی سنہ ۶۳۶ھ ـ بہجۃ الاسرار)



۲ الى الجيلى قد حزنا انتسابا ۔۔۔ فلن نخشى لاسود ولن نهابا
وعار ثم عار ثم عار ۔۔۔ تخيبنا وكم راجى اجابا
لى علياك يا باز الرجال ۔۔۔ قصدنا فارتجى فيض النوال

فأتحف عادة الحسنى وآل | عطاياك التي تهمي انسكابا
حباك الله قدرًا لا يضاهى | وشأنًا في سما العليا تناهى
لك الأيدي التي يغني نداها | لك القدم التي علت الرقابا
نعم إذ دجى ليل الخطوب | وشمس البشر أمست في غروب
فبالله غوثي من كروب | به أنجو ولا أخشى مهابا
صلاة الله ربي ذي الجلال | على المختار مع صحب وآل
[illegible] شيخنا باز الرجال | به عيش الصفا والله طابا

(السید عبد القادر ابن السید بہاء الدین الجیلانی   مجموعۃ الدرر الباہر فی المواعظ والزواجر)

قطب الكمال الفاخر | الطاهر ابن الطاهر
الباز عبد القادر | سلطان كل الأوليا
قد نال غايات العلى | فضلا على أهل الولا
الغوث أقدامًا علا | أجياد كل الأصفيا
شيخ الشيوخ المرشد | لكل من يسترشد
وهو الإمام الأرشد | شمس هداة الأتقيا
فادخل حماه وادتمي | والجأ إليه تحتمي
فمن إليه ينتمي | يغدو سعيدًا ناجيا
صلى على خير الأنام | والآل أرباب الذمام
ما الحب عبد الله هام | في مدح نخب الأوليا

(مجموعہ [illegible] الباہر فی المواعظ والزواجر)

۴ كَفَى ابْنُ بِنْتِ الْمُصْطَفَى ... بَأَزَالِ الرِّجَالِ شَرَفَا
بِأَنْ عَلَتْ أَقْدَامُهُ ... عَلَى رِقَابٍ لِلشُّرَفَا
اَلشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ ... مَلْجَا الْفَقِيرِ الْحَائِرِ
إِمَامُ أَهْلِ الظَّاهِرِ ... مَنْ فِيهِ قَلْبِي شُغِفَا
قُطْبُ الْوُجُودِ الْفَاخِرِ ... بَحْرُ الْعُلُومِ الدَّاخِرِ
بَدْرُ الْكَمَالِ الْبَاهِرِ ... وَشَمْسُ أَرْبَابِ الصَّفَا
شَيْخُ شُيُوخِ الْأَتْقِيَا ... تَاجُ سَرَاةِ الْأَصْفِيَا
سُلْطَانُ كُلِّ الْأَوْلِيَا ... وَمُقْتَدَى أَهْلِ الْوَفَا
غَوْثٌ عَلَا قَدَمًا عَلَى ... أَعْلَى مَقَامَاتِ الْعُلَا
وَسَادَ سَادَاتِ الْمَلَا ... مَنْ لِلتُّقَى قَدْ أَلِفَا
أَشْكُو لَهُ دَهْرًا هَوَى ... لِرَفْعِ إِتْبَاعِ الْهَوَى
وَخَفْضِ مَنْ عَنْهُ لَوَى ... عَسَى الْبَلَا أَنْ يُكْشَفَا
أَزْكَى صَلَاةِ ذِي الْجَلَالِ ... لِلْمُصْطَفَى مَعْ خَيْرِ آلِ
مَا نَجْلُهُ الْجِيلِيُّ قَالَ ... "كَفَى ابْنُ بِنْتِ الْمُصْطَفَى"

(للمحقق الشہیر السید عبد القادر بہاء الدین الکیلانی ؒ ـ مجموعۃ الدر الباہر)

---

۵ طَابَتْ لَيَالِينَا ... مُذْ حَلَّ نَادِينَا
شَيْخِي أَبَا صَالِحٍ ... حَامِي الْمُرِيدِينَا
حَامِي حِمَى بَغْدَادْ ... يَا نُخْبَةَ الْأَمْجَادْ

أرجوك يا أستاذ — للحق تهدينا
أنا الولي الجيلي — صحت أقاويلي
بالخطب ناديني — واقصد نواحينا
طابت أويقاتي — في قرب ساداتي
أهل العنايات — غوث المساكينا
يا باز يا سلطان — يا منبع العرفان
يا صاحب البرهان — مولى مواليـنا
وصل يا غفار — على الهاشمي المختار
من خص بالأنوار — من فيض بادينا

(لصاحب الفضیلۃ السید علی الافندی الگیلانی ؒ ۔ مجموعۃ الدر الباہر)

جيلانينا جيلانينا — نرجوك نظرة تحيينا
حي بنا صاح نشرب — من خمرة الباز الأشهب ٦
ومن له المولى أوهب — عساه يعطف علينا
يا باز يا عبد القادر — يا أيها البحر الزاخر
أدرك لمن أمسى حائر — يا كعبة القاصدينا
يا باز يا ساكن بغداد — يا نخبة القوم الأسياد
إن لم تكن لي يا أستاذ — من ذا يجيب لمسكينا

(لاحد علماء الحلب ۔ مجموعۃ الدر الباہر)

كفى ابن بنت المصطفى — بأن الرجال لتشرفا
وان علت اقدامه — فوق رقاب الشرفا
فهو امام الاوليا — وابن امام الانبيا
فالله عنه قد رضى — فخذه شيخا وكفى
وهو الصحيح النسب — مسلسل عن النبي
فلذ به بادب — ولا تكن مستنكفا
فبابه باب الرسول — فقف به تلقى القبول
وناد يا فرع البتول — يا جيلي يا بحر الوفا
اتيك لقوم سالكين — لنهجك الحق المبين
من حاسد ومبغضين — ادرك عبيدا اضعفا

(مجموعة الدر الباهر في المواعظ والزواجر)

٨
ان سرت يا اهل الوفا من بين هاتيك الربى
بلغ تحيات الرضى مني الى غوث الورى
قل حرقتني زفرتي وجرت بتجري عبرتي
من بعد تلك الحضرة يا ابن النبي المصطفى
متزايد احزانه متباعد سلوانه
متهدم اركانه متناقص منه القوى
وكأنما جمر الغضا بين الاضالع والحشا
شوقا الى ذاك الحمى يا شيخ جمع الاوليا

عَبْدٌ تَكَدَّرَ بَالُهُ وَتَغَيَّرَتْ أَحْوَالُهُ
وَتَعَسَّرَتْ آمَالُهُ وَتَوَقَّدَتْ نَارُ الْهَوَى
وَتَكَاثَرَتْ آلَامُهُ وَتَوَاتَرَتْ أَسْقَامُهُ
عِنْدَ اللَّهَاةِ حِمَامُهُ أَدْرِكْ حُشَاشَةَ مُبْتَلَى

(للفاضل الاجل مولانا محمد عبد القدیر الصدیقی — زفرات الاشواق)

٩ يَا نَبِي سَلَامٌ عَلَيْكَ — يَا رَسُولُ سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا حَبِيبُ سَلَامٌ عَلَيْكَ — صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ

يَا جُنُودَ الذَّاكِرِينَ — يَا شُهُودَ الْحَاضِرِينَ
أَكْثِرُوا ذِكْرًا مُبِينًا — لِلدَّلِيلِ الطَّالِبِينَا
أَنْ تَقُولُوا يَا مُعَاذُ — وَاسِعَ الْفَضْلِ الْمَلَاذُ
مِنْكُمْ لَنَا نَفَاذُ — كُنْ لَنَا عَوْنًا مُعِينًا
أَنْتَ حَقًّا مُحْيِي دِينٍ — أَنْتَ قُطْبٌ بِالْيَقِينِ
كُنْتَ غَوْثًا كُلَّ حِينٍ — فَادْفَعْ عَنَّا مَا جُنِينَا
أَنْتَ غَوْثُ الثَّقَلَيْنِ — أَنْتَ زَيْنُ الْحَرَمَيْنِ
وَمُنِيرُ الْمَلَوَيْنِ — اِجْعَلَنَّا مُقْبِلِينَا
أَنْتَ أَتْقَى الْأَتْقِيَاءِ — أَنْتَ أَصْفَى الْأَصْفِيَاءِ
صِرْتَ تَاجَ الْأَوْلِيَاءِ — أَتِنَا فَتْحًا مُبِينًا
أَنْتَ مُبْدِعُ النَّوَادِرِ — مُظْهِرُ مَا فِي الضَّمَائِرِ

مُخبِرٌ مَا فِی السَّرَائِر رَحمَةٌ دُنیَا وَدِینَا
یَا حَفِیدَ الحَسَنَینِ یَا کَرِیمَ الطَّرَفَینِ
یَا نَجِیبَ الأَبَوَینِ کُن لَنَا حِرزًا أَکِنَّینَا
کُن لَنَا کَهفًا مَنِیعًا عَن بَلِیَّاتٍ شَفِیعًا
فِی خَطِیَّاتٍ وَسِیعًا مِن عَطِیَّاتٍ تَفِینَا
أَنزَلَ اللهُ سَلَامًا مَعَ صَلَوَاتِهِ دَوَامًا
لِلَّذِی غَدَا خِتَامًا لِجَمِیعِ المُرسَلِینَا
أَحمَدًا أَوَّلِ آسرَا وَالأُولَی احتَشَوهُ نَصرًا
مَعَ مَن اقتَفَوا لِآثرَا وَالفَرِیقِ التَّائِبِینَا
وَعَفَا عَن سَامِعِینَا مَا حَکَمُوا وَالصَّانِعِینَ
طَعمُهُم وَالحَاضِرِینَ هٰهُنَا وَالذَّاکِرِینَا

(شیخ محمود القاہری۔ المجموعۃ الفریدۃ)

أَسِیرُ وَقَد جَازَت بِنَا غَایَةُ السُّرَی وَلَاحَت خِیَامٌ لِلحِمَی وَقِبَابُ ۱۰
سَوَابِحُ فِی بَحرِ السَّرَابِ کَأَنَّهَا بِغَارِبِ أَموَاجِ السَّرَابِ حُبَابُ
تَحِنُّ إِلَی أَیَّامِ سَلعٍ وَرَامَةٍ وَمَا دُونَهَا فِی السَّالِفَاتِ قِرَابُ
إِذَا خُوطِبَت فِی ذِکرِ أَیَّامِهَا الأُولَی تَنَاهَا إِلَی الوَجدِ التَّلَبُّدِ خِطَابُ
کَأَنَّ حَشَاهَا مِن وَرَاءِ ضُلُوعِهَا تَقَاطَرُ مِن أَجفَانِهَا وَتُذَابُ
وَعَاتَبَتِ الأَیَّامَ فِیمَا قَضَت بِهِ وَهَل نَافِعٌ مِنکَ الفُؤَادَ عِتَابُ
إِلَی الشَّیخِ عَبدِ القَادِرِ العَیشَ یَمَّمَت فَتَمَّ لَهَا أَجرٌ وَحَقَّ ثَوَابُ

وَمَا السِّوَى آلُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ　　تُحَثُّ الْمَطَايَا أَوْ يُنَاخُ رِكَابُ
كَأَنَّ شُعَاعَ النُّورِ مِنْ حَضَرَاتِهِمْ　　تَشُقُّ حَشَى الظَّلْمَاءِ فَهِيَ حِرَابُ
يَرَاهَا بِعَيْنَيْ رَأْسِهِ كُلُّ نَاظِرٍ　　وَمَا دُونَهَا لِلنَّاظِرِينَ حِجَابُ
فَلِلّٰهِ قَبْرٌ تَضَمَّنَ أَشْرَفَ مَرَاقِدٍ　　لَدَيْهِ كَمَا ضَمَّ الْحُسَامَ قِرَابُ
جَنَابٌ مَرِيعٌ عَظَّمَ اللهُ شَأْنَهُ　　فَحَلَّ لَهُ قَدْرٌ وَعَزَّ جَنَابُ
تُصَاغِرُ كُبَّارُ الْمُلُوكِ جَمِيعًا　　بِحَضْرَتِهِ بِإِذْنِ اللهِ فَهِيَ ذُبَابُ
وَيَسْتَحْقِرُ الْجَبَّارُ إِذْ ذَاكَ نَفْسَهُ　　فَيَرْجُو إِذَا مَا رَاعَهُ وَيُهَابُ
قَصَدْنَاكَ وَالْعَافُونَ أَنْتَ مَلَاذُهُمْ　　وَمَا قَصَدُوا وَأَبَوْا مَا عَلَاكَ وَخَابُوا
تَلِينُ الرَّزَايَا فِي حِمَاكَ وَإِنْ قَسَتْ　　وَكَمْ لَانَ مِنْهَا فِي حِمَاكَ صِلَابُ
بِكَ الْيَوْمَ أَشْيَاخٌ كِبَارٌ تَضَرَّعُوا　　إِلَى اللهِ فِيمَا نَابَهُمْ وَأَنَابُوا
عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ شَبَّتْ وَشَيَّبَتْ　　مَفَارِقُهُمْ سُودُ الْخُطُوبِ فَتَابُوا
قَدِ اسْتَعْبَرَتْ أَجْفَانُهُمْ مِنْكَ هَيْبَةً　　وَمَالَتْ لَهُمْ عِنْدَ الضَّرِيحِ رِقَابُ
يَمُدُّونَ أَيْدِي الْمُسْتَمِيحِ مِنَ النَّدَى　　وَمَا غَيْرُ إِعْطَاءِ الْمَرَامِ جَوَابُ
تُنَالُ بِكَ الْآمَالُ وَهِيَ بَعِيدَةٌ　　وَتُقْضَى بِكَ الْآمَالُ وَهِيَ صِعَابُ
وَإِنِّي لَنَا يَا أَيُّهَا الشَّيْخُ جِيئَةٌ　　إِلَى بَابِكَ الْعَالِي وَلَيْسَ ذَهَابُ
إِلَى أَنْ تُرِينَا الْخَطْبَ مُنْفَصِمَ الْعُرَا　　وَلِلْأَمْنِ مِنْ بَعْدِ التَّزَوُّحِ إِيَابُ
وَحَتَّى نَرَى فِيمَا نَرَى قَدْ تَقَشَّعَتْ　　غُيُومُ غُمُومٍ وَاضْمَحَلَّ ضَبَابُ
أَبَا صَالِحٍ قَدْ أَفْسَدَ الدَّهْرُ أَمْرَنَا　　وَضَاقَتْ عَلَيْنَا فِي الْخُطُوبِ رِحَابُ
وَتَاللهِ مَا نَنْفَكُّ نَسْتَجْلِبُ الرِّضَا　　عَلَيْنَا مِنَ الْأَيَّامِ وَهِيَ غِضَابُ

فوا عجبا مما نراه بجيله ... وأكثر أحوال الزمان عجاب

يذاد عن الماء النمير ابن حرة ... وللنذل فيها مورد وشراب

وتعلو أعالي الرجال أراذل ... وتسطو على ليث العرين كلاب

فلا خير في هذي الحياة فإنها ... عقاب وما لا تشتهيه عقاب

فيا آل بيت الوحي دعوة ضارع ... إلى الله يدعو ربه ويجاب

صلاح ولاة الأمر إن صلاحهم ... يعود علينا والفساد خراب

[illegible] ... ولا بعد كم للطالبين طلاب

... فأيديكم في العالمين رغاب

بكم يرزق الله العباد وفيكم ... تنزل من رب السماء كتاب

وأنتم لنا في هذه الدار رحمة ... إذا مسنا فيها أذى وعذاب

ومن بعد هذا أنتم شفعاؤنا ... إذا كانت الأخرى وحان حساب

لأعتابكم تزجى المطي ضوامرا ... وتطوى فلاة قفرة وتجاب

إذا كنتم باب الرجاء لطالب ... فما سد من دون المطالب باب

(لنابغة الأعصار السيد عبد الغفار الموصلي غفر الله له - محل الجواهر فتح المبين)

يا مريد القرب لذ بالقادر ... قطب أقطاب الوجود الفاخر ۱۱

شبل خير الرسل تاج الأولياء ... أعني باز الله عبد القادر

علم الشرق الرفيع الرتبة ... شيخ أشياخ الورى ذو الهيبة

معدن الإرشاد باب الحضرة ... فخر جيلان الإمام الطاهر

حسني الخلق ذو القدر العلي ... منبع الإمداد ذو الفضل الجلي

مُقتدى اهلِ الطّريقِ الكُمّلِ ذو المقامِ المستنيرِ الباهرِ
سَيّدُ السّاداتِ عالي القدمِ عينُ أعيانِ الورى ذي الهممِ
مُحيِ دينِ الحقّ غوثُ الأممِ ناصرُ السُّنّةِ مُردي الفاجرِ
يا ضياءَ الكونِ يا شمسَ الهدى يا حمى الملهوفِ يا بحرَ النّدى
كُن نصيري قد ألمّت بي العدى واجبرن كسرَ الفقيرِ الحائرِ
وصلوةٌ وسلامٌ سرمدا للنّبي والآلِ اهلِ الاقتدا
ما عبيدُ القادرِ الجيلي شدا يا مُريدا القربِ لُذ بالقادرِ

(السید عبد القادر افندی ابن السید بہاء الدین الجیلانی ؒ — مجموعۃ الدر الباہر)

۱۲ الله الله ربُّنا فهو جليسُ الذّاكرِ
سُلطانُ كلِّ الأوليا البازُ عبدُ القادرِ
يا أيُّها القطبُ الكبيرِ الصّمداني الشّهيرِ
إنّي وقفتُ مستجيرِ في عرضِ عبدِ القادرِ
يا سيّدي أينَ الهممْ وأينَ عاداتُ الكرمْ
يا طالَ ما زادتْ نعمْ أيادي عبدِ القادرِ
عاداتُهُ الغرُّ الحسانْ أسرارُهُ للعينِ بانْ
وكم رأينا بالعيانْ أسرارَ عبدِ القادرِ
بُشراكَ يا أهلَ المريدْ بالخيرِ والفضلِ المزيدْ
إيّاكَ احذرْ أن تحيدْ عن بابِ عبدِ القادرِ
صلاةُ ربّي بالسّلامْ تُهدى إلى خيرِ الأنامْ

وَالْآلِ وَالصَّحْبِ الْكِرَام وَالْغَوْثِ عَبْدِ الْقَادِرِ

(مجموعۃ الدر الباہر فی المواعظ والزواجر)

بَادِرْ لِلْحَضْرَةِ بَادِرْ نَادِ لِعَبْدِ الْقَادِرْ ۱۳
مَنْ بِيَدِهِ سَقَانَا وَهُوَ عَلَيْنَا نَاظِرْ
عِنْدَ الشَّدَائِدِ نَادِ مِنْ سَطْوَةِ الْأَعَادِي
يَأْتِيكَ مِنْ بَغْدَادِ وَمَنْ عَادَاهُ خَاسِرْ
يَا طَالِبَ الْبُرْهَانِ مِنْ شَيْخِنَا الْجِيلَانِي
أُحْضُرْ مَعَ الْإِخْوَانِ تَرَى الْجَمَالَ الْبَاهِرْ
صَلَّى الْعَزِيزُ الْخَالِقْ عَلَى الْبَشِيرِ الصَّادِقْ
الْبَازُ يُوسُفُ عَاشِقْ وَمَنْ جَفَاهُ حَائِرْ

(الشیخ یوسف الحلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ)

اِبْنُ النَّبِيِّ الطَّاهِرِ بَحْرُ النَّوَالِ الْوَافِرِ
بَدْرُ الْجَمَالِ الظَّاهِرِ سُلْطَانُ عَبْدُ الْقَادِرِ
هُوَ مَنْبَعُ الْأَسْرَارِ هُوَ مَطْلَعُ الْأَنْوَارِ
هُوَ نُخْبَةُ الْأَخْيَارِ سُلْطَانُ عَبْدُ الْقَادِرِ
هُوَ سَيِّدُ الْأَشْرَافِ هُوَ مَعْدِنُ الْأَلْطَافِ
هُوَ كَامِلُ الْأَوْصَافِ سُلْطَانُ عَبْدُ الْقَادِرِ
نَجْمُ الْعُلُومِ الْفَاخِرَةْ بَدْرُ الْمَعَالِي الْبَاهِرَةْ
شَمْسُ الشُّمُوسِ الظَّاهِرَةْ سُلْطَانُ عَبْدُ الْقَادِرِ

مَنْ لِلْفَقِیْرِ الْحَائِرِ　　عَبْدِ الْقَدِیْرِ الْقَادِرِیْ
غَیْرُ الْاِمَامِ الطَّاهِرِ　　سُلْطَانُ عَبْدِ الْقَادِرِ

للعلامۃ ... عبد القدیر النسیدیتی متعاً عند صدر شعبۃ الدینیات

۱۴ شَهِدَتْ بِرُتْبَتِهٖ جَمِیْعُ مَشَائِخِ　　فِیْ عَصْرِهٖ كَانُوْا بِغَیْرِ تَنَاكُرِ
اَمَّا الَّذِیْنَ تَقَدَّمُوْهُ فَبَشَّرُوْا　　بِقُدُوْمِهِ الْمَیْمُوْنِ اَكْرَمَ طَائِرِ
كَالْعَالِمِ الْبَصْرِیِّ الْحَسَنِ الَّذِیْ　　عَمَرَ طَرِیْقَ السَّالِكِیْنَ لِسَائِرِ
مِنْ عَصْرِهِ السَّامِیْ اِلٰی عَصْرِ الشَّرِیْفِ　　الْقُطْبِ مُحْیِی الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ
مَا مِنْ رَئِیْسٍ كَانَ صَدْرَ زَمَانِهٖ　　اِلَّا وَبَشَّرَهُمْ بِاَكْرَمِ طَائِرِ
بِالشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ صَدْرِ زَمَانِهٖ　　اَلْجَامِعِ الْفَرْدِ الْفَرِیْدِ الْاٰمِرِ
وَالْكُلُّ كَانُوْا قَبْلَهٗ حُجَّابَهٗ　　فَتَقَدَّمُوْهُ وَكَانُوْا كُلَّ عَسَاكِرِ
وَاَتٰی كَسُلْطَانٍ تَقَدَّمَ جَیْشَهٗ　　شَمْسًا تَغَیَّبَ كُلُّ نَجْمٍ زَاهِرِ
هُوَ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِیْ خَضَعَتْ رِقَابُ الْاَوْلِیَاءِ لَهٗ بِغَیْرِ تَشَاجُرِ
اِذْ قَالَ مَامُوْرًا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ　　قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَاتِ كُلِّ اَكَابِرِ
فَحَنَتْ جَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ رُءُوْسَهُمْ　　لِجَلَالِهٖ بِاَدِیْهِمْ وَالْحَاضِرِ
لَمْ یَمْتَنِعْ اَحَدٌ سِوٰی رَجُلٍ سَهَا　　عَنْ حَالِهٖ مِنْ اَصْفَهَانَ مُكَابِرِ
قَدْ كَانَ بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ مُعَظَّمًا　　بِالْعِلْمِ وَالْحَالِ الشَّرِیْفِ الْفَاخِرِ
لٰكِنَّهٗ غَلَبَتْ عَلَیْهِ شَقَاوَةٌ　　سَبَقَتْ كَاِبْلِیْسَ اللَّعِیْنِ الْكَافِرِ

(للامام محمد بن سعید بن احمد بن سعید بن ربیع الزنجانی رح　　روضۃ الناظر وتفریح الخاطر)

عَبْدٌ لَهٗ فَوْقَ الْمَعَالِیْ رُتْبَةٌ　　وَلَهُ الْمَاجِدُ وَالْفَخَارُ الْاَفْخَرُ

وَلَهُ الْحَقَائِقُ وَالطَّرَائِقُ فِي الْهُدَى ... وَلَهُ الْمَعَارِفُ كَالْكَوَاكِبِ تَزْهَرُ

وَلَهُ الْفَضَائِلُ وَالْمَكَارِمُ وَالنَّدَى ... وَلَهُ الْمَنَاقِبُ فِي الْمَحَافِلِ تُنْشَرُ

وَلَهُ التَّقَدُّمُ وَالتَّعَالِي فِي الْعُلَا ... وَلَهُ الْمَرَاتِبُ فِي النِّهَايَةِ تَكْثُرُ

غَوْثُ الْوَرَى غَيْثُ النَّدَى نُورُ الْهُدَى ... بَدْرُ الدُّجَى شَمْسُ الضُّحَى بَلْ أَنْوَرُ

[illegible] أَصْبَحَتْ ... أَطْوَارُهَا مِنْ دُونِهِ تَتَحَيَّرُ

مَا فِي عُلَاهُ مَقَالَةٌ لِمُخَالِفٍ ... فَمَسَائِلُ الْإِجْمَاعِ فِيهِ تُسْطَرُ

(الشيخ نور الدين ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعیؒ — فتح المبین - بہجۃ الاسرار - قلائد الجواہر)

ذِكْرُ الْإِلٰهِ حَيَاةُ قَلْبِ الذَّاكِرِ ... قَامَتْ بِهِ كَبِدُ الْغَيُورِ الْغَادِرِ 16

وَاذْكُرْهُ وَاشْكُرْهُ عَلَى آلَائِهِ ... ذِكْرًا يَغِيبُ بِاللّٰهِ كَوْنُ الذَّاكِرِ

وَأَعِدْ حَدِيثَكَ عَنْ لَيَالٍ قَدْ مَضَتْ ... بِالْأَبْرَقَيْنِ وَبِالْعُذَيْبِ وَحَاجِرِ

سُقْيًا لِأَيَّامِ الْعَقِيقِ وَأَهْلِهِ ... وَلِكُلِّ مَنْ وَرَدَ الْحِمَى مِنْ زَائِرِ

أَحْلَى مِنَ الْأَمْنِ اسْتَبَانَ لِخَائِفٍ ... وَالْوَصْلِ بَعْدَ تَقَاطُعٍ وَتَهَاجُرِ

أَيَّامُ لَا أَقْمَارُهَا مَحْجُوبَةٌ ... عَنَّا وَلَا غِزْلَانُهَا بِنَوَافِرِ

وَتَعُودُ أَعْيَادِي يَعُودُ رِضَاكُمُ ... [illegible]

وَلَقَدْ وَقَفْتُ عَلَى الطُّلُولِ مُسَائِلًا ... عَنْ أَهْلِ ذَاكَ الْحَيِّ وَقْفَةَ حَائِرِ

فَأَجَابَنِي رَسْمُ الدِّيَارِ مُجَاوِبًا ... فِيهِ دُمُوعِي كَالسَّحَابِ الْمَاطِرِ

ذَهَبُوا جَمِيعًا فَاحْتَسِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ... فَعَسَاكَ أَنْ تَحْظَى بِأَجْرِ الصَّابِرِ

وَتَزَوَّدِ التَّقْوَى فَأَنْتَ مُسَافِرٌ ... وَبِغَيْرِ زَادٍ كَيْفَ حَالُ مُسَافِرِ

فَالْوَقْتُ أَقْصَرُ مُدَّةً مِنْ أَنْ تُنِي ... فِيهِ فَسَارِعْ بِالْجَمِيلِ وَبَادِرِ

وَاجْعَلْ مَدِيحَكَ إِنْ أَرَدْتَ تَقَرُّبًا ... مِنْ ذِي الْجَلَالِ بِبَاطِنٍ وَبِظَاهِرِ

لِلْمُصْطَفَى وَلِآلِهِ وَلِصَحْبِهِ ... وَالشَّيْخِ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ

بَحْرُ الْعُلُومِ الْحِبْرُ وَالْقُطْبُ الَّذِي ... وَرِثَ الْوِلَايَةَ كَابِرًا عَنْ كَابِرِ

شَيْخُ الشُّيُوخِ جَمِيعِهِمْ وَإِمَامُهُمْ ... لُبٌّ بِلَا قِشْرٍ كَثِيرُ مَآثِرِ

غَوْثُ الْأَنَامِ وَغَيْثُهُمْ وَمُجِيرُهُمْ ... بِدُعَائِهِ مِنْ كُلِّ خَطْبٍ حَائِرِ

تَاجُ الْحَقِيقَةِ فَجْرُهَا نَجْمُ الْهِدَا ... يَةِ فَجْرُهَا نُورُ الظَّلَامِ الْعَاكِرِ

رُوحُ الْوِلَايَةِ اُنْسُهَا بَدْرُ الشَّرَا ... فَةِ شَمْسُهَا لُبُّ اللُّبَابِ الْفَاخِرِ

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ قَلْبُهَا فَرْدُ الطَّرِيـــقَةِ قُطْبُهَا نَجْلُ النَّبِيِّ الطَّاهِرِ

وَدَلِيلُهُ الْوَقْتُ الْمُخَاطِبُ قَلْبَهُ ... بِسَرَائِرٍ وَبَوَاطِنٍ وَظَوَاهِرِ

وَهُوَ الْمُقَرَّبُ وَالْمُكَاشِفُ جَهْرَةً ... بِغُيُوبِ أَسْرَارٍ وَسِرِّ ضَمَائِرِ

وَهُوَ الْمُنَطَّقُ وَالْمُؤَيَّدُ قَوْلُهُ ... وَلَهُ فُتُوحُ الْغَيْبِ آيَةُ قَادِرِ

وَلَهُ التَّحَبُّبُ وَالتَّوَدُّدُ وَالرِّضَا ... مِنْ رَبِّهِ بِمَعَارِفٍ كَجَوَاهِرِ

سَلَكَ الطَّرِيقَ فَأَشْرَقَتْ مِنْ نُورِهِ ... وَعُلُومُهُ كَضِيَاءِ بَدْرٍ ظَاهِرِ

وَعَلَا وَأَعْلَى فِي الْمَعَالِي رُتْبَةً ... وَفَخَارُهُ مَا مِثْلُهُ لِمُفَاخِرِ

خَلَعَ الْإِلٰهُ عَلَيْهِ ثَوْبَ وِلَايَةٍ ... وَأَمَدَّهُ مِنْ جُنْدِهِ بِعَسَاكِرِ

فَلَهُ الْفَخَارُ عَلَى الْفَخَارِ بِفَضْلِهِ ... وَافَى وَبِالنَّسَبِ الشَّرِيفِ الْوَافِرِ

وَلَهُ الْمَنَاقِبُ جُمِّعَتْ وَتَفَرَّقَتْ ... مِنْ كُلِّ نَادٍ دَاسِرٍ وَعَامِرِ

فَابْنُ الرِّفَاعِيِّ وَابْنُ عَبْدٍ بَعْدَهُ ... وَأَبُو الْوَفَا وَعَدِيٌّ وَابْنُ مُسَافِرِ

وَكَذَا ابْنُ قَيْسٍ مَعْ عَلِيٍّ مَعْ بَقَا ... مَعَهُمْ ضِيَاءُ الدِّيْنِ عَبْدُ الْقَاهِرِ

شهدوا بأجمعهم مشاهد بعده ... ما بين بادي فضلهم والحاضر
وأقر كل الأولياء بأنه ... فرد شريف ذو مفاخر ظاهر
وبأنهم لم يدركوا من قربه ... مع سبقهم علما غبار الغابر
كلا ولا شربوا إذا من بحره ... مع ريهم إلا كنقرة طائر
أصحابه نجم الصحاب وفضلهم ... باد لكل مناضل ومناظر
وهم رؤوس الأولياء ومنهم ... أقطاب بين ميامن ومياسر
يا من تخصص بالكرامات التي ... صحت بإجماع ونص تواتر
وتناقل الركبان من أخبارها ... سيرا أحلت لمسامر ومسافر
لما خطوت وقلت ذا قدمي على ... كل الرقاب بجد عزم باتر
مدت لهيبتك الرقاب وأذعنت ... من كل قطب غائب أو حاضر
وعنت لك الأملاك من كل الورى ... ما بين مأمور لهم أو آمر
وظهرت فضلا واحتجبت جلالة ... وعلوت مجدا فوق كل معاصر
وعظمت قدرا فارتقيت مكانة ... حتى دنوت من الكريم الغافر
ورقيت غايات الولا مستبشرا ... من ربك الأعلى بخير بشائر
مدحي الطويل مقصر بمدى يلاه ... عن وصف بحرك بالعطاء الوافر
أعددت حبك بعد حب للمصطفى ... والآل والأصحاب خير ذخائر
وجعلت فيك المدح خير وسيلة ... لله لا لإجازة كالشاعر
ورجوت من نفحات قربك نفحة ... يحيا بها في العمر ميت خاطري
ثم الصلاة على النبي المصطفى ... خير الورى من أول أو آخر

فلك الرسالة شمسها روح النبوة قدسها للحق اشرف ناصر

في حبه قل ما تشاء فقدره　　فوق النظام وفوق نثر الناثر

والعجز عن ادراكه ادراكه　　وكذا الهدى فيه فنون الحائر

الله انزل مدحه في ذكره　　يتلى فماذا قول شعر الشاعر

ما في الوجود مقرب الا به　　من مرسل او من ولي شاكر

كل الخلائق والملائك دونه　　ما فوقه غير المليك القادر

صلى عليه الله ما ابتسم الضحى　　عن جوهر الصبح المنير السافر

للقاضي الاجل ابوبكر بن القاضي موفق الدين اسحق بن ابراهيم المعروف بابن عبد الفتاح رح — (فتح المبين ص ۱۲۳)

ابهى وابهج من رياض ازاهر　　والذ من نغم ورنة مزاهر

مدح الامام القطب عبد القادر　　شيخ الوجود بباطن وبظاهر

قطب رحى الاولياء دارت به　　فتطلسموا من سره بيدا واثر

فتمسكوا بطريقه وتمسكوا　　بعتيقه بموارد ومصادر

خضعت لسطوة باسه الاقطاب اذ　　وضعوا الرقاب لوضع رجل الآمر

هو محيي دين الله كم احيى به　　موتى قلوب من شقي كافر

لانت له صم القلوب مطيعة　　لجلاله وجماله المتظاهر

وروى الوجود حديث فضل كماله　　عن سيح فيض نواله المتواتر

فاستبشروا بوجوده واستغمروا　　من جوده من بادي او حاضر

لله درك من همام ماجد　　لم يات مثلك في الزمان الغابر

قدم الزمان غدت يا ابن المصطفى　　فعلوت فوق رؤوس كل اكابر

سُلْطَانُ أَهْلِ اللهِ أَنْتَ إِمَامُهُمْ   فَكَسَرْتَ شَوْكَةَ كُلِّ مَلِكٍ كَاسِرِ
أَصْبَحْتَ مَغْنَاطِيسَ أَلْبَابِ الْوَرَى   فَجَذَبْتَهُمْ لِلّٰهِ جَذْبَةَ قَاهِرِ
وَفَخَرْتَ بِالْقُرْبِ الْإِلٰهِيِّ الَّذِي   لَمْ يُبْقِ فَضْلًا كَامِلًا لِمُفَاخِرِ
لَكَ هِمَّةٌ عُلْوِيَّةٌ عَلَوِيَّةٌ   قَدْ أَثَّرَتْ بِأَكَابِرٍ وَأَصَاغِرِ
فِي كُلِّ قُطْرٍ مِنْ طَرِيقِكَ مُرْشِدٌ   يَدْعُو الْأَنَامَ إِلَى الْإِلٰهِ الْغَافِرِ
لَوْلَاكَ أَضْحَى الدِّينُ مَيْتًا دَارِسًا   أَحْيَيْتَهُ وَلَكَانَ تَحْتَ مَقَابِرِ
وَاللهِ لَوْ نَظَّمْتُ كُلَّ فَضَائِلٍ   لَكَ يَا مُنَى رُوحِي وَسِرِّ سَرَائِرِي
لَعَجَزْتُ عَنْ مِعْشَارِ عُشْرِ عَشِيرِهَا   وَلَوِ اسْتَعَنْتُ بِأُسْرَتِي وَعَشَائِرِي
مَاذَا يَنَالُ الشِّعْرُ غَايَةَ وَصْفِكُمْ   لَوْ عِشْتُ كُلَّ الدَّهْرِ وَهُوَ شَعَائِرِي
إِنْ قُلْتُ بَدْرٌ أَنْتَ أَعْلَى رُتْبَةً   أَوْ قُلْتُ شَمْسٌ أَنْتَ أَعْظَمُ نَائِرِ
أَوْ قُلْتُ لَيْثٌ أَنْتَ أَرْفَعُ هِمَّةً   أَوْ قُلْتُ بَحْرٌ أَنْتَ أَوْسَعُ زَاخِرِ
حَسْبِي قُصُورِي عَنْ قَصَائِدِ فَضْلِكُمْ   فَهُوَ الْحَرِيُّ بِمَدِّ حُكْمٍ لِلْقَاصِرِ
يَا ابْنَ النَّبِيِّ وَأَنْتَ قُرَّةُ عَيْنِهِ   يَا عَبْدَ مَوْلَانَا الْعَزِيزِ الْقَادِرِ
جِئْنَا حِمَاكَ نَفُوزُ مِنْكَ بِدَعْوَةٍ   عِنْدَ الْإِلٰهِ فَأَنْتَ أَوْجَهُ نَاصِرِ
فَاسْأَلْ لَنَا اللهَ الْكَرِيمَ يُنِيلُنَا   مِنْ فَضْلِهِ الْمِدْرَارِ أَغْدَقَ مَاطِرِ
وَبِأَنَّهُ يَمْحُو شَقَاوَةَ حَظِّنَا   وَذُنُوبَ عُمْرٍ سَوَّدَتْ لِلدَّفَاتِرِ
وَبِأَنْ يُقَرِّبَنَا إِلَى حَضَرَاتِهِ   أَبَدًا وَيُحْسِنَ خَتْمَنَا فِي الْآخِرِ
وَيُذِيقَنَا مِنْهُ حَلَاوَةَ وَصْلِهِ   وَيُنِيرَ بِالْإِخْلَاصِ سِرَّ ضَمَائِرِي
يَا رَبَّنَا أَنْجِحْ بِهِ مَا نَرْتَجِي   وَاقْبَلْ بِفَضْلِكَ يَا إِلٰهُ مَعَاذِرِي

وامنح خُوَيْدِمَ تُرْبِ نَعْلَيْهِ الَّذِي — يَرْجُو جَوَائِزَ جُودِكَ الْمُتَوَافِرِ
وَاسْأَلْ لِدَاعٍ فِيهِ وَاثْبِتْ وُدَّهُ — وَلِمَنْ عَلَيْهِ بِالْجَمِيلِ السَّاتِرِ
وَافِضْ رِضَاكَ عَلَىٰ ضَرِيحٍ قَدْ حَوَىٰ — جَسَدًا تَعَطَّرَ مِنْ تُقَاكَ بِعَاطِرِ

(للسید داؤد افندی القادری النقشبندیؒ ۔ فتح المبین ص ۱۳۶)

شَيْءٌ لِلّٰهِ يَا عَبْدَ الْقَادِرْ — مُحْيِي الدِّينِ فِي الْقَلْبِ حَاضِرْ
جِيلَانِي يَا لِلّٰهِ بَادِرْ — الْمَدَدْ يَا عَبْدَ الْقَادِرْ
سَيِّدِي يَا ابْنَ الرَّسُولِ — أَنْتَ لِي ذُخْرِي وَسُؤْلِي
أَرْجُو مِنْ فَضْلِكَ قَبُولِي — وَاعْتِقَادِي فِيكَ ظَاهِرْ
أَنْتَ يَا بَدْرُ تَجَلَّىٰ — فَإِنَّ فِيكُمْ مَنْ تَمَلَّىٰ
وَعَنِ الْعِلْمِ تَحَلَّىٰ — أَحْمَدُ لِلْفَضْلِ شَاكِرْ
فَتَرَىٰ قَلْبَ الْعِبَادِ — هَائِمًا فِي كُلِّ وَادٍ
وَحِمَاكُمْ هُوَ مُرَادِي — لَمْ يَزَلْ أَوَّلْ وَآخِرْ
يَا حَبِيبَ الْقَلْبِ قُلْ لِي — بِالَّذِي تَتْلُو وَتُمْلِي
وَأَنَا قَدْ تَاهَ عَقْلِي — فِي هَوَىٰ كَنْزِ الْمَفَاخِرْ
اسْقِنِيهَا يَا نَدِيمِي — قَهْوَةً لَا سَالِفَ قَدِيمِي
تُشْرِكُ الصَّاحَ عَدِيمِي — طَرْفُهَا سَاهٍ وَسَاهِرْ
قَهْوَتاً فَاحَ شَذَاهَا — وَبَدَا أَبْرَقُ سَنَاهَا
قَدْ تَحَظَّىٰ مَنْ حَسَاهَا — فِي مَحَبَّةِ عَبْدِ الْقَادِرْ
يَا عَذُولِي قُمْ بِهَذَا — لَا تَجِدْ شَيْئًا سِوَاهَا

فَقَلْبِي مِنْ جَفَاهَا　　لَيْسَ مَا يَخْطُرُ بِخَاطِرْ
لَا تَلُمْنِي يَا عَذُولِي　　وَافْتَهِمْ بِكُلِّ قَوْلِي
فَانَا يَا ذَا الْفُضُولِ　　مُغْرَمٌ يَا عَاذِلُ وَحَاضِرْ
اَنْتَ يَا عَبْدَ الرَّحِيمِ　　اَمْدَحْ لِهٰذَا الْوَلِيِّ
صَوْنِكَ الْعَذَابِ الشَّجِيِّ　　مَا تَرَنَّمَ فِيهِ طَائِرْ

(للعبد الرحیم افندیؒ)

كَفَى الْبَازُ فَخْرًا　　عَلَى مَنْ يُفَاخِرْ 19
لَهُ قَدْ تَمَدَّتْ　　رِقَابُ الْاَكَابِرْ
فَذَاكَ الْاِمَامُ　　الْكَرِيمُ الْجُدُودِ
مَلَاذُ الْبَرَايَا　　غِيَاثُ الْمُرِيدِ
وَغَيْثُ الْعُفَاةِ　　وَغَوْثُ الْوُجُودِ
وَكَنْزُ الْعَطَايَا　　جَلِيلُ الْمَآثِرْ
وَشِبْلُ الرَّسُولِ　　الرَّفِيعُ الْمَقَامِ
وَسُلْطَانُ كُلِّ　　الرِّجَالِ الْكِرَامِ
وَمَلْجَا الْفَقِيرِ　　وَذُخْرُ الْاَنَامِ
وَمَنْ جَازَ قِدْمًا　　جَمِيعَ الْمَفَا
مَحَطُّ الرِّحَالِ　　وَبَدْرُ الْكَمَالِ
وَشَمْسُ الْمَعَالِي　　وَبَحْرُ النَّوَالِ
وَمَاحِي دِيَاجِ　　الْخُطُوبِ الثِّقَالِ

وَمَنْ فِیْهِ یُجْلٰی — حِجَابُ الْبَصَائِرْ
بِبَابِ عُلَاهُ — اَنَخْتُ الْمَطَایَا
عَسٰی مِنْهُ اَحْظٰی — بِاَعْلَی الْعَطَایَا
فَمَالِیْ سِوَاهُ — لِدَفْعِ الْبَلَایَا
مُغِیْثٌ وَّخَیْرُ — مُعِیْنٍ وَّنَاصِرْ
وَاَزْکٰی صَلَاةٌ — الْاِلٰهِ الْکَرِیْمِ
بِاَسْنَی السَّلَامِ — الْعَظِیْمِ الصَّمِیْمِ
عَلٰی خَیْرِ خَلْقٍ — الرَّؤُوْفِ الرَّحِیْمِ
وَآلٍ وَّصَحْبٍ — نُجُوْمٍ زَوَاهِرْ

(للصاحب الفضیلۃ السید محمد بن المرحوم احمد افندی الجیلانی رح ۔ مجموعۃ الدر الباہر)

۲۰ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِنِّیْ فِیْ جِوَارِ فَتًی — حَامِی الْحَقِیْقَةِ نَفَّاعٍ وَّضَرَّارِ
لَا یَرْفَعُ الطَّرْفَ اِلَّا عِنْدَ مَکْرُمَةٍ — مِنَ الْحَیَاءِ وَلَا یُغْضِیْ عَلٰی عَارِ

(للشیخ ابوالقاسم عمر البزاز قدس سرہ ۔ فتح المبین ۔ قلائد الجواہر)

۲۱ قُطْبُ اَقْطَابِ الْوُجُوْدِ — سَیِّدِیْ بَازِ الشُّهُوْدِ
مَنْ بِهٖ بَغْدَادُ نَالَتْ — سَرْمَدًا اَوْفٰی سُرُوْرٍ
لَکَ یَا حَامِی الذِّمَارِ — قَدْ قَصَدْنَا بِانْکِسَارٍ
حَیْثُ مِنْکَ السِّرُّ سَارِیْ — فِیْ قَصَارِیْفِ الْاُمُوْرِ
اَنْ تَرُمْ نَیْلَ الْاَمَانِیْ — مِنْ صَفَا خَمْرِ التَّدَانِیْ
فَانْخُ فِیْ کُلِّ اَوَانِیْ — قُطْبُ جِیْلَانِ الْوَقُوْرِ

ذاك غوث الثقلين — فرح

من سناه النيرين — فاق اشراقا ونور

وعلى شمس الجمال — صلى ربي ذو الجلال

وارض عن صحب وآل — سيدي حتى النشور

(لصاحب الفضيلة السيد محمد بن المرحوم احمد افندی الجیلانی - مجموعه الدر الباہر)

۲۲

أبيات شعري حكت آيات تنزيل — تتلى بحضرة ممدوحي بترتيل

وعت من الملأ الأعلى لها أذن — فشنفتها بتكبير وتهليل

قد انطوى عالم الأسماء بأحرفها — فعطر النشر منها طيب تأويل

عن حسنها قاصرات الطرف قد قصرت — أحبب بكاعبة الخدين عطبول

ماست دلالاً وتعاطيني الرضاب طلا — فهمت ما بين عسال ومعسول

تاهت على اللؤلؤ المنثور إذ نظمت — في مدح مولاي عبد القادر الجيلي

قطب عليه مدار العالمين له — دور تسلسل لا في قيد تعطيل

غوث وغيث لراجيه وخائفه — يحيي ويهمي بأفضال وتفضيل

سجنجل لتجلي ذاته ظهرت — لعينه عينه من غير تمثيل

جلاء نقطة عين العين تربيته — كم فزت منها بتعقيل وتكحيل

طوفان علم به نوح النبوة في — فلك لقوته ينجي كل محمول

مصباح فضل بنبراس الجمال هفت — مشكاته فيه لا في ضوء قنديل

نور بسيط على وجه البسيطة بل — بحر محيط بمعقول ومنقول

مفتاح غيب بلا ريب برزخه — باب الشهود لديه غير مقفول

توارثت أولياء الله بغيته　　　منذ ألست ومن جيل إلى جيل

في النشأتين له حال تصرفه　　　تالله في كل معقود ومحلول

باب الرجاء وقطب الأولياء وفخـــر الأتقياء ومأوى كل مذلول

عين الكمال وسلطان الرجال وممـــدوح الفعال وحامي كل مخذول

ملجا المريدين منجا اللائذين به　　　كنز المقلين من خوفي ومأمولي

ذخري وفيه غنى فقري وملجأه　　　فخري أنال بحشري منه تنويلي

إلى مواعيده اللاتي حوت ملكا　　　مددت باعي به علقت كشكولي

تفصيل إجمال جزء من خوارقه　　　عن حصرها كل إجمالي وتفصيلي

نلت البقا بفنائي في محبته　　　فشاغلي فيه أضحى عين مشغول

أتى من العلم في مثل الذي أتيا　　　موسى وعيسى بتوراة وإنجيل

تهديك بهجته الغراء وغنيته　　　تغنيك عن كل مقصود ومأمول

فناده عند ناديه لفادحة　　　واسأله ما شئت تلقى خير مسؤول

فسدرة المنتهى لا شك حضرته　　　لقد تناهى إليها علم جبريل

ترى المحبين صرعى تحت قبته　　　وقلبهم عن هواه غير مشغول

أما تراهم وفي أطمارهم ربضوا　　　ببابه كأسود الغيل بالغيل

إليه من موصل قد جئت منقطعا　　　فيا لقطع بحبل الله موصول

كم ظن قوم مقبول أدمته ثم هم　　　وحققوا الظن أني غير مقبول

فدع رجالا على جهل تعنفني　　　فهل سمعت بصب غير معذول

وَابْغِ رِضَى اللهِ فِي مَلْحٍ تُقَدِّمُهُ ... لِفَارِقٍ بَيْنَ مِفْضَالٍ وَمَفْضُولِ
عَلَيْهِ أَزْكَى سَلَامُ اللهِ تَتْبَعُهُ ... تَحِيَّةُ الْمَلَاءِ الْأَعْلَى بِتَبْجِيلِ
مَا دَوَّخَتْ دِيمَةُ الرِّضْوَانِ مَرْقَدَهُ ... وَجَلَّلَتْهُ وَغَشَّتْهُ بِمِنْدِيلِ

(للفاضل الشيخ عبد الباقی العمری الموصلی فی دیوانہ التریاق الفاروقی - کحل الجواہر - حجلۃ البیضا)

۲۳
مَوْلَى الْمَوَالِي ... بَاهِرُ الرِّجَالِ
مِنْهُ عَهِدْنَا ... فَيْضَ النَّوَالِ
سَامِي الْمَقَامِ ... غَوْثُ الْأَنَامِ
صَدْرُ الْكِرَامِ ... قُطْبُ الْمَعَالِي
عَبْدٌ لَدَيْكُمْ ... وَاقِفْ عَلَيْكُمْ
نَادَى إِلَيْكُمْ ... ضِيقَ الْمَجَالِ
أَرْجُو الْيَسَارِي ... مِنْ ذَا الْعُسَارِي
فَأَنْتَ جَارِي ... فِي كُلِّ حَالِ
أَزْكَى الصَّلٰوةِ ... لِذِي الْهِبَاتِ
سَامِي الصِّفَاتِ ... مَاحِي الضَّلَالِ

(مجموعۃ الدر الباہر فی المواعظ والزواجر)

۲۴
وَفِي الْمَنْهَجِ الْأَشْيَاخُ أَلْبَاسُ خِرْقَةٍ ... لَهُمْ سَنَدٌ أَصْلٌ رَوَى ذَاكَ عَنْ أَصْلِ
وَلُبْسُ الْيَمَانِيِّينَ يَرْجِعُ غَالِبًا ... إِلَى سَيِّدٍ سَامِي فَخَارًا عَلَى الْكُلِّ
إِمَامُ الْوَرَى قُطْبُ الْمَلَاءِ الْأَعْلَى ... رِقَابُ جَمِيعِ الْأَوْلِيَا قَدْ هِيَ عَلَى
فَطَأْطَأَ لَهُ كُلٌّ بِشَرْقٍ وَمَغْرِبٍ ... رِقَابًا سِوَى فَرْدٍ فَعُوقِبَ بِالْعَزْلِ

مَلِيكٌ لَهُ التَّصرِيفُ فِي الكَونِ نَافِذٌ … بِشَرقٍ وَغَربِ الأَرضِ فِي الوَعرِ وَالسَّهلِ

سِرَاجُ الهُدَى شَمسٌ عَلَى فَلَكِ العُلَى … بِجِيلَانَ مِيلَهُ أَهَا طُلُوعًا بِلَا أَفلِ

طِرَازُ جَمَالٍ مُذهَبٌ فَوقَ حُلَّةٍ … غَدَا الكَونُ فِيهَا الدَّهرَ يَختَالُ ذَا رَفلِ

يَتِيمَةُ دُرٍّ زَانَ عِقدَ وِلَايَةٍ … بَهِيجٌ عَلَى جِيدِ الوُجُودِ بِهِ مُجلِي

لِجَدٍّ وَالٍ يَا بَحرَ النَّدَى عَبدَ قَادِرٍ … أَنَا يَا فَتَى ذُو افتِقَارٍ وَذُو مَحلٍ

قِفَا هٰهُنَا فِي رَأسِ نَهرٍ عُيُونُهُم … مَلَاهَا وَمِن بَحرِ النُّبُوَّةِ تَستَملِي

وَسُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبًّا مُقَدَّسًا … وَأَوسَعُ فَضلٍ لِلوَرَى فَضلُهُ مَولِي

(فتح المبین)

طُوبَى لِطُلَّابِ الجَنَابِ الأَكرَمِ … أَعنِي جَنَابَ القُطبِ غَوثٍ أَعظَمِ

السَّيِّدُ الحَسَنِيُّ بَازٌ أَشهَبُ … مَنقُولُ طٰهٰ وَحَيدَرٍ لِلمُتَكَلِّمِ

وَهُوَ الَّذِي مَن كَانَ نَادَى بِاسمِهِ … فِي شِدَّةٍ يَنجُو بِغَيرِ تَجَشُّمِ

وَمَن تَوَسَّلَ فِي لُبَانَتِهِ بِهِ … قُضِيَت وَلَو كَانَت بِبَحرِ القُلزُمِ

بَل إِنَّهُ لَم قَطُّ يَفعَلُ فِعلَهُ … إِلَّا بِإِذنِ إِلٰهِهِ المُتَكَلِّمِ

عَهدًا لَهُ أَن لَا يَمُوتَ مُرِيدُهُ … إِلَّا عَلَى مَا تَابَ مِن مُستَأثِمِ

كَم مِن رِجَالِ الغَيبِ صَفُّوا خَلفَهُ … مُستَكمِلِينَ لِفَيضِهِ المُستَقسِمِ

صَلَّى الإِلٰهُ عَلَى النَّبِيِّ المُصطَفَى … وَالآلِ وَالأَصحَابِ كُلِّ المُسلِمِ

وَعَفَا عَنِ المَدَّاحِ عَبدِ القَادِرِ … سُلطَانِ كُلِّ الأَولِيَاءِ المُعظَمِ

(للشیخ محمود القاهری من تلامیذ الشیخ صدقة الله القاهری رح) (المجموعة الفریدة)

ظَهَرَت شُمُوسُ طَوَالِعِ العِرفَانِ … بِالشَّيخِ عَبدِ القَادِرِ الكِيلَانِي

قُطْبُ الْوُجُودِ وَبَحْرُ كُلِّ حَقِيقَةٍ — مَحْفُوظَةٍ بِقَوَاطِعِ الْبُرْهَانِ
هُوَ بُلْبُلُ الْأَفْرَاحِ طِبْقَ كَلَامِهِ — يَشْدُو بِرَوْنَقِ بَهْجَةِ الْإِحْسَانِ
دَانَتْ لَهُ عَنْ إِذْنِ خَالِقِهِ الْعُلَا — فَبِذَا أُبِعَثَ تَحَكُّمُ السُّلْطَانِ
وَلَهُ الْمَعَارِفُ وَالْعُلُومُ بِرَبِّهِ — عَنْ كَشْفِ حَقٍّ عِنْدَهُ وَبَيَانِ
وَالْأَوْلِيَاءُ جَمِيعُهُمْ فِي عَصْرِهِ — خَضَعُوا لِمَظْهَرِ فَضْلِهِ الْإِنْسَانِي
وَطَرِيقُهُ يَهْدِي إِلَى أَوْجِ التُّقَى — مِنْ سُنَّةِ الْمُخْتَارِ وَالْقُرْآنِ
مَا بَيْنَ إِخْلَاصٍ وَتَوْحِيدٍ كَمَا — شَهِدَتْ بِذَاكَ أَئِمَّةُ الْعِرْفَانِ
يَا جَوْهَرَ الشَّرَفِ الْمُزِيلَ بِنُورِهِ — ظُلُمَاتِ أَهْلِ الْغَيِّ وَالطُّغْيَانِ
أَنْتَ الَّذِي قَدْ أُسِّسَتْ لَكَ نِسْبَةٌ — فِي آلِ بَيْتِ الْمُصْطَفَى الْعَدْنَانِي
وَلَقَدْ سَمَوْتَ بِهَا وَبِالْفَضْلِ الَّذِي — قَدْ نِلْتَهُ مِنْ رَبِّكَ الرَّحْمٰنِ
وَآتَاكَ اللّٰهُ نَبَا الْمُلْكِ وَارْتَقَتْ — بِكَ دَارُكَ الْأُخْرَى إِلَى رِضْوَانِ
فَجَمَعْتَ فِي الدَّارَيْنِ كُلَّ فَضِيلَةٍ — كَمُلَتْ فَلَيْسَ لِتِلْكَ مِنْ نُقْصَانِ
وَإِلَيْكَ مِنْ كُلِّ الْجَوَانِبِ أَقْبَلَتْ — هِمَمُ الرِّجَالِ تَرُومُ رِفْعَةَ شَانِ
فَتَصَرَّفَتْ فِيهِمْ يَمِينُكَ بِالَّذِي — شَاءَتْهُ عَنْ إِذْنٍ مِنَ الدَّيَّانِ
وَالْأَمْرُ أَمْرُ اللّٰهِ فِيمَا قُلْتَهُ — وَالْخَلْقُ فِي ذُلٍّ لَدَيْهِ وَهَوَانِ
وَيَدُ الْخِلَافَةِ لَا تُفَارِقُهَا يَدٌ — فِي كُلِّ عَصْرٍ يَنْقَضِي وَأَوَانِ
وَاللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ بِكُلِّ مَنْ — يُغْوِيهِ أَوْ يَهْدِيهِ لِلْإِيمَانِ
لَا فَاعِلٌ أَبَدًا سِوَاهُ وَإِنَّمَا — هُوَ وَاضِعُ الْأَسْبَابِ كَالْمِيزَانِ
مَنْ شَاءَ أَنْقَضَهُ بِهَا عَدْلًا وَمَنْ — قَدْ شَاءَ فَضْلًا كَانَ فِي رُجْحَانِ

جلّ المهيمن ربّنا الحقّ الذي | هو لا يزال وكلّ شيء فان
وقد اصطفى من خلقه بشرا ومن | بشر جميع الأنبياء دوان
بالفضل فازوا ثمّ فاز الأوليا | من بعدهم بمراتب الإيقان
والأولون تفاوتت درجاتهم | فسقوا من التحقيق خمرة حان
حتّى أتى في كلّ عصر واحد | منهم وليس له هنالك ثان
يعنو له أهل الزمان خلافة | نبويّة في جملة الأعيان
وإليه تنقاد القلوب وتنثني | عن شدّة منهم له وليان
والله يحكم لا مردّ لحكمه | بالمحو والإثبات في الأكوان
هذا وعبد القادر القطب امرؤ | قد كان في هذا المقام الداني
فرد من الأفراد صرّح بالذي | هو فيه إذ وان ولا متوان
إذ قال ماذونا له قدمي على | رقبات كلّ الأولياء يعاني
وله تطأطأت الرؤس سوى ولي | من أصفهان فتاه كالشيطان
هو عبد ربّ قادر جمع التقى | والصدق في الدنيا ونيل أمان
لا زال رضوان الإله يخصّه | ويعمّه بالجود والإحسان
ما راق من عبد الغني مديحه | لجنابه وتعاقب الملوان

(للإمام العارف بالله الشيخ عبد الغني النابلسي قدس سره — فتح المبين محجة البيضاء)

۲۷ عبد القادر الجيلاني | ذو التصريف في الأكوان
يا مولاي فارض عنه | رضوانا على رضوان
القطب الولي الأنجب | اللهم الطراز المذهب

فَادْخُلِ الْحِمَاهُ وَاشْرَبْ	مِنْ خَمْرَةِ صَفَاءِ الْحَانِيْ
قَدْ شِمْنَا وَمِيضَ الْبَرْقِ	يَبْدُو مِنْ مَعَالِي الْأُفُقِ
بَادِرْنَا نَحْوَ الشَّرْقِ	نَبْغِي عَادَةَ الْإِحْسَانِ
لَبَّيْنَاهُ مُذْ نَادَانَا	شَاهِدُنَا لَهُ بُرْهَانَا
وَازْدَدْنَا بِهِ إِيْقَانَا	جَلَّ اللهُ ذُو الْإِحْسَانِ

(للشیخ ابن الحنبلی الحمصی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

۲۸ مَوْلَايَ عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيْ

يَا شَمْسَ حَقٍّ فِي سَمَا الْإِيْقَانِ

أَيْنَ عَطَايَاكَ الَّتِيْ لَا تُنْكَرُ	فِيْ كُلِّ عَصْرٍ لِلْبَرَايَا تُذْكَرُ
لِلْعَطْفِ وَالْإِحْسَانِ أَنْتَ الْمَظْهَرُ	فِيْ سَائِرِ الْأَعْصَارِ وَالْأَزْمَانِ
عَادَاتُكَ الْإِنْفَاقُ وَالْهِبَاتُ	لِقَاصِدٍ ضَاقَتْ بِهِ الْأَوْقَاتُ
هَلْ لِذُنُوبِيْ تُخْرَقُ الْعَادَاتُ	حَاشَا وَأَنْتَ الْغَوْثُ لِلَّهْفَانِ
مَقَامُكَ الْأَسْنَى الْبَهِيُّ الْبَاذِخُ	وَكَعْبُكَ الْأَسْمَى الرَّفِيعُ الرَّاسِخُ
وَكَفُّكَ الْغَيْثُ الْهَتُونُ النَّاسِخُ	لِسَائِرِ الْأَحْبَابِ وَالْإِخْوَانِ
أَنْتَ الَّذِيْ قَدْ قُلْتَ هٰذَا قَدَمِيْ	عَلٰى رِقَابِ أَهْلِ الْهِمَمِ
كَيْفَ أَرٰى ضَيْمًا وَفِيْكَ احْتَمِيْ	وَأَنْتَ غَوْثُ إِنْسِهَا وَالْجَانِ
يَا بَاذِ يَا مَوْلَايَ أَيْنَ الْهِمَمُ	أَيْنَ السَّجَايَا وَالْوَفَا وَالْكَرَمُ
حَاشَا لِفَرْطِ الْمُبْنِيْ أَحْتَرِمُ	عَوَائِدَ الْإِفْضَالِ وَالْإِحْسَانِ
عَلَيْكَ رِضْوَانُ الْإِلٰهِ سَرْمَدَا	مَا لَاحَ نَجْمٌ فِي الْعُلٰى طُولَ الْمَدٰى

أو ما بك العاصيّ قام منشدا　　بالمدح يرجو رحمة الرحمن

(مجموعة الدر الباهر في المواعظ والزواجر)

۲۰ يا قطب أقطاب الأكوان　　غوث الزمان
بفضلك اعترف الثقلان　　إنس وجان
يا باز يا عبد القادر　　شمس الدنيا
كنت كبيرا عن كابر　　في الأوليا
حزت جميع المفاخر　　مستعليا۔
على مقامات العرفان　　قاص ودان
عرفت بالباز الأشهب　　بالخافقين
محمد بالمشرب　　والرتبتين
والخضر الحيّ الأنجب　　ذو المظهرين
يعطيك في بعض الأحيان　　نصب العيان
قد قلت ما مورا أقدامي　　تعلو الرقاب
وذا لواء مع علم　　مثل العقاب
ولا تشك في همم　　سلني تجاب
وكل صعب مهما كان　　لا شك هان
وإن يكن هذا شانك　　يا سيدي
لا تنسي فضلا لإخوانك　　المعهد۔
أدنوا امريكا ما خانك　　في مدتك

وَارۡسِمۡ عَلَيۡهَا بِالنِّيَانِ رَسۡمَ الۡبَيَانِ

(...ن الكيالي الحلبي رح)

قُطۡبُ اَقۡطَابِ الۡاَكَابِرِ — شَيۡخُ شُيُوۡخِ الۡاَكۡوَانِ ۳۰
غَوۡثُ الۡوَرٰى عَبۡدُ الۡقَادِرِ — بَازُ الرِّجَالِ الۡجِيۡلَانِيۡ
اِنۡسَانُ عَيۡنِ الۡوُجُوۡدِ — بَحۡرُ الۡعُلُوۡمِ وَالۡجُوۡدِ
مِصۡبَاحُ اَهۡلِ الشُّهُوۡدِ — شَمۡسُ سَمَآءِ الۡعِرۡفَانِ
سُلۡطَانُ كُلِّ الرِّجَالِ — اِمَامُ اَهۡلِ الۡكَمَالِ
شِبۡلُ الرَّسُوۡلِ الۡمِفۡضَالِ — اَلۡهَاشِمِيُّ الۡعَدۡنَانِيۡ
سَيِّدُ سَادَاتِ الۡعُلٰى — مَنۡ قَالَ اَقۡدَامِيۡ عَلٰى
رِقَابِ اَشۡيَاخِ الۡمَلَا — بِفَضۡلِ رَبِّيۡ الدَّيَّانِ
مَنۡ بِهٖ دَارُ السَّلَامِ — حَازَتۡ كَمَالَ السَّلَامِ
مِنَ الۡكَرِيۡمِ السَّلَامِ — رَبِّ الۡبَرَايَا مَنَّانِ
اَزۡكٰى صَلٰوةِ الۡكَرِيۡمِ — مَقۡرُوۡنَةً بِالتَّسۡلِيۡمِ
عَلَى الرَّءُوۡفِ الرَّحِيۡمِ — وَالۡاٰلِ اَهۡلِ الۡاِحۡسَانِ

(للسيد عبد القادر الكيلاني رض — مجموعۃ الدر الباہر)

يَا بَازُ يَا عَبۡدَ الۡقَادِرِ — يَا شَمۡسَ سَمَآءِ الۡعِرۡفَانِ ۳۱
يَا سِبۡطَ خَتۡمِ الۡاَنۡبِيَاءِ — اَلۡهَاشِمِيُّ الۡعَدۡنَانِيۡ
مَنۡ وَجۡهُهٗ بَدۡرُ الۡكَمَالِ — مَنۡ ذَاتُهٗ مَاحِي الضَّلَالِ
مَنۡ قَدۡرُهٗ اَسۡمٰى وَعَالِ — مِنۡ كُلِّ اَهۡلِ الۡعِرۡفَانِ

یا صاحب القدر العظیم — ذا الفضل والفیض العمیم
انت الکریم ابن الکریم — عین العطاء والاحسان
یا قطب کل الاولیاء — یا تاج کل الاصفیاء
ویا امام الاتقیاء — یا شیخ اهل الایقان
یا سیدی غوث الوری — یا ابن النبی المصطفی
عبد ببابک قد اتی — فجد له یا ذا الشان
متکاثر آلامه — متواتر احزانه
متناقص آماله — یا غوث کل الازمان
یا صاحب القدر العلی — یا واقف السر الخفی
ادعو بکرة وعشی — یا غوث یا ذا الاحسان
انظر الی نظرة — من عین لطف مرة
تعطی لقلبی نضرة — طول مدی الاوان
یا غوثنا یا غیثنا — قد فسدت احوالنا
من ذا الذی یصلحنا — سواک یا سلطانی

(لابی الفضل السید محمود بی اے ایل ایل بی (عثمانیہ))

۳۲ یا آل عبد القادر الجیلانی — یا بحر الافضال والعرفان
لکم الفخار بنسبة باذنیة — تعزی الی المبعوث من عدنان
منکم تعلمت الملوک ملابس — الزهاد حسب الجهل الامکان
انتم بدور سماء العلا وشموسها — انتم کنوز الفضل والاحسان

أنتم سلاطين الأنام حقيقة — ولواء ذو لنكم على الشان
مولى كبسم الله ظل مقدما — في كل مرتبة على الأقران
هو في الأنام كليلة القدر التي — لا يستطيع جحودها الثقلان
إنسان عين العارفين فلا تسل — عن شأن ذاك العين والإنسان
بطل لو استدعى الأسود لخدمة — لأتته من تهوى ومن لبنان
ملك بدا في صورة بشرية — تعنو لهيبته ذوو التيجان
وإمام حق قام يدعونا إلى — نهج الهدى بالسر والإعلان
هو للشريعة آخذ بيمينها — ويسارها نهجا إلى الديان
وعلى ولايته المعظم قدرها — قام الدليل بأوضح البرهان
لولا المدينة ثم مكة بعدها — والقدس قلت الفخر في جيلان
عظم المقام عن المقال فما لنا — غير الخضوع لديه والإذعان
سيف تهاب الأسد سطوة بأسه — ونكف قائمه يد العدوان
بعزيمة أمضى وأسبق في العدى — من كل خطي وكل يمان
لا غرو إن صار الكمال مجدد — يا ذا رفيع مكانة ومكان
سلطان كل الأولياء وقطبهم — حياه روح القدس من سلطان
وهو الولي عن يد ومخلص من — قال الهوى يا صاح محض هوان
أنا لست بالسالي العهود ولو سلا — قلبي بنار البعد والهجران
إذ ذا وجدا كلها قد هزني — شوقا لذاك البرج والإيوان
من حيث أطلقت الغصون سؤالها — قد كللت بالدر والمرجان

وزهت ثغور الاقحوان فقبّلت　　صبحاً غدائر آس والسوسان
والورد في لبن الحياض كأنه　　ملك أقام بشاطئ الغدران
وإليكها يا ابن الرسول بديعة　　عذراء تبسم عن عقود جمان
تختال في وشي البرود وقرطها　　كفؤاد صبّ دائم الخفقان
قرّت عيون طروسها لما رأت　　مرآك بدراً جلّ عن نقصان
وافتح لها باب القبول وخصّني　　بمزيد أدعية ليرفع شاني
وأودّ لو وفّيت مدحك حقه　　لفني الكلام وضاق درج بياني
ولكان لي بالمدح ألف فم يرى　　منها بكل ألف ألف لسان
لم أحص بعض ثناء علاك لأنني　　كمحاول لمس السما ببنان
لك في الورى أسرار فضل أودعت　　صدر الطروس فضاق عن كتمان
لكنني بالعجز معترف ولي　　طمع بحلمك للثناء دعاني
فاهد الصلاة لجدك الأعلى وصل　　تسليمها بالروح والريحان
من في الزبور صفاته والصحف والتوراة والإنجيل والفرقان
وإلى صراط الحق عترته التي　　أرجو النجاة بهم من النيران
وإلى صحابته الأماجد ما ثنت　　أيدي النسيم معاطف الأغصان
أو ما أمين الحب أنشد قائلاً　　يا آل عبد القادر الجيلاني

(للشاعر المطبوع الشهير الشيخ امين الجندی - من دیوانه الذی طبع بمطبعة المعارف فی بیروت)

---

۳۳ روض الكمال الظاهر　　بدر العلي الباهر
الباز عبد القادر　　ملاذنا الجيلاني

ذُو الْأَيَادِي الطَّوِيلَهْ | وَالْهِمَمِ الْجَلِيلَهْ
عَطَايَاهُ الْجَزِيلَهْ | فَاضَتْ عَلَى الْإِخْوَانِ
لَهُ الْمَقَامُ الْعَالِي | فِي الْحُسْنِ وَالْإِقْبَالِ
أَعْطَاهُ ذُو الْجَلَالِ | غَوْثِيَّةَ الْأَكْوَانِ
مَوْلَايَ مُحْيِي الدِّينْ | ذُو الْعَزْمِ وَالتَّمْكِينْ
حِمَاهُ لِلْمَسَاكِينْ | مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانِ
إِنِّي أَتَيْتُ لَاجِي | لَهُ وَمِنْهُ رَاجِي
لَا شَكَّ إِنِّي نَاجِي | بِهِ مِنَ النِّيرَانِ
يَا سَيِّدَ الْأَقْطَابِ | وَبِضْعَةَ الْأَنْجَابِ
عَبْدٌ أَتَى لِلْبَابِ | يَرْجُو مِنَ الْإِحْسَانِ
وَعَنْكَ رَضِيَ الْبَارِي | يَا بِضْعَةَ الْمُخْتَارِ
بِإِحْسَانِكَ الْجَارِي | يُفِيضُ كَالْغُدْرَانِ
ثُمَّ السَّلَامُ الذَّاكِي | لِسَيِّدِ النُّسَّاكِ
مَا ضَاءَ آيٌ فِي الْأَفْلَاكِ | ذُو شُعَاعٍ نُورَانِي

(مجموعة الدر الباهر في المواعظ والزواجر)

يَا قُطْبَ أَهْلِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ غَوْثَهُمَا | يَا فَيْضَ عَيْنِ وُجُودٍ دِيهِمْ وَغَيْثَهُمَا ٣٤
يَا ابْنَ الْعَلِيَّيْنِ قَدْ أَحْرَزْتَ إِرْثَهُمَا | يَا خَيْرَ مَنْ كَانَ يُدْعَى مُحْيِي

أَوْ لِي فَقِيرٌ إِلَى الْمَوْلَى وَمِسْكِينٌ | أَنْتَ الَّذِي الدِّينُ سُمِّيَ مُحْيِيَ الدِّينِ

وَقَدْ اَتَاكَ خِطَابُ اللّٰهِ مُسْتَمِعًا ... يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ كُنْ بِالْقُرْبِ مُجْتَمِعًا
اَنْتَ الْخَلِيفَةُ لِي فِي الْكَوْنِ مُلْتَمِعًا ... سُمِّيْتَ بِاسْمٍ عَظِيْمٍ مُحْيِيَ الدِّيْن

===

اَنْتَ الْمُسَمّٰى بِعَبْدِ الْقَادِرِ الْفَرْدِ ... صُمْتَ اثْنَيْ عَشَرَ خَرِيْفًا صَائِمَ السَّرْدِ
وَلَمْ تَنَمْ نَوْمَةً فِيْهَا عَلٰى طَرْدِ ... اَنْتَ الْمُلَقَّبُ حَقًّا مُحْيِيَ الدِّيْن

===

شَرَّفْتَ جِيْلَانَ بِالْمِيْلَادِ سَاكِنَهُ ... عَظَّمْتَ بِالْقَبْرِ بَغْدَادًا اَمَاكِنَهُ
يَزُوْرُهُ كُلُّ مُشْتَاقٍ وَّ لٰكِنَّهُ ... فِي بَيْتِهِ قَدْ يُلَاقِي مُحْيِيَ الدِّيْن

===

اَنْتَ الْحُسَيْنِيُّ وَالْحَسَنِيُّ كُنْتَ مَعًا ... آبَاءً وَّاُمًّا شَرِيْفَيْنِ قَدِ اجْتَمَعَا
فَكُنْتَ شَمْسًا وَّبَدْرًا نُوْرَانِ الْتَمَعَا ... اَنْتَ الْاَحَقُّ لِتُدْعٰى مُحْيِيَ الدِّيْن

===

قَدْ قُمْتَ بِالصِّدْقِ وَالْاِخْلَاصِ وَالزُّهْدِ ... وَالْاِجْتِهَادِ وَفِيٌّ الْوَعْدِ وَالْعَهْدِ
فَكُلُّ اَهْلِ التُّقٰى وَالزُّهْدِ وَالْجُهْدِ ... يَدْعُوْكَ يَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ مُحْيِيَ الدِّيْن

===

كَمْ مِنْ كَرَامَاتِ حَقٍّ مِنْكَ قَدْ ظَهَرَتْ ... مُنِيْرَةً فِي قُلُوْبِ الْخَلْقِ قَدْ ظَهَرَتْ
كَمُعْجِزَاتِ نَبِيٍّ فِي الْوَرٰى اشْتَهَرَتْ ... يَا مَنْ دَعَا رَبَّهُ يَا مُحْيِيَ الدِّيْن

===

كُلُّ الطَّوَائِفِ بِالْاِجْمَاعِ مُتَّفِقَهْ ... عَلٰى كَمَالِكَ فِي عُلْيَاكَ مُتَّسِقَهْ
حَتَّى الْخَوَارِجُ اَهْلُ الزَّيْغِ وَالزَّنَادِقَهْ ... اَنْتَ الْمُرَادُ لِكُلٍّ مُحْيِيَ الدِّيْن

===

يَا سَيِّدِي سَنَدِي غَوْثِي وَيَا مَدَدِ ... كُنْ لِي ظَهِيْرًا عَلَى الْاَعْدَاءِ بِالْمَدَدِ
مُجِيْبَ عَرْضِي وَخُذْ بِيَدِي مُدَّ امْدُدْ ... خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِيْنَا مُحْيِيَ الدِّيْن

===

بَصِّرْ فُؤَادِي صِرَاطًا اَنْتَ سَالِكُهُ ... فَاللّٰهُ اَعْطَاكَهُ فَاَنْتَ مَالِكُهُ
وَنَجِّهِ مِنْ لَظٰى فِيْهَا مَهَالِكُهُ ... سُلْطَانَ كُلِّ وَلِيٍّ مُحْيِيَ الدِّيْن

===

صَلَّى الْاِلٰهُ مَدٰى مَا غَوْثُ الْاَعْظَمِ قَامْ ... عَلٰى مُحَمَّدٍ الْعَالِي كُلَّ مَقَامْ

وآله والذي دين الإله شادأقام فسله يشفع لي يا محيي الدين

(للحضرة الفضيلة الامام الشيخ صدقة الله القاهری قدس سرہ - المجموعة الفريدة)

ألا إن قلبي في قيود الهوى عان ولوعة وجد قد أضرت بجثمان ۳۵
وعيني تجري بالدموع صبابة وأحشائي ملأى من توقد نيران
ولي زفرات قد علت ذروة السما بهجر جميل الخلق والخلق ذي الشان
جميل المحيا والسجايا وقدوة ال برايا حبيب الله صفوة رحمان
غياث وغوث للأنام وأمنهم إمام الورى شمس الضحى فخر عدنان
له قدم تعلو الرؤس وعزة لها تنحني أعناق جن وإنسان
بألف تباع البيض منه وفرحة علا قدره من أن يسام بأثمان
لو انكشفت بالشرق عورة خادم وبالمغرب مولانا لغطى بغفران
ولا بأس إن كانت فعالي قبيحة فإن مرادي جيد أهل إحسان
أغث يا صفي الله يا عبد قادر فإني أسير في سلاسل عصيان
أغث يا ولي الله يا ابن محمد شفيع الورى في يوم فوز وحرمان
مؤئلي من شر نفسي وزيغها وكن لي حرزا من مكائد شيطان
[illegible] مه إلى أن تشدى الزهر في روض بستان

(للفاضل الاجل محمد عبد القدير الصديقي القادری - زفرات الاشواق)

يا غوث كل ورى قطب السماوات يابن الرسول سرى ليلا عجيب سرى ۳۶

تاج الكرام الشرف الكمل الكبراء — عنكم رضا من برا يا محيي الدين
سماك ربك غوثا شافي العلل — و والداك بعيد القادر الجيلي

يا من يكنى ابا محمد الكمل — مذ عوى دين الهدى يا محيي الدين
جيلان باهت بمنشا كم اماكنها — بغداد ازاهت بما واكم مساكنها

شهدت بعزك امصار وفاطنها — والكل نادك شوقا محيي الدين
جاهدت في الله حق الجهد بالزهد — في كل ما تشتهيه النفس كالشهد

فقمت لله بالقرآن والسهد — جافيت مضجعكم يا محيي الدين
الله انالك ما لم يوء تها احدا — من الاقاطيب اذ ما كنت متحدا

سيرا لسيرة هادي الخلق دين هدى — فانت احرى بهذا محيي الدين
خضعت رقاب جميع الاولياء اذا — ما قلت قدمي عليهم يا لهم ولذا

قد صغر الشيخ احمد نفسه وكذا — معاصروه وقالوا محيي الدين
يا عمدتي عملي يا عدتي سندي — يا قدوتي املي يا اسوتي مددي

كن اخذا بيدي مملوة بيدي — وسددن اودي يا محيي الدين
اسئل الى الله يغفرلي ويرحمني — ويقض اوطاري الدارين ينصرني

والوالدين ومن قد كان يحسنني — والاقرباء جميعا محيي الدين
يا رب صيب صلوة ثم تسلمة — على النبي حوى عزا وتكرمة

والال والصحب والتباع دائمة — وارض عنا وليا محيي الدين

(للمحمد بن الشيخ احمد القاهري رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۔ المجموعۃ الفریدہ)

اَلْحُبُّ فِی صِدْقِ النِّیَّہْ — خَیْرُ صِفَاتِ الْمَرْضِیَّہْ ۳۷
قَدْ لَذَّ لِی صَافِی الْمَشْرَبْ — فِی حَانَۃِ الْبَازِ الْاَشْہَبْ
وَصَارَ لِی نِعْمَ الْمَذْہَبْ — ہَجْرُ السِّوَا بِالْکُلِّیَّہْ
طَابَتْ لَیَالِی الْاَفْرَاحْ — وَدَارَ فِی خَمْرُ الْاَقْدَاحْ
وَقَدْ زَکٰی لِلْاَرْوَاحْ — نَشْرُ الرِّیَاضِ الْاُنْسِیَّہْ
سُلْطَانُ اَہْلِ التَّحْقِیْقِ — بَعْدَ الْاِمَامِ الصِّدِّیْقِ
مَاحِیْ ظَلَامِ التَّعْوِیْقِ — دَاعِیْ مَقَامِ الْقُطْبِیَّہْ
مَالِیْ اِذَا عَزَّ النَّاصِرْ — اِلَّا مُحْیِیْ عَبْدِ الْقَادِرْ
دَاعِی الْحِمٰی اَلْبَحْرُ الزَّاخِرْ — سِرُّ الْمَعَانِی الْقُدْسِیَّہْ
اِنْ کُنْتَ مِنَّا فَاتْبَعْنَا — وَاصْبِرْ عَلَی الْبَلْوٰی مَعَنَا
وَلَا تَسْئَلْ عَنْ ذِی الْمَعْنٰی — ہٰذَا الطَّرِیْقُ الصُّوْفِیَّہْ
نَحْنُ الْاُسُوْدُ الْکَوَاسِرْ — وَجَدُّنَا عَبْدُ الْقَادِرْ
وَمَا لَنَا غَیْرُہٗ نَاصِرْ — مِنْ بَعْدِ خَیْرِ الْبَرِیَّہْ
مَا فِی الْوَرٰی مِثْلِیْ عَانْ — صَبٌّ کَثِیْرُ الْاَشْجَانْ
لٰکِنْ ظُرُوْفُ الْاَزْمَانْ — تُرْوِیْ سُیُوْفَ الْہِنْدِیَّہْ
صَلٰوۃُ مَوْلَانَا الْبَارِیْ — عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارْ
وَالْاٰلِ عَدَّ الْاَمْطَارْ — اَزْکٰی صَلٰوۃٍ مَرْضِیَّہْ

(للشاعر المطبوع الشہیر الشیخ یٰسین الجنیدیؒ - من دیوانہ)

۳۸ حبٌّ مهمّاة اهل النجد تقتله تضمّه وهو بطيب القلب يقبله
العشق من حضرة المنّان موهبة فكيف صاحب نور العقل يمهله
لم يدر لذّة هم العشق عاذلنا لو ذاق منها قليلاً ليس يمهله
لم يستطع حمل اثقال الهوى جبل فكيف صبٌّ ضعيف الجسم يحمله
ولا مناص سوى انّي الوذ بمن كهف الخلائق في الدارين محصله
حامي الورى عنهم في كل نائبة يقضي حوائجنا طرّا تفضّله
امامنا الشيخ عبد القادر الحسني الغوث اكليل راس الدهر اكمله
شيخ المشايخ محيي الدين قيّمه الى القيامة يحييه ويكمله
مرآة بارقة العرفان مهجته وترجمان كلام الله مقوله
هو الّذي في البرايا لا نظير له واين فرد من الانسان يعدله
جنابه مستعان الخلق قاطبة من جاءه مستمدّا حلّ معضله
لقد اقام اساس الدين محتسبا به رسول الورى راض ومرسله
انظر الى تاج الفقر حمايته وقدّر الله انّ اللّص يقتله
فنال ما ضلّ من بعد القضاء وفي حال المنام رأى شيئا يهوّله
وقاه عن خطر والمال مقتله سطا على قدر حسم قبدّ له
يا سيّد ابرع الاقران قاطبة هب لي فانت الّذي انّي اؤمّله
..... منك مرحمة. هذا الّذي عنك يا فيّاض اسئله
مالي سواك ملاذ استعين به واللّطف ختم بمرء انت مؤيله
صلّى على جدّك الفيّاض خالقنا ما غرّد الطير والاغصان تحمله

(للسید عبدالقادر کنتوری — کحل الجواہر)

٣٩ لَقَدْ خَانَنِيْ دَهْرِيْ وَاَخْلَفَ وَعْدَهٗ
وَصَارَ عِدَى الْاَيَّامِ يُضْرِمُ وَقْدَهٗ
وَمَالِيْ اِصْطِبَارٌ بَلْ وَلَا لِيْ نَاصِرٌ
يُعِيْنُ عَلٰى ضُعْفِيْ وَيَبْذِلُ جُهْدَهٗ
سِوٰى عُمْدَتِيْ يَوْمَ الْفَنَآءِ مُحَمَّدٍ
شَفِيْعِ الْوَرٰى مَنْ اَنْجَحَ اللّٰهُ رُشْدَهٗ
هُوَ الْمُجْتَبَى الْمُخْتَارُ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
وَرَبُّ الْوَرٰى بِالْمُعْجِزَاتِ اَمَدَّهٗ
فَيَا رَاقِيَ السَّبْعِ الطِّبَاقِ وَمَنْ حَوٰى
مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ تَبْلُغِ الرُّسْلُ حَدَّهٗ
اَغِثْنِيْ بِعَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلِيِّ الَّذِيْ
اَذَاعَ اِلٰهُ الْعَرْشِ فِي الْخَلْقِ مَجْدَهٗ
هُوَ الْقُطْبُ[1] مُحْيِي الدِّيْنِ مَنْ مَازَ رِفْعَةً
عَلٰى شَرَفِ الْجَوْزَآءِ فِي الْفَضْلِ وَحْدَهٗ
هَنِيْئًا لِمُوْسٰى[2] حِيْنَ جَاءَ بِسَيِّدٍ
سَلِيْلِ كِرَامٍ نَوَّرَ اللّٰهُ قَصْدَهٗ
وَوَاللّٰهِ عَبْدِ[3] الْاِلٰهِ الَّذِيْ حَوٰى
مِنَ الْفَخْرِ مَا لَمْ تُحْصِ الْخَلْقُ عَدَّهٗ
وَيَحْيٰى[4] اَبُوْهُ الزَّاهِدُ الْفَاضِلُ التَّقِيْ

هُوَ الفَردُ وَالاٰتِی فِی الافَاضِلِ زُهدَهٗ
وَوَالِدُهٗ الاوسیٰ عؑ مُحَمَّدُ ذُوالعُلیٰ
جَلِیلٌ حَوٰی کُلَّ المَکَارِمِ عِندَهٗ
وَوَالِدُهٗ دَاؤدُ عؑ ذُوالمَجدِ وَالتُّقیٰ
اَبَانَ طَرِیقًا لِمُوسیٰ عؑ ثُمَّ اَمَدَّهٗ
وَوَالِدُهٗ عَبدُ الاِلٰهِ عؑ الَّذِی اِذَا
اَتَاهُ مُجِیرٌ حَازَ فِی الحِینِ رِفدَهٗ
وَکَذَالِکَ مُوسیٰ عؑ الجَونِ وَالِدُهُ الَّذِی
لَهٗ کَرَمٌ مَا نَالَتِ النَّاسُ مَدَّهٗ
وَوَالِدُهٗ عَبدُ الاِلٰهِ عؑ الَّذِی اِذَا
دَعَوهُ لِرِفدٍ لِلنَّبِیِّ نَادِیهِ وَحدَهٗ
وَلُقِّبَ بِالمَحضِ المُجَلِّ لِفَضلِهٖ
وَذَالِکَ فَخرٌ قَد قَضَی اللّٰهُ خُلدَهٗ
فَکَم بَاتَ مُحتَاجًا وَلَم یَشکُ ضُرَّهٗ
وَکَم بَاتَ عَطشَانًا وَلَم یَنسَ وِردَهٗ
کَذَا الحَسَنُ الثَّانِی عؑ اَبُوهُ لَقَد سَمَا
بِمَجدٍ اَصِیلٍ مَا حَوَی النَّاسُ حَدَّهٗ
وَوَالِدُهٗ سِبطُ الرَّسُولِ مُحَمَّدٍ
هُوَ الحَسَنُ عؑ الدَّاعِی اِلَی الخَیرِ جُندَهٗ

وَوَالِدُ لَا سَيْفُ الرَّسُوْلِ فَاصِرُهُ
عَلِيُّ الَّذِيْ قَدْ اَنْجَزَ اللّٰهُ وَعْدَهُ

هُوَ الْاَسَدُ الضِّرْغَامُ وَالصَّارِمُ الَّذِيْ
اَبٰى اَنْ يَرٰى غَيْرَ الشَّهَامَةِ غِمْدَهُ

وَقَائِعُهُ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ شَهِيْرَةٌ
وَفِيْ خَيْبَرٍ قَدْ مَدَّ ذُوْا الْعَرْشِ وَفْدَهُ

هُمُ اٰلِ بَيْتِ الْمُصْطَفٰى وَبِحُبِّهِمْ
وُعِدْنَا بِاَمْنٍ فِي الْمُقَامِ وَبَعْدَهُ

بِجَاهِهِمْ فَكُلُّ بِمَنْ قَدْ اَضَرَّنَا
وَمَزِّقْ لَهُ الْاَعْضَا وَاسْلُبْهُ عَهْدَهُ

وَعَامِلْ عَبِيْدًا ضَرَّهُ الظُّلْمُ وَالْاَسٰى
وَاَصْلِحْهُ وَفْتًا مَا وَاَبْلِغْهُ قَصْدَهُ

فَاَنْتَ وَكِيْلِيْ يَا وَكِيْلُ عَلَيْهِمْ
وَغَيْرُكَ مَوْلَانَا لِذُلِّيْ تَعِدَّهُ

وَصَلِّ صَلٰوةً تَمْلَاءُ الْاَرْضَ وَالسَّمَا
عَلَى الْمُصْطَفٰى مَنْ طَهَّرَ اللّٰهُ بُرْدَهُ

(للشیخ محمد یحییٰ التادفی الحنبلی مولف قلائد الجواہر)

---

۴۰ قال الامام العارف باللہ ذو الصبابۃ فی الحضرۃ النبویۃ سیدی عبد الرحیم البرعی رضی اللہ عنہ
ذکر ذلک فی قصیدۃ لہ ربانیہ متوسلا فیہا بالحضرۃ النبویۃ ورجال الخرقۃ الجیلیۃ مطلعہا

لکل خطب مہم حسبی اللہ ارجو بہ الامن مما کنت اخشاہ

الی ان قال بعد ذکر ابی سعید شیخ الامام الجیلی رض۔

و منہ فی الشیخ عبد القادر ابتہجت طلائع الفضل نوراً فی محیاہ

کالشمس تسفر من اقصی مطالعہا حسناً و کالبدر یملأ العین مرآہ

و کالغمام اذا استمطرتہ کرماً و کالصبا خلقاً ان رق مہواہ

من آل فاطمۃ الزہراء ذو شرف اتی بہ الدہر فرداً عن مثناہ

علا جلالتہ اتقی اہ ہیبتہ کالسیف ان راق حسناً دق حداہ

(للعارف باللہ۔ سیدی عبد الرحیم البرعی قدس اللہ تعالی سرہ۔ من دیوانہ)

۱۴ صاح لذ بالقادری صاحب السر الجلی

قطب اقطاب الوجود الحسینی الحسنی

عین اعیان الموالی و حلی اہل الکمال

سیدی باز الرجال بضعۃ المولی علی رض

یا ابن ختم الانبیاء یا ملاذ الضعفاء

یا سلطان الاولیاء جد لی بالفضل الوفی

انت حصن للنزیل و عیاذ للدخیل

کن لی یا شبل الرسول بالنبی الہاشمی

یا بدور الکون طرا و الولا برا و بحرا

انتی لی فی الدہر ذخرا غیرکم آل النبی

انتمو باب الوصول للامانی و القبول

بحکموا آل الرسول ــــ الفوز بالعیش الهنی
وسلاومی بصلاتی ــــ لحیاة الکائنات
سر سر الذات انت ــــ المصطفی الهادی النبی

(مجموعۃ الدر الباہر فی المواعظ والزواجر)

یا ربنا بالهیکل النورانی ــــ قطب الوجود ومنجد للعانی ۴۲
غوث الوری وغیاثه وملاذه ــــ الباز عبد القادر الجیلانی
بل سر اضاء الکون من انواره ــــ شهم تسلسل من ذری الامکان
اسلک بنا نهج الهدایة واحمنا ــــ من شر کل معاند او جانی
وانلنا ما نرجوه منک ونجنا ــــ یا سیدی من طارق الحدثان
وافتح لنا ابواب فضلک واسقنا ــــ کاس الصفا وامله بالایقان
وبجنکی دوست یا الهی اغننی ــــ واجعلنی فی بحر المحبة فانی
بالقطب عبد الله[۲] فرج کربنا ــــ واشف سقامی واذهبن احزانی
وانعش فؤادی بالمودة والضحی ــــ وبیحیی احی القلب بالعرفان
بمحمد وابیه داود اکسنی ــــ ثوب البها والود فی الازمان
بالقطب موسی بدر کل فضیلة ــــ واکشف ظلام الغی والطغیان
بابیه عبد الله اصلح شاننا ــــ ولدینا فاحمی من النقصان
والطف بنا فی کل ما قدرته ــــ بالجون موسی جد بفیض تهانی
والمحض عبد الله بدر حقائق ــــ ورقا انق ودقائق وامانی
اجعلنی محضا للشهود وارقنی ــــ اوج المعالی وحلنی بمعانی

۲ یہ شعر مؤلف کا الحاقی ہے۔

بالنور للحسن المثنى نوّرن | عقلي ولا تتركني للأكوان
وبأبيه أوّل كل قطب باهر | سبط النبي المصطفى العدناني
حسن الزكي ابن الإمام المرتضى | حامي الوغا غيث الندى الهتّان
نسب علي فاخر من فاخر | يزهو على القمرين باللمعان
أدعوك يا رب الأنام بجاههم | وفروعهم وبكل عبد داني
يسّر لنا كل الأمور وعافنا | من كل هم أو بلاء أو عاني
وأدر علينا الرزق وافتح جمعنا | فتحا قريبا يا عظيم الشان
أنت الغني فهبني فيضا زاخرا | سخّر جميع الإنس لي والجان
وأنلني جذبا للنفوس تعطفا | وانعم لنا بالروح والريحان
وتلقنا بالأنس عند ختامنا | واختم لنا بالحسن والإيمان
واحشرنا تحت لواء طه المصطفى | مع زمرة الأحباب والخلان
وصلاة ربي دائما تهدي إلى | روح النبي وآله الأعيان
وصحابه ما قد سرى ريح الصبا | أو غرّد القمري على الأغصان
أو أنشد الفاروقي يدعو راغبا | يا ربنا بالهيكل النوراني

(للشیخ ابو المحاسن فاروقی الشاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۔ حجۃ البیضاء ص ۵)

۴۰ وروي انه لما جاء الشيخ احمد الرفاعي لزيارة الشيخ عبد القادر رضي الله عنهما
انشد هذه البيتين وهما

في حالة البعد روحي كنت أرسلها | تقبّل الأرض عني وهي نائبتي
وهذه نوبة الأشباح قد حضرت | فامدد يمينك كي تحظى بها شفتي

(لقدوۃ المحققین امام العارفین الشیخ احمد الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ فتح المبین)

غوثِ اعظمؓ درمیان اولیا
چوں محمدؐ درمیان انبیا

حصّہ دوم



مرتبہ

ابو الفضل سید محمود
بی اے - ایل ایل بی (عثمانیہ)

آنکس کہ بکمالِ اولیا راشناخت
ویں نعمتِ خاص بے بہا راشناخت
پس شکر نہ کردو حقِ ایشاں بگزید
میداں بیقیں کہ او خدا راشناخت

(حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ)

(اخبار الاخیار)



1
ذکرِ لبِ اصفیا بر تو سلام از خدا		شغلِ دلِ اولیا بر تو سلام از خدا
نورِ نگاہِ علیؑ مردمِ چشمِ نبیؐ		مظہرِ خاصِ خدا بر تو سلام از خدا
پایۂ والائے تو رتبۂ بالائے تو		فوقِ ہمہ اولیا بر تو سلام از خدا
بسکہ شدم جبہ سا شد مسِ قلبم طلا		خاکِ درت کیمیا بر تو سلام از خدا
دادرسِ داوراں، یاورِ بے یاوراں		حامیِ شاہ و گدا بر تو سلام از خدا
زخمِ دلِ من نگر بہ شود از یک نظر		یک نظرت صد شفا بر تو سلام از خدا

ہست معز ترا بندۂ صاحب وفا
رحم بکن خسروا بر تو سلام از خدا

(نواب معز الدولہ بہادر - کرناٹک - از دیوانِ معزؔ)

مبارک باد شد سبطِ حبیبِ کبریا پیدا		ضیاءِ ہر دو چشمِ حیدرؑ و خیر النساؑ پیدا
خوشا سالے خوشا ماہے خوشا روزے خوشا وقتے		کہ در وے شد حبیبِ شافعِ روزِ جزاؑ پیدا
خوشا بختے کہ ہر پا اسیرِ لجۂ عشقم شد		چو خضرے رہنما و محوِ نوحے تا خدا پیدا
زمین از قدر و اوجِ پاکِ آنحضرت چہ می پرسی؟		نہ مثلش در زمیں پیدا نہ مثلش در سما پیدا
بدہ مژدہ ہمہ آوارہ گانِ دشتِ غربت را		کہ شد ہادیِ کل، شمعِ سُبل، غوث الوریٰ پیدا

سکونِ خاطر ار جوئی فزونِ آشفتگی ہا کن | کہ آید بہرِ درمانِ توای دل دردہا پیدا

مرا کے ادّعائے وصفِ او محمودؔ می شاید
بروں از فہم باشد ذاتِ وی در اولیا پیدا

(ابوالفضل سید محمود بی اے ایل ایل بی عثمانیہ)

---

۳ اگر آں ترکِ بغدادی برد از دستِ ایماں را | فدایش من کنم اینک خدا دادہ دل و جاں را
بیادت محو اہلِ کعبہ و بیت الصنم ہر دو | مطیعِ خویشتن کردی تو ہندو و مسلماں را
تو دایم می روی بر آسمانِ پاک اے سرور | خدا را تو بگو احوالِ من سلطانِ خوباں را
جمالِ آفتابِ تو درونِ سنگ اگر افتد | کند پُر نور مانندِ قمر لعلِ بدخشاں را
تو ابرِ رحمتی دائم بکن رحمت بکشتِ دل | بجائے دانہ دُر دہ گوہرِ مقصودِ دہقاں را
رقیباں شور کردند و ندا بر آسماں رفتہ | بخانہ یارِ ما آمد مبارک باد مایاں را

مرا اے صحوؔ گو چیزے چہ باشد رمز در پردہ
کہ ہستم محوِ حیرت ہا شرف دادہ چہ انساں را

(حضرت مولانا آغا محمد داؤد صاحب نقشبندیؒ۔ از دیوانِ صحو)

---

۴ اے نورِ چشمِ مجتبیٰؓ آرامِ جانِ مرتضیٰؓ | چشم و چراغِ مصطفیٰؐ مقبول و محبوبِ خدا
اے سیدِ نیکو شیم اے سرورِ عالی ہمم | عزِّ عرب فخرِ عجم شاہنشہِ مجد و علا
اے سرورِ گردوں جناب در لطفِ معنی انتخاب | در حسن و خوبی لاجواب مہرِ سپہرِ اصطفیٰ
اے مرشدِ روشن ضمیر اے ہادیِ برنا و پیر | اے غوثِ اعظم دستگیر دستِ کرم سویم کشا
اے گوہرِ گنجِ گراں اے واقفِ رازِ نہاں | اے چارۂ بیچارگاں لطف و کرم بر من نما
تفتیدہ از سوزِ جگر افگندہ در دامن شرر | از چشمِ رحمت یک نظر اے شاہِ دیں کہف الوریٰ
ا ، رہنمائے انس و جاں اے پیشوائے قدسیاں | اے بلبلِ باغِ جناں اے سروِ بستانِ صفا
آغشتہ اندر خاک و خوں آوارۂ دشتِ جنوں

ایں حسرتِ خستہ دروں از درگہِ والا جُدا

(حضرت مولانا محمد عبدالقدیر صاحب صدیقی حسرتؔ ۔ از زمزمۂ محبت)

دستگیرم کیست اندر دو سرا غیرِ تو یا حضرتِ غوث الورا ۵
حق تعالیٰ را توئی محبوبِ خاص محیِ دین و شرعِ احمدؐ مصطفیٰ
پیروِ شاہِ رسالت بودۂ جملہ اقطابِ جہاں را پیشوا
تا مشرف گشتی از پائے رسولؐ زیرِ پایت سر نہادہ اولیا
فخرِ آں گردن کہ زیرِ پائے تست عزِّ آں قامت کہ شد پیشت دوتا
تا زِ نقشِ پائے تو مہرے نشد کے شود محبوب و قطب و اولیا
عاصیم از شومیٔ نفسِ شقی دستگیرم شو برائے مصطفیٰ
اے من و جانم فدائے راہِ تو
یک نظر از تو بود مارا کفیٰ

(مولوی محمد معروف شاہ صاحب قادری فداؔ ۔ از گلزارِ معرفت)

اے خوشا وقت کہ پویم بہ ہوائے محبوب بکشم سرمہ زِ خاکِ کفِ پائے محبوب
پردہ ام فاش نباشد سرِ محشر چہ عجب وزد ابدال شد از دستِ عطائے محبوب
چشمِ حق دید بہ معراج سرِ عرشِ بریں دوشِ محبوب بزیرِ کفِ پائے محبوب
زاں سبب مژدۂ ھذا قدمی گوش کناں اولیا گفت رضینا برضائے محبوب
سر نباشد کہ نباشد بہ درش محوِ سجود دل نباشد کہ نباشد بہ ہوائے محبوب
بگذر از قصۂ حورانِ جناں اے واعظ گوش کن گوش زِ ما حرفِ ثنائے محبوب
جانِ تازہ بہ تنِ مردۂ صد سالہ دمد گر بجنبد لبِ اعجاز نمائے محبوب
نفسِ سرد کہ از سینہ بروں می آید ہست در راہِ فنا بانگِ درائے محبوب
ثاقبؔ از ہوشِ خرد اینقدرم ہست خبر

آمد و بُرد بہ بغداد ہوائے محبوب

(جناب نجم الدین صاحب ثاقب بدایونی المخاطب بہ امام الکلام و پہلوان سخن)

راہ گم کردہ ام اے غوثِ معظم دریاب
غرقِ بحرِ غمم اے قطبِ مکرم دریاب

ایکہ باشند غلامانِ تو اقطابِ جہاں
حاضرم پیشِ تو با دیدۂ پُرنم دریاب

مستفید از توجہ اوتاد چہ افراد تمام
عالمے از تو شرف یافت مراہم دریاب

سینہ ام چاک زہجرت شد و جانم غمناک
نیست جز خاکِ درِ پاکِ تو مرہم دریاب

شاہِ شاہانی و ایں خستہ فقیرِ درِ تست
غیر تو نیست مرا مونس و ہمدم دریاب

(مولانا شاہ عبدالقادر صاحب قادری بدایونی از حضرت جناب سید الافراد و اکرم الاقطاب)

محیِ دیں جائے پناہِ ما بس است
در دو عالم قبلہ گاہِ ما بس است

نیست مارا بر کسے امید و ناز
درگہش امید گاہِ ما بس است

بدر و خورشید ند عالم را ضیا
نورِ رویش شمس و ماہِ ما بس است

ما ز کس ہرگز نمیخواہیم جاہ
فضل و مہرش عز و جاہِ ما بس است

ما نمیدانیم حکام و ملوک
سیدِ ما بادشاہِ ما بس است

مردماں بر دشمناں لشکر کشند
فضل و امدادش سپاہِ ما بس است

مجرمان بس نالہ زاری می کنند
پیش اکرامش یک آہِ ما بس است

خلق بر لاتقنطوا دارد نظر
بر انا چیدہ نگاہِ ما بس است

از بحورِ فیض و افضل ما تشاء
شستنِ رفتش سیاہِ ما بس است

کوثر و زمزم چہ سازی اے ظہور
جوششِ افضالش میاہِ ما بس است

(مولوی شاہ ظہور حسین صاحب ظہور بٹالوی مرحوم)

9 از شرابِ غوث الاعظم گلشن و گلزار مست | شاخ مست و میوہ مست و برگ مست و بار مست
از شرابِ شاہِ جیلاں طالبِ دیدار مست | سُرمہ مست و چشم مست و نرگسِ بیمار مست
رو سُوئے بغداد تا بینی در و دیوار مست | شہر مست و خانہ مست و کوچہ و بازار مست
بر لباسِ شاہِ جیلانی ببیں مستی تمام | جامہ مست و خرقہ مست و جبّہ و دستار مست
مرحبا محبوبِ سُبحانی ز سر تا پائے اوست | زلف مست و خال مست و طُرّهٔ طرّار مست
بزم وجدِ قطبِ ربّانی تماشہ کردنی ست | عود مست و چنگ مست و نغمہ مست و تار مست
از شمیمِ طرّهٔ عنبر سائے شاہِ دستگیر | عطر مست و مشک مست و نافهٔ تاتار مست
یافتہ تلقین از تسبیح و تہلیلِ خدا | بلبل اندر باغ مست و کبک در کہسار مست

ایں غزل گفتی تو فضل دیں بمدحِ پیرِ خویش
حرف مست و لفظ مست و کلکِ گوہر بار مست

(جنابِ ملک فضل الدین صاحب گگی زئی۔ از بہارِ یثرب)

10 بیا ساقی کہ چشمم خوں فشان است | بدہ جامے کہ جامم ارغوان است
بیا ساقی کہ دستم رفت از کار | بدہ جامے کہ پایم ناتوان است
بیا ساقی کہ تابم در تگ و تاز | بدہ جامے کہ صبرم بے عنان است
بیا ساقی کہ ہوشم ہدیۂ تست | بدہ جامے کہ جانم ارمغان است
بیا ساقی کہ روحم در کشاکش | بدہ جامے کہ عمرم رائیگان است
بیا ساقی کہ فکرم در غرابات | بدہ جامے کہ ذکرم بر دُکان است
بیا ساقی کہ شوقم رہنِ کویت | بدہ جامے کہ ذوقم کاروان است
بیا ساقی کہ در دم شد دوایم | بدہ جامے کہ سُودم در زیان است
بیا ساقی کہ کامم نامرادی | بدہ جامے کہ نامم بے نشان است
بیا ساقی کہ آہم بر فلک شد | بدہ جامے کہ گوشم پر فغان است

نہ مے آں میکہ خواہند آشکارا | نہ مے آں مے کہ در خمہا نہان است
نہ مے آں میکہ در میناست سرجوش | نہ مے آں مے کہ شغلِ این و آن است
نہ مے آں میکہ باشد پرتگالی | نہ مے آں مے کہ در ہندوستان است
نہ مے آں میکہ می آید ز لندن | نہ مے آں مے کہ از زابلستان است
نہ مے آں میکہ زیبد جشنِ جم را | نہ مے آں مے کہ در بزمِ کیان است
نہ مے آں میکہ می ریزد در انگور | نہ مے آں مے کہ رُوحِ زعفران است
نہ مے آں میکہ دولت گویدش خلق | نہ مے آں مے کہ افلاکش نشان است
نہ مے آں میکہ خوانندش جوانی | نہ مے آں مے کہ در چشمِ بُتان است
نہ مے آں میکہ جوشد در سرِ شیخ | نہ مے آں مے کہ زعمِ واعظان است
نہ مے آں میکہ نامش آتشِ تر | نہ مے آں مے کہ برقِ جسم و جان است
بدہ جامے کہ در مستیش بینم | ہماں رازیکہ از عالم نہان است
بدہ جامے کہ از روزِ نخستیں | ہوایش در مشامِ عاشقان است
بدہ جامے کہ اندر رنگ و بویش | نہاں طرحِ جمالِ گلرخان است
بدہ جامے کہ در ہر قطرۂ اُو | ہم خونِ اَنَا الحق گو روان است
بدہ جامے ز صہبائے اَلَستم | کہ ذوقش از ازل در کامِ جان است
بدہ جامِ ولائے غوثِ اعظم رضہ | کہ نامش میکشاں را حرزِ جان است
بدہ جامے کہ خوانم ہمچو جامی | ہماں مطلع کہ رُوحِ عاشقان است

مطلعِ ثانی

۱۱ مُریدِ غوث ہر پیرِ مغان است | کہ دَورش دَورِ بزمِ کن فکان است
بدل یا دو دلم در یادِ اُو مَست | فغاں اندر نے و نے در فغان است
مکانِ اوست در چشم و دلِ من | تجلّی زارِ امکانم مکان است
زسیرِ عالمِ برزخ چہ پُرسی | تنم در ہند و در بغداد جان است

بہ بزم بادہ مستانش بیا بیں
کہ جام جم سفال رائگان است

بہ گلزارِ فنایش کن تماشا
کہ جوئے بادۂ عرفاں رواں است

بیا در منزلِ بغداد بنگر
متاعِ عیش وقفِ کارواں است

بوَد سیرِ بقا اندر فنایش
فنایش را بقائے جاوداں است

چو در میخانۂ وحدت بہ بینی
مقامِ اُو فرازِ عرشیاں است

چو خود را از تعیّن وارہانی
بہ بینی مسندش برلامکاں است

زروئے فقر فقری خلعتِ او
گلیمش مسندِ شاہنشہاں است

فلک یک نقطہ باشد از محیطش
محیطِ نقطہ اش دورِ جہاں است

رقابِ اولیا زیرِ قدومش
بفرمانِ ولایت ایں نشاں است

چہ می پُرسی ز اوجِ آستانش
پئے بامِ حقیقت، نردباں است

شریعت را امام آمد مسلّم
کہ توقیقش روانِ انس و جاں است

دُرِ یکتاست بحرِ معرفت را
کہ گوئی قیمتش کون و مکاں است

سُلیمانِ ولایت گویدش خلق
کہ بر آب و ہوا حکمش رواں است

نگینش در شبِ معراج بردوش
ز پائے خاتمِ پیغمبراں است

زروئے پُر ضیائے ماہِ بغداد
منوّر محفلِ کون و مکاں است

حدیثے سر مکن از ماہِ شوال
کہ در شعبان عیدِ عاشقاں است

نہ آں عیدے کہ باشد عیدِ شوال
نہ آں عیدے کہ عیدِ زاہداں است

نہ آں عیدے کہ باشد عیدِ افطار
نہ آں عیدے کہ حجِ مومناں است

نہ آں عیدے کہ عیدِ شیر و خرما
نہ آں عیدے کہ قربانیش جاں است

ہمیں عید است عیدِ مَی پرستاں
کہ جشنِ آمدِ پیرِ مُغاں است

ہمیں عید است عیدِ پاکباراں
کہ عیدِ مولدِ جانِ جہاں است

ہماں پیرِ مغان است بہ یزداں
کہ مستِ بادہ اش پیر و جواں است

ہماں جانِ جہان است ایں کہ جانہا
بخاکِ نقشِ پایش ارمغاں است

بیا ساقی کہ از فیضِ قدومش — بہارِ تازہ اندر گلستان است
بیا مطرب بہ جشنِ مولدِ او — کہ طوطیٔ خوش الحان نغمہ خوان است
بیا بلبل غزل سرکن زثاقب — کہ در گلزارِ مدحت گلفشان است

مطلعِ ثالث

۱۲ سرِ من برفرازِ آسمان است — کہ شوقم سجدہ ریزِ آستان است
نہانِ ما کہ بر تست آشکارا — عیانِ تو کہ از عالم نہان است
اغثنی یا غیاث المستغیثین — کہ واماندم تہِ سنگِ گران است
بدہ دستم کہ اندر منزلِ شوق — عصایم خفت و پایم ناتوان است
زپا افتادہ ام للہ دستے — کہ دستت دستگیرِ بیکسان است
زہے دستے کہ در مشکل کشائی — ازو شانِ یداللّٰہی عیان است
زہے دستے کہ گاہِ بذل و ایثار — ز ابرِ رحمتِ حق توامان است
کجائی ساقیٔ میخانۂ عشق — کہ در یادت دلم گرمِ فغان است
بہ ہجرت اے بہارِ ہشت جنت — ز چشمم چشمۂ کوثر روان است
چنان تنگ آمدم از سوزِ فرقت — سرم بر دوش و جان در تن گران است
بجسمِ ناتوانم رختِ ہستی — برنگِ تار و پودِ طیلسان است
بحلقم جرعۂ زان مئے فروریز — کہ بویش تازگی بخشِ روان است
دلم از نورِ آن بادہ برافروز — کہ از پیرِ مغانت ارمغان است
بہ کیفش سر کنم حرفِ دعائے — بہ آئینے کہ فرضِ مدح خوان است
کرم فرما بحالِ زارِ ثاقب — کہ او سرتاجِ خیلِ عاصیان است
چسان در منزلِ شوقت بہ ہنگام — کہ پائے نفس و شیطان درمیان است
چسان بیند رخِ عین الیقین را — بہ چشمش پردۂ وہم و گمان است
دلش دہ کنزِ اسرارِ معانی — عیانش کن کہ از چشمش نہان است

رسانش در حریمِ غوثِ اعظم — توانش دہ کہ پایش ناتوان است
ز دورِ گردشِ دوراں نگہدار — الٰہی در گہت دارالامان است
الٰہی از پئے محبوبِ سبحاں — کہ جیلاں مولد و مخدع مکاں است
رہائی دہ ز دستِ فکرِ دنیا — گراں بندے بپائے ناتواں است

ز طولِ داستاں ثاقب حذر کن
کہ بر طبعِ سخن سنجاں گراں است

(جناب نجم الدین صاحب ثاقب قادری بدایونی المخاطب بہ امام الکلام پہلوانِ سخن)

حیاتِ طیبہ

۱۳ شہا شاہِ شاہاں غوثِ اعظم شاہِ جیلان است — بنورِ حق مجسم مہرِ رخشاں ماہِ تاباں است
قلم در سجدہ سر از عجز دارد وقتِ مدحِ تو — کہ اوصافِ تو بیروں از قیاس و وہم و امکاں است
تو شمعِ بزمِ محبوبانِ حق بے مثل ذاتِ تو — قبائے بے مثالی بر قدت زیبا و شایاں است
ہمیشہ ذاتِ تو مستغرق در پائے توحید است — وجودت مظہرِ جملہ تجلیاتِ یزداں است
کرا طاقت ز خوبیہائے تو حرفے بلب آرد — کرا یارائے وصفِ حضرتِ محبوبِ سبحاں است
حقیقت را طریقت را مہ و مہرِ درخشاں است — بعرفاں ابرِ نیساں و بشرع گوہرِ کاں است
دمِ احیاءِ دیں در دست ولے دارد فضلِ حق — محی الدیں برائے دینِ حق بخشندہ جاں است
ہمہ شیخ اند او شیخ الشیوخ و شیخِ آفاق است — ہمہ پیر اند او در جملہ عالم پیرِ پیراں است
ہمہ قطب اند او قطب الوجود و قطب الاقطاب است — ہمہ غوث اند او بس غوثِ اعظم غوثِ غوثاں است
بمیدانِ فضیلت گوئے سبقت بر شیوخش برد — کہ شیخ بو سعید از دستِ وے ہم خرقہ پوشاں است
بصحنِ مدرسہ اش اولیا جاروب کش بودند — ببابِ مدرسہ اقطاب ہا را کار دربان است
بہ پیشِ استرش ابدال بودند غاشیہ بردار — کمر بستہ ہمہ اوتادِ وقتش زیرِ فرمان است
جبیں بر عتبۂ اعلائے او سودند و بوسیدند — شیوخِ وقت کاں یک شیخ الشیوخ و شیخِ دوراں است
قدم را زدگرا ہرگز نساید کرد مہ او را — کہ در مخدع مقامِ او نظورِ خاصہ خاصاں است

ضیاء شمس او برآسمان قرب حق دائم بانوار فیوض ظاهر و باطن درخشان است
شرف بر شیر ها دارد سگ درگاه پاک او غلام آستانش تاج بخش شاه شاهان است
ز مغرب بهر فریاد مریداں میرسد تا شرق بهر جا چوں سما دست عنایت بر مریدان است
در پر فیض او مفتوح دائم اهل حاجت را همیشه درگهش ملجا و ماوائے غریبان است
منم تشنه دهاں او بهر ما دریائے عمان است منم مور ضعیف و او برائے ما سلیمان است
براه حق بجز راه درش راهے نمی یابم بنام او فدا گشتن مرا تکمیل ایمان است
بشارات ظهورش در زمان خواجه حسن بصری بوقت شب که آں شب را هویدا ماه رمضان است
ظهور ماهتاب حضرت حق شد دریں عالم که تا روز قیامت لمعهٔ نور درخشان است
ننوشید از پئے تعظیم رمضاں جرعهٔ شیرے بجز اوقات شبها کاندریں بس عقل حیران است
زهے احوال طفلی فائق از احوال پیران است ملایک اصفیا در راه او هر وقت گویان است
الحق یا مبارک آیدش از هاتف غیبی پئے سمع صدائے ایں چنیں آں گوش شایان است
بصدق قول و صدق قلب از طفلی چو شد پابند نفاق و کذب پیشش زابتدا از حد پشیمان است
بهجده سالگی چوں شوق تحصیل علومش شد ببغداد عزم فرموده همیں منشاء یزدان است
ز عزم خود به مادر عرض کرد و هم اجازت خواست بگفته مادرش نور نظر ایں کار نیکان است
اجازت داد مادر گفت اے فرزند خدا حافظ ولیکن راست گو باشی که ایں از جزو ایمان است
چهل دینار زر زیر بغل در دلق دوزیده مرخص کرد و می فرمود مادر بر تو قربان است
پئے آں کارواں کوره رو بغداد بد آنگاه جناب پاک او هم همره آں کارواں آن است
شنو از ماجرائے راه قطاع الطریق چند بغارت قافله بردند هر یکے زاں پریشان است
یکے غارتگرے پرسید زد تو چیست ای درویش بفرموده چهل دینار زر در دلق پنهان است
مزاح دانست و رفت و دیگرش هم همچناں پرسید همون ارشاد فرمودند جواب هر دو یکسان است
برفتند ماجرا گفتند با سرخیل خود و زواں بگفته پیش ما آرید ببینم او چه گویان است
غرض پیشش برفت و همچنیں ارشاد می فرمود نموده چاک دلقش یافتند دینار دوران است
بپرسیدند ما و زدا هر چرا تو راست فرمودی بگفت از مادرم بر راست گوئی عهد و پیمان است

اثر شد بر ہمہ دزداں و بر سرخیلِ آں دزداں　　بآہ و نالہ و شور و فغاں آں جملہ گریان است
بہ پیشش سر نہادہ با خلوصِ دل ہمہ دزداں　　کسے نالاں کسے گریاں کسے زار و پشیمان است
کہ ما یاں با خدا عہدِ یکہ در روزِ ازل بستیم　　شکستیم و برونِ اعمالِ ما از عہد و پیمان است
مگر ایں نوجواں ابنِ علیؑ آلِ رسولؐ اللہ　　بایں خوف و خطر بر عہدِ ما در چوں نگہبان است
ہدایت یافت و بیعت کرد او با جملہ دزدانہا　　خوشا بختِ سیہ بختاں مریدِ شاہ جیلان است
چہ گویم آں شہِ جیلاں کرامت کرد با دزداں　　کہ بس در یک سخن گفتن ہدایت بخشِ دزدان است
بہ بزمِ رہنمائی صدرِ جملہ رہنمایان است　　پئے کفر و ضلالت ہمتش با تیغِ بران است
بہ بغداد آمد و مصروفِ علمِ دین شد چنداں　　کہ تحصیلش حدیث و فقہ ہم تفسیرِ قرآن است
ادب آموخت تجوید قرأت خواند شد کامل　　بعلم و فضلِ خود در عصرِ خود ممتازِ دوران است
ازاں پس مدرسہ قائم نمودہ از پئے طلبا　　ز ہر سو طالب العلم اندراں تعلیم یابان است
کسے کو داخلِ شاگردیش شد فضلِ حق بردے　　کہ یک شیخ وقت شد استادِ جملہ اوستادان است
بصبح و شام تفسیر و حدیث و فقہ آموزید　　بوقتِ ظہر درس ہفت قرأتہائے قرآن است
ز فضلِ حق چناں دریائے فیضِ علم شد جاری　　کہ در بغداد و اطرافش رواں فیضِ بستان است
ز قرب و بعد منزلہا ہمی آیند استفتاء　　ہمیں کہ پیش می آیند جوابش ہم ہماں آن است
سی و سہ سال در تدریس و در فتوی نویسی شد　　کہ تلمیذاں ہزاراں و فتاوی ہم ہزاران است
زبانِ فارسی ہم گفت زیں او ذوالبیانین است　　ز تصنیفش یکے در فارسی مشہور دیوان است
ز تصنیفش فتوح الغیب و وعظش فتحِ ربانی　　کتاب غنیہ بہرِ طالبانِ با خدایان است
بہر ہفتہ سہ مجلس وعظ تا سالِ چہل فرمود　　بہر مجلس حضورِ خلق تا ہفتاد ہزاران است
بہر مجلس نقولِ وعظ کردی چار صد عالم　　بہر مجلس بجذب و شوق دلہا بیقراران است
بہ نزد و دور یکساں آمدی آواز در مجلس　　کرامت بود ایں ورنہ چگونہ ایں دو یکسان است
یہود و ہم نصاری پنج ہزار اسلام آوردند　　ز اہلِ فسق و بدعت تائباں ہم بے شماران است
چہل سال از وضوئے شب ادا کردے نماز صبح　　بہر شب ایستادہ قرأتش یک ختمِ قرآن است
ریاضت بست و پنج سالش بماند در دشت و در صحرا　　کہ منقادش وحوش و ہم سباع ہائے بیابان است

ز حکمِ رب چو ارشادِ قدم فرمود در مجلس
جمیع اولیاء الله بر آں گردن نهادان است

کسے می گفت اقدامِ شریفش بل علیٰ رأسی
کسے میگفت اقدامش مرا بر هر دو چشمان است

تو آنی فیضِ تو در هر زمانه جاری و ساری
ز فیضت فیض یابان صاحبِ جمله طریقان است

بیانِ خلقِ تو بیروں ز احصاء و ز امکان است
که اخلاقِ محمدؐ جملگی در تو نمایان است

ضعیفان و جوانان را به تعظیم و تواضع داشت
شفقت زائد از اولاد بر احوالِ طفلان است

لباسِ عالمانه در بر و یک چادرے بر سر
سوارِ اشتر و چوں شیخ هیتیؓ همرکابان است

میانه قد بدن لاغر بظاهر بود تخلیقش
مگر از طاقتِ روحی ملک سر در گریبان است

ملاحت مثلِ پیغمبر بگندم رنگِ او ظاهر
هلالِ ابروش پیوسته رشکِ خوبرویان است

طویل اللحیه هر تارش شعاعِ مهرِ رخشنده
کشاده سینه اش گنجینهٔ اسرارِ عرفان است

دهانش غنچه لب مرجان و هم یاقوتِ رمانی
درِ شهوار دندان و زبان لعلِ بدخشان است

بخوبی و ملاحت آبروبخشِ حسینان است
ز وصفِ خویش این بس که او محبوبِ سبحان است

کرامتش بروں از ظن و از اوهامِ انسانی است
تواتر از روایتهائے جمله نامداران است

بیک روزے بوقت هفتاد جا در دعوتِ افطار
بدولت خانه اش افطار هم با روزه داران است

تو اعجازِ مسیحائی نمائی از کرامتها
که مطرب از لحد پیشِ تو استاده غزلخوان است

بمادرزادِ نابینا جذام و برص و فالج را
صحت بخشی که فرزندِ ابوطالب ازیں شان است

ز لطفِ فیضِ تو یک دزد پیشه قطبیت یابد
ز خوابِ احتلامِ خادمت تبدیلِ عصیان است

غراب آمد به پروازے و با بال و پر آمد مرغ
ز تو ایں استخوان را روح و درمان کوفته جان است

درختِ خشک از آبِ وضوئیت تازه و سرسبز
هم آں اشتر که ره گم کرده از تو راه یابان است

به شیخ بومظفر نقصِ جان و مال تقدیرش
مبدل از دعائے خیرِ تو با خواب و نسیان است

زنِ مایوس را از لطف بخشی یازده فرزند
شهاب الدین شیخِ وقت هم از لطف فیضان است

مدد با شیخِ صدقه مغفرت با شیخِ صنعا کرد
ز غلِ پاکِ جو بیش نجات از دستِ دزدان است

شبِ معراج غزالیؒ سخن ها کرد با موسیٰ
جنابش زیرِ اقدامش نبیؐ با هر دو دوشان است

بعرضِ پیرزن شد جوش چوں دریائے رحمت را
برآمد از تهِ دریا عروس و جمله سامان است

مرید درگہت را خوف در دنیا و عقبیٰ نیست　　　مریدی لاتخف ارشادِ تو بہر ما مریدان است
مرید درگہت تا حشر بے توبہ نمی میرد　　　ترا ہفتاد بار از حق تعالیٰ عہد و پیمان است
مریدانت سروکارے ز نیک و بد نمی دارند　　　انا جدّی تو فرمودی براین ارشاد ایمان است
برائی دین ما ایمان ما تو دین و ایمان است　　　برائے جانِ ما جانانِ ما تو جانِ جانان است
درت مستقیم فرمود از در گردی در رہا　　　مرا خاکِ درت بس نور بخشِ ہر دو چشمان است
ہمیشہ مرغ تو بانگے دہد اسپ تو در میدان　　　برہنہ تیغ تو از بہر امداد غلامان است
ز عرضِ حالِ ما حاجت ندارد مشکلم بکشا　　　کہ پیشِ تو ہمیشہ غیب و حاضر ہر دو یکسان است
نظر بر حالِ زارِ ما بیفگن یا محی الدیں　　　کہ بر ما دام افگن ہر زماں ابلیس و شیطان است
بنام تو زیم میرم بنامِ پاکِ تو حضرت　　　بروزِ حشر ہم گویم شفیعم غوث سبحان است
بوقتِ نزع روئے پاکِ تو پیشِ نظر باشد　　　بگرداں خاتمہ بر دینِ جدِّ خویش ارمان است

زچشمِ رحم بنگر حالِ درویشِ حزیت را
بفرما لاتخف درویش تو باشاہِ جیلان است

(مولوی سید شاہ درویش محی الدین صاحب قادری درویش ۔ از نظم محبوب یا تحفۂ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ)

---

14 ز سپہر ہست بلند تر بخدا ز علوئے مقامِ غوثؓ　　　بشود چو عاشقِ بے ریا دلِ من تصدقِ نامِ غوثؓ
بخدائے جل جلالہ نتواں نمود ثنائے او　　　کہ ز کشفِ غیر فزوں بود بمقام رتبہ منامِ غوثؓ
بیقین شمار حدیثِ او کہ بود چو امرِ جلیلِ رب　　　تو بہیچگاہ جدا مداں ز کلامِ حق بہ کلامِ غوثؓ
بجنابِ ساقئ لم یزل روی از خود و دگرے مجو　　　بچشی اگر ز رسوخِ دل بہ مئے ز رشحۂ جامِ غوثؓ

نہ غرورِ تاجِ شہی بسر نہ سرورِ نشۂ کر و فر
بمن افتخار بس ایں قدر کہ بخواندہ اند غلامِ غوثؓ

مختار الملک عظیم الدولہ نواب غلام محمد غوث خاں والئ کرناٹک ۔ از بہارستانِ اعظم سنہ [illegible]

---

15 فدا بنامِ تو ہم جان و ہم جگر یا غوثؓ　　　دگر چہ عرض کنم قصہ مختصر یا غوثؓ

بہ کانِ عظمت و شاں لعلِ بے بہا ہستی | بہ بحرِ عزّ و کرامت توئی گہر یا غوث رض
فتادہ ام بدرت با ہزار عجز و نیاز | بحالِ زارِ من خستہ یک نظر یا غوث رض
غریب و بیکس و بے چارہ و سیہ بختم | بیک نگاہِ ترحم بمن نگر یا غوث رض

غلامِ تست ز روزِ ازل چو شوق اورا
مراں ز درگہِ خود بر درِ دگر یا غوث رض

(جناب غلام محمد صاحب شوق قادری ابوالعلائی)

---

۱۶ بجز درِ تو ندارم درِ دگر یا غوث رض | بحالِ زارِ من خستہ یک نظر یا غوث رض
دلم ز حالِ جہاں ہست بے خبر یا غوث رض | کہ ہست وردِ زباں شام و سحر یا غوث رض
ز نورِ فیضِ تو شد جانِ عاشقاں روشن | فدائے خاکِ قدومت دل و جگر یا غوث رض
بغیر نامِ تو حسنِ عمل ندارم ہیچ | بنزدِ خویش بہ زادِ رہِ سفر یا غوث رض
ز فیضِ بخششِ تو مشکلم شود ہمہ حل | کنی بحالِ غریبم اگر نظر یا غوث رض
بکن مدد کہ سلامت بماند ایمانم | کہ ہست نفسِ شقی در پئے ضرر یا غوث رض

بہ بخش جرمِ معلّی گدائے درگہِ تو
طفیلِ شاہِ رسل سید البشر یا غوث رض

(مولوی حاجی محمد مظفر الدین صدیقی معلّی حیدرآبادی — از ریاض معلّی حصہ دوم)

---

۱۷ دارم بدل ہوس کہ چو بینم لقائے غوث رض | جاں را چو اشکِ خویش فشانم بپائے غوث رض
معشوق و عاشق اند غزلخوانِ عشقِ او | آید بگوشش از گل و بلبل ثنائے غوث رض
شاہاں بجائے تاج بسر می نہند و من | در دیدہ ہمچو سرمہ کشم خاکپائے غوث رض
باشد بقائے خضر ز آبِ بقا اگر | ما را بقاست ز آبِ رخِ جانفزائے غوث رض
چوں تارِ عود و چنگ دریں محفلِ طرب | سازِ دلم نفس نزند جز نوائے غوث رض
باشد اگر ہزار زباں در دہن مرا | کردن ز صد یکے نتوانم ثنائے غوث رض

ہر چند اے کریم بُوَد نامہ ام سیاہ   زاب کرم بباز سفیدا ز برائے غوث رضؓ

باشد وسیلہ ہائے فراواں ہر کسے
مارا وسیلہ نیست معزؔ سوائے غوث رضؓ

(نواب معزالدولہ بہادر کرناٹک ۔   از دیوان معزؔ)

۱۸

العیاث اے غوثِ اعظم الغیاث   الغیاث اے قطبِ اکرم الغیاث

سینہ چاک از خنجرِ غم گشتہ ام   نیست جز لطفِ تو مرہم الغیاث

داد قدرت قادرِ مطلق ترا   کُن مرا ہم شاد و خرم الغیاث

از شرورِ نفس و شیطانِ رجیم   بر درِ تو داد خواہم الغیاث

من فقیرم دستگیرِ من توئی
از عنایت گیر دستم الغیاث

(مولوی شاہ عبدالقادر صاحب قادری بدایونی فقیر علیہ الرحمۃ)

۱۹

الغیاث

الغیاث اے شاہِ جیلاں الغیاث   الغیاث ای قطبِ ذی شاں الغیاث

ای سرورِ خاطرِ خیر النساءؓ   وی علیؓ را راحتِ جاں الغیاث

دردمندم خستہ حالم بے دلم   دستگیرِ دردمنداں الغیاث

خاطرے دارم پُر از سوزِ دروں   اے طبیبِ دردِ پنہاں الغیاث

دو جہاں شد تابعِ فرمانِ تو   وارثِ ملکِ سلیماں الغیاث

بے سر و ساماں نیم از حد گذشت — الغیاث اے میرِ ساماں الغیاث
از نگاہت خاک گردد کیمیا — یک نظر بر خاکساراں الغیاث
اے کریم ابن کریم ابن کریم — اے جواد و شاہِ شاہاں الغیاث
جملہ عالم از درِ تو فیضیاب — جملہ بر خوانِ تو مہماں الغیاث
کس ندیدہ مثلِ تو اندر جہاں — در سخا و فیض و احساں الغیاث
ہمچو حاتم صد ہزاراں روز و شب — از نوالت زلہ خواراں الغیاث
تا بکے ایں روز و شب اندر فراق — تا بکے ایں شامِ ہجراں الغیاث
تا بکے ایں آہ و افغاں بر لبم — تا بکے ایں چشمِ گریاں الغیاث
تا بکے ایں حالتِ افسردگی — تا بکے ایں سینہ بریاں الغیاث
تا بکے ایں سوزشے اندر جگر — تا بکے ایں دردِ پنہاں الغیاث
تا بکے ایں قصۂ دردِ الم — تا بکے حالِ پریشاں الغیاث
سیرگاہِ تو بود مخدع دلے — سوئے ما ہم شو خراماں الغیاث
از قدومت کن دلِ ویراں را — رشکِ باغ و گلستاں الغیاث
قلبِ من از نورِ خود پُر نور کن — اے فروغِ نورِ ایماں الغیاث
ہمچو شبنم گریہ ام اندر فراق — الغیاث اے مہرِ رخشاں الغیاث
از تجلّیِ رُخِ زیبائے تو — ساز چشمم چشمِ عرفاں الغیاث
از تو گشتہ تازہ و تر نخلِ دیں — اے بہارِ باغِ ایماں الغیاث
قلبِ من بے تست چوں خالی صدف — الغیاث اے ابرِ نیساں الغیاث
گر رُخت بینم شود صبحِ وطن — بہرِ شامِ ما غریباں الغیاث
مجمع بحرین باشد ذاتِ تو — عاشق و معشوقِ یزداں الغیاث
حاصلے باشد ترا از فضلِ حق — با خدایت عہد و پیماں الغیاث
من نخواہم از دو عالم ہیچ شئے — خود ترا من از تو خواہاں الغیاث

در نگاہم جز نگاہِ فیض تو   دردِ دل را نیست درمان الغیاث
عرض حاجت بر درت در کار نیست   واقف اسرارِ پنہان الغیاث
آمدہ محمود بر درگاہِ تو
با ہزاراں شوق و ارمان الغیاث

(ابو الفضل سید محمود قادری بی اے ایل ایل بی)

بر درت یا غوث اعظم آمد از شاہاں خراج   بر سرِ اہل ولایت خاکِ پایت ہست تاج ۲۰
بندگانِ کوئے تو باشند شاہانِ جہاں   می سزد گر بندہ ات را بر فلک باشد مزاج
اولیاء حق سر خود ہا بپایت می نہند   منکرِ نا فہم ناحق میکند با حق لجاج
نامِ والا بہرِ دفعِ دشمناں کافی بود   نیست خدام ترا با فوج و لشکر احتیاج
یافت دینِ احمدی از ذاتِ اقدس زندگی   شد ز دستِ طاہرت شرعِ مطہر را رواج
دار روئے بیماریٔ ہجر تو کے داند طبیب   ہست خاکِ پائے تو دردِ دلِ ما را علاج
از خیالِ روئے تابانت منور شد دلم   در شبِ تیرہ ندارم حاجتِ بدر و سراج
می سزد گر پا زنم بر تاج و تختِ دنیوی   یافت در دیوانِ تو چوں نامِ احقر اندراج
دار ثابت بر صراطِ مستوی پائے فقیر
حفظ فرما بندۂ درگاہ را از اعوجاج

(مولانا شاہ عبد القادر صاحب قادری بدایونی علیہ الرحمۃ   از مدحت جناب سید الافراد و اکمل الاقطاب)

شدم چو غوثِ جہاں را از صدقِ دل مداح   بود بہر دو جہانم نصیب خیر و فلاح ۲۱
تو واقفی ز من و حالِ زارِ من یا غوث   بحضرتِ تو مرا نیست حاجتِ ایضاح
تصورِ رخِ پاکِ تو نورِ ایمان است   برائے کشودِ مہمات نامِ تو مفتاح
بیک نگاہِ تو کفار اولیا گشتند   بفضلِ خویش مرا نیز کن زراہِ صلاح

عبث بہ پیش سلاطیں چرا کند یا غوثؓ
فقیرؔ درگہِ پاکِ تو منّت و الحاح

(مولانا شاہ عبد القادر قادری بدایونی علیہ الرحمہ از مدحت جناب سید الافراد و اکمل الاقطابؓ)

۲۲
نمائی گر مرا یا غوثؓ از لطف و عنایت رُخ — شوم پُر نور از عرفاں و گرداند غوایت رُخ
سراپا مظہرِ نورِ جنابِ احمدی یا غوثؓ — جبیں آئینہ عرفان و مہتابِ ہدایت رُخ
تمامی اولیاءِ دہر را سرورِ توئی شاہا — نہادہ زیرِ پایت جملۂ اہلِ ولایت رُخ
بُود دستِ تو از رایاتِ ایماں رایتِ عمدہ — ہم از آیاتِ انوارِ الٰہی عمدہ آیت رُخ
شود حاصل مرا سرداریٔ دنیا و دیں یا غوثؓ — نہم روزے کہ از تائیدِ غیبی زیرِ پایت رُخ
زہے دولت اگر قرباں کند از من جدائے من — برایت دل برایت جاں برایت لب برایت رُخ

فقیرِ خستہ از سنگِ درت گر بوسہ یابد
بیابد جبہ اش صد فخر و نورِ بے نہایت رُخ

(مولانا شاہ عبد القادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ از مدحت جناب سید الافراد و اکمل الاقطاب)

۲۳
آں ترکِ عجم چوں ز مئے حسن طرب کرد — بر پشتِ سمند آمدہ و صیدِ عرب کرد
چوں کاکُلِ ترکانہ برانداخت ز مستی — غارت گریِ کوفہ و بغداد و حلب کرد
خوباں کہ ز خوبی چو گل و لالہ نمودند — تا زاں ہمہ را زیرِ قدم کرد عجب کرد
آں ماہ چہ ماہے و چہ شاہے ست کہ از عشق — ہر غمزدہ یافت از و ہر چہ طلب کرد

داری خبرے اے مہِ جیلی کہ معالی
در یادِ تو القادر قادر ہمہ شب کرد

(حضرت سید شاہ ابو المعالی قادری قطب لاہور قدس سرہٗ از تحفۂ قادریہ، دُرّ الدارین۔ الزمزمۃ القمریۃ)

۲۴
یارب آں ترکِ عجم طرفہ ملاحت دارد
چہ ملاحت چہ فصاحت چہ صباحت دارد
در دمِ خندہ از و ناز نمک می بارد
شورِ عالم ہمہ زاں شد کہ ملاحت دارد
پیشِ اُو جملہ فصیحانِ عرب اعجمی اند
کہ بسے نازکی و لطف و فصاحت دارد
ہمہ شب برمہ ازاں دیدۂ من حیران ست
کہ برخسارِ تو اسے ماہ شباہت دارد
غوثیؔ بندہ شد آں دلبرِ گیلانی را
کہ فصاحت بملاحت بسماحت دارد

(حضرت شاہ ابوالمعالی قادری قدس سرہٗ — از تحفۂ قادریہ)

۲۵
چو خود را خویش طشت از بام کردند
بہ جیلاں عبدِ قادرؒ نام کردند
بحمد اللہ ز آب و خاکِ بغداد
خمیرِ رندِ مے آشام کردند
زہے بذل و عطائے غوث اعظم
رہینِ بخشش و انعام کردند
مُرِیدِی لَا تَخَفْ وَاشٍ فَانِّی
بہ لطفِ خاص اذنِ عام کردند
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ
حریفاں را تہِ صمصام کردند
گدایانِ درِ دولت سرایش
شہاں را بندۂ بے دام کردند
ہماں فتنہ کہ نامش فتنۂ حشر
ز اندازِ خرامش وام کردند
گہے ہوشش از کلیم اللہ ربودند
گہے منصور را بدنام کردند
بیادِ نرگسِ بدمستِ ساقی
شرابِ شوق اندر جام کردند
متاعِ کاروانِ حسن و الفت
بہائے ایں دلِ ناکام کردند
ز قیدِ بود و ہست آزادگاں را
اسیرِ گردشِ ایام کردند
حدیثِ دوست از ثاقبؔ شنیدند
عراقیؔ را چرا بدنام کردند

(جناب نجم الدین صاحب قادری بدایونی ثاقبؔ المخاطب بہ امام الکلام پہلوان سخن)

۲۶ شاہِ عالی مرتبت گردوں سریر — بود در اقصائے عالم بے نظیر
کارِ من از دست شد دستم بگیر — ای کہ ہستی جملہ پیراں را تو پیر
خاکِ درِ چوں سرمہ در چشمم کشم — گر رسم بر درگہِ روشن ضمیر
جاں فدا سازم بہ نقشِ ہر قدم — سر نہم برآں درِ گردوں نظیر
کن نظر از لطف تا یابم حیات — در ہوائے نفس من ہستم اسیر
گاہ در دل کن گہے در دیدہ جا — ہر دو جائے تست اے روشن ضمیر
از سریرِ بادشاہاں خوشتر است — در حریمِ پاکِ تو فرشِ حصیر

عالمے از بارگاہت کامیاب
یک نظر فرما بحالِ مستمندِ حقیر

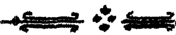
(مولوی علی احمد صاحب فاروقی نبیسۂ افضل العلماء محمد ارتضا علیخاں مرحوم۔ از دیوانِ نعتیہ)



۲۷ دستگیرِ بیکساں پیرانِ پیرؓ — قطبِ عالم غوثِ اعظم دستگیر
سیدِ عالی نسب والا حسب — آفتابِ دو جہاں روشن ضمیر
قبلۂ اربابِ حاجت درگہت — ہر کسے را از درِ تو ناگزیر
یک نگاہِ لطف کن ای نورِ حق — تا درونِ من شود بدرِ منیر

پیشکش سازد چہ شاہا جز نیاز
عاجزِ بے دست و پا مسکیں فقیر

(مولوی سید غلام دستگیر صاحب نقشبندی عاجز۔ از تحفۂ گلاب یا دیوانِ عاجز)



۲۸ غم ندارم از جہاں دارم ہوائے دستگیر — لطف کن یا رب کہ ہستم مبتلائے دستگیر
دردِ عصیاں را دوا مرضِ گناہم را شفا — سرمۂ چشمِ امیدم خاکِ پائے دستگیر
التجا دارم کہ از فضلِ خدا در روزِ حشر — ماٴمن و ماوا کنم زیرِ لوائے دستگیر

ترزبانم ہمچو بلبل در ثنائے غوث پاک — گلشن دنیا و دیں سازم فدائے دستگیر
رتبۂ ابدال و قطبیت بفرمانش مدام — میدہد کانرا کہ میخواہد رضائے دستگیر
مایۂ یحیی العظامی آں لب رشک مسیح — چشمۂ حیواں کلامِ جانفزائے دستگیر
فیضِ اقدامِ محمدؐ در شبِ معراج ساخت — گردنِ کل اولیا را زیر پائے دستگیر
یا الٰہی بعد مردن دفن کن در کوئے غوث — شد فزوں از جنت الفردوس جائے دستگیر

نور رحمت قدسیانِ چرخ نازل می کنند
خفیؔ ناکام چوں گوید ثنائے دستگیر

(منشی عبد الرحیم صاحب مرحوم خفیؔ ۔ از دیوان خفی)

---

۲۹ رشکِ فردوسِ بریں دولت سرائے دستگیر — توتیائے چشمِ بینش خاکپائے دستگیر
ہرچہ گوید خلق گوید لیک میگویم چنیں — دل فدائے غوث اعظم جاں فدائے دستگیر
خامہ می گوید چہ گویم عاجزم بیچارہ ام — گرچہ دارم دو زباں گرم ثنائے دستگیر
عاشقِ گل بلبل و بر شمع پروانہ فدا — ایں دلِ من کشتۂ تیغِ ادائے دستگیر
ایں دلِ بیمار را صحت نباشد اے مسیح — جز دوائے صحت افزائے لقائے دستگیر
آرزو دارم کہ پس دیگر نباشد آرزو — یا الٰہی جز تمنائے لقائے دستگیر
وردِ نامِ پاکِ شاہِ اولیا کردم چناں — آمدہ از ہر بنِ مویم صدائے دستگیر
آرزوئے من ہمیں ست و تمنایم ہمیں — وقتِ مردن سر نہم یارب بپائے دستگیر

حاذقؔا آغوشِ مادر می نماید کنجِ گور
گر تو میری در تمنائے لقائے دستگیر

(حضرت مولانا مولوی شاہ سید یحییٰ صاحب قادری الحنبلی حاذقؔ)

---

۳۰ بعشقت کن دلم یا غوث مدہوش — زبانم کن بمدحِ خویش پُرجوش

عجب شانِ جلال تو کہ پیشت — سلاطین راز سر ہا می رود ہوش
زہے شانِ جمالِ تو کہ ہر دم — بفریاد عنبر یاں می نہی گوش
رقاب اولیا شد زیر پایت — کہ داری پائے جد خویش بردوش
ہمیشہ مرغ تو ماند نوا سنج — شدہ گو مرغ ہر یک قطب خاموش
پئے فضل رسول پاک یا غوث رض — بدامان عنایت عیب من پوش

فقیر از ذوق عشق غوث خواہی
زدست مست او یک جام مے نوش

(مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی علیہ الرحمۃ ۔ از مدحت جناب سید الافراد و اکمل الاقطاب)

---

۳۱ شاہ لاثانی السّلام علیک — شیخ جیلانی السّلام علیک
شاہ من! ہر زماں ترا حاصل — قرب ربانی السّلام علیک
اولیا پیش تو چو یک ذرہ — مہر رخشانی السّلام علیک
مثل انجم بجنب تو اقطاب — ماہ تابانی السّلام علیک
ہمہ عالم پناہ تو جویند — غوث صمدانی السّلام علیک
ہمہ شاہاں بزیر سایۂ تو — ظلّ رحمانی السّلام علیک
بر تو پیدا و آشکارا ہمہ — رازِ پنہانی السّلام علیک
اولیائے عظام بر قدمت — سودہ پیشانی السّلام علیک

ہست الفت غلام تو۔ فرما
مشکل آسانی السّلام علیک

(محمد جمال الدین صاحب الفت ۔ از دیوان الفت)

---

۳۶ آئی بباب غوث رض اگر حیران و حرماں در نغل — حاصل شود فوراً ترا گنج فراواں در بغل

یابی اگر یک ذرۂ از کوئے دلجوئے حمی گوئی کہ در دست است زر یا لعلِ رخشاں در بغل
بر تاجِ شاہی پا زنم از شوق گر باشد مرا نعلینِ پائے حضرتِ سلطانِ جیلاں در بغل
اے عاشقِ خیر الوریٰ غافل مشو بہرِ خدا چوں در بدر سرگشتۂ بیں نورِ جاناں در بغل
آید فقیرِ ناتواں پیشِ خدائے مہرباں
بیتے دو سہ در مدحِ آں محبوبِ سبحاں در بغل
(مولانا شاہ عبدالقادر قادری بدایونی فقیر علیہ الرحمۃ)

قصیدہ مفرح الارواح

۳۳ از رہِ فقر و فنا گوئی کہ شہ بحر و برم تا بجان و دل گدائے شیخ عبدالقادرم
ہست دایم در طوافِ کعبۂ کویش دلم در رہِ صدق و صفا این ست حجِ اکبرم
چشمِ من تا از ہوائے خلدِ کویش کوثر است آبِ حسرت میخورد رضواں زحوضِ کوثرم
می نہم گریاں رُخِ خود بر درت ہر صبح و شام رحمتے بر روئے گرد آلودۂ چشمِ ترم
چند روزے شد کہ محروم از آں رو گشتہ ام جلوۂ جاں پرورم فرما کہ تا جاں پرورم
اے صبا از من بآں سلطانِ جیلانی بگو سوختم اکنوں بیا بر باد دہ خاکسترم
مُردم از غم الغیاث اے غوثِ اعظم الغیاث وقت آں آمد کہ بنمائی جمالِ انورم
گر نمی بینی کنوں سُویم زعینِ مرحمت جائے آں دارد کہ در دُنیا نہ بینی دیگرم

بے جمالِ جاں فزایت زندگانی مشکل است — رحمتے ورنہ تن و ایں جامہ با ہم میدرم
غرۂ لطفِ تو بودہ کس نیاوردم بچشم — زاں بچشمِ غیرت آوردند محنت بر سرم
ہر چہ بر من کردہ اند آخر ز غیرت کردہ اند — وائے بر من گر کرمہایت نگردد یاورم
نیست یا غوثا بمن جُرم و گناہ از ہیچ رُو — رُو بکش از من کہ بس بیدل خراب و ابترم
کردمے پرواز بر گلزارِ کویت چوں ہزار — چوں پرم سنگِ جفا بشکست اکنوں بے پرم
شد ز تابِ آتشِ غم تن مرا انگشت سان — ہست گوئی خرقۂ ماتم ز حسرت در برم
در تب و تابم شب و روز از عنایت رحمتے — میخورد خونم غم و من ہم بغم خوں میخورم
ماندہ در کنجِ غم از بے التفاتیہائے تو — ہمچو صدیقہ رض بمحنت روزگارے می برم
دارم اُمید آنکہ از بُرجِ سعادت باصفا — گر بود طالع شود طالع ہمایوں اخترم
یکدم اے خضرِ مبارک پے قدم از راہِ لطف — نہ بروئے من چہ شد آخر ہماں خاکِ درم
میکنم ختمِ سخن تا چند گویم حالِ دل — کز نوشتن با قلم در نالہ آمد دفترم
گر گناہے رفتہ باشد توبہ ہا کردم ز سر — عذرِ من بپذیر و نہ از لطف افسر برم

چیست در پیشِ کرمہائے تو جرمِ غوثیؔ
الکرم یا غوث اعظم بالرحم الکرم

(حضرت مولانا شاہ ابو المعالی قادری قدس سرہٗ قطب لاہور ۔ از تحفۂ قادریہ)

کلام الملوک ملوک الکلام

شکر للہ رہنمائے دین و ایماں یافتم — شافعِ روزِ جزا محبوبِ سبحاں یافتم ۳۴
در جمال اُو ماہتاب و در اجلال اُو آفتاب — مظہرِ نورِ اتم منظورِ یزداں یافتم
صد ہزاراں عقدہ از فیضِ نگاہش حل شود — امرِ مشکل بر درش بسیار آساں یافتم
در تجمل کوہِ عظمیٰ در علو چرخِ بریں — عتبۂ والا مکانش ہمچو کیواں یافتم
در شجاعت بے عدیل و در شہامت بے نظیر — یکہ تازہ عرصۂ توحید و عرفاں یافتم
کرد چوں عزمِ وغا با کافراں بر پرچمش — آیۂ نصرٌ من اللہ را نمایاں یافتم
چوں سمندِ سعیٔ اُو در امرِ حق جولاں نمود — مشرق و مغرب بہ پیشش تنگ میداں یافتم
تازہ و تر گشتہ در وصفِ خطِ رخسارِ پاک — خامہ را سر سبز ہمچو شاخِ ریحاں یافتم

گوہرِ مقصد بدامانست عثماں ہر کسے
فیضِ آں بحرِ کرم چوں ابرِ نیساں یافتم

(اعلیٰ حضرت نواب میر عثمان علیخاں بہادر عثماؔن تاجدارِ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ)

نوٹ۔ اس غزل پر حضرت مولوی سید وحید باوشاہ صاحب قادری نے تخمیس کی ہے۔ وہ مخمسات میں ملاحظہ ہو۔

میروم

۳۵ تشنہ لب گریاں سوئے آں بحرِ عرفاں میروم
سرزدہ چوں سیلِ اشکِ خود بافغاں میروم

پا بخار و خار در راہِ فنا بر بوئے او
گشتہ ام دیوانہ و گریاں و خنداں میروم

حاجی بغداد و گیلانم زِ شوقِ خضر تش
گہ سوئے بغداد و گاہے سوئے گیلاں میروم

ہم عرب شد ہم عجم صید تو اے ترکِ عجم
بر اسیرِ خویش رحمے کن کہ حیراں میروم

با دلِ پُر خوں و چشمِ خوں فشاں در راہِ اُو
میروم ایں ساں کہ گوئی در گلستاں میروم

با سگانِ کوئے اُو عقدِ محبت بستہ ام
ہر دم از راہِ فنا سوئے محباں میروم

غوثیؔ آں سروِ قدِ خضرِ مبارک پے کجاست
باشد اُو رہبر کہ سوئے آبِ حیواں میروم

(حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہٗ قطبِ لاہور ۔ تحفۂ قادریہ)

فرمودہ حضرت شیخ نوراللہ سورتی قدس سرہٗ

هاں ز طوفانِ معاصی کشتیِ ما را چہ غم — ناخدا شد غوثِ اعظم شد مدد زد دمبدم ۳۶

در دلم جا کرد از لطفِ خدائے عزوجل — حبِّ محبوبِ الٰہی با خدائے ذوالکرم

باش تا فردائے محشر پیشِ ربّ العالمیں — غوثِ اعظم را بہ بینی با نبیؐ زیرِ علم

غوثِ اعظم غوثِ اعظم جملہ گویند اہلِ حشر — ہم موافق ہم مخالف ہم مشائخ دمبدم

رحمۃ للعالمیں را ظلّ نورِ معنوی — شیخ عبدالقادر آمد اکمل الوجہ اتم

گر نہ بینی در نبوّت مصطفیٰ را ہمقریں — شیخ محی الدیں ندارد ثانی خود نیز ہم

بیشتر بینی کہ می گویم بقولِ اولیاء — مجملاً اوصافِ آں مرآۃِ انوارِ قدم

شیخ احمد بندہ مداحِ آں عالیجناب — ناقل ست او از ابو اسحاق آں کانِ کرم

کاتفاقِ اولیائے مشرق و ہم مغرب ست — آنکہ غوثِ اعظم جیلی رساند آنجا قدم

کز کمالاتِ تصرفہا کہ خاصِ شانِ اوست — گر کسے خواہد بیاں کردن نگردد بیش و کم

نہ فلک اوراق گردد ہفت بحر آید مداد — ہم شجر اقلام و کاتب ہر کرا نطق ست دم

عز و قدرِ حضرتِ سلطان محی الدین پیر — گر رقم گردد ہنوز از عشرِ عشریں ست کم

نازشِ خیل چہ سنجد نازشِ دیں ہم ازوست
ہست محی الدین ما شیخ عظیم و العظم

(حضرت شیخ نوراللہ سورتی قدس سرہٗ ۔ از نورالدارین ۔ الطف قادریہ ۔ گلدستہ کرامات)

دل ربود از من جمالِ شیخ عبدالقادرؓ | این سرِ ما و خیالِ شیخ عبدالقادرؓ
یا رب از عمرے ہمیں دارم تمنائش بدل | کے شود ما را وصالِ شیخ عبدالقادرؓ
خود خدا می داردا زعینِ عنایتہا نظر | ہر زماں در حسنِ حالِ شیخ عبدالقادرؓ
در دو عالم ہست ظاہر بیشتر از آفتاب | ہر زماں وجہِ کمالِ شیخ عبدالقادرؓ
ہست یک آئینہ توحیدِ ذات کردگار | نیست در عالم مثالِ شیخ عبدالقادرؓ

تا ابد آباد باد آں جائے کز روئے نیاز
ہست در وے قیل و قالِ شیخ عبدالقادرؓ

(از رسالۂ مولوی)

—— ۰(۵)۰ ——

منکہ پابوسِ سگِ درگاہِ عبدالقادرمؓ | خاکِ پا پوشِ جنابِ شاہِ عبدالقادرمؓ
گشت گمراہ آنکہ او گردید گم زیں راہِ راست | شکر ایزد را کہ من بر راہِ عبدالقادرمؓ
من چہ غم دارم زبد خواہانِ خود اندر جہاں | بندۂ درگاہِ بے پرواہِ عبدالقادرمؓ
فخرِ من ایں بس کہ در عالم ز صدقِ جان و دل | خادمِ دربارِ عالی جاہِ عبدالقادرمؓ

سرورم من خادمِ عالیجنابِ محی الدین
از نمک خوارانِ شاہنشاہِ عبدالقادرمؓ

(محمد مریدِ محی الدین قادری سرور — از گلدستۂ کرامات)

—— ۰(۶)۰ ——

بلبلِ بستانِ گیلانی منم | طائرِ قندیلِ نورانی منم
اے خوشا قسمت بہ بزمِ عاشقاں | عاشقِ معشوقِ یزدانی منم
شکرِ حق سازم کہ از فضلِ الٰہ | خاکپائے قطبِ ربانی منم
شد مسیحا نورِ چشمِ مصطفےٰ | پاسدارِ نفسِ رحمانی منم

قادریم قادری رنگ منست مظہر تصویرِ رحمانی منم
جلوہ ہا دارم ز نورِ نیریں شاہدِ حسنِ نگہبانی منم
بندۂ غوث الوریٰ باشد منیر
زینتِ اکلیلِ سلطانی منم

(مولوی محمد منیر الدین صاحب قادری فاروقی قاضی پربھنی)

بر تو درود ہم سلام

سبطِ حبیبِ کبریا بر تو درود ہم سلام
راحتِ جانِ مرتضیٰ بر تو درود ہم سلام
رہبرِ جملہ اصفیا ، رأسِ جمیعِ اتقیا
سرورِ جملہ اولیاء بر تو درود ہم سلام
رتبہ تو بلند تر زیرِ قدم نہادہ سر
جملہ ولی و اصفیا بر تو درود ہم سلام
قدرتِ تو محیط ہاست رحمتِ تو بسیط ہاست
بہرِ ہمہ شہ و گدا بر تو درود ہم سلام
آبِ رخِ تو جانفزا لطف تو مایۂ شفا
خاکِ درِ تو کیمیا بر تو درود ہم سلام
بر توبہ حسن خوئے تو ہم بجمالِ روئے تو
ایں دل و جانِ من فدا بر تو درود ہم سلام
مرکز خاص و عامیاں مامنِ جملہ بیکساں
مرجعِ شاہ و بے نوا بر تو درود ہم سلام
من بدرِ تو چوں ایاز بندۂ با ہمہ نیاز
از درِ خود مکن جدا بر تو درود ہم سلام

(ابو الفضل سید محمود قادری بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی)

غوث اعظمؓ

فلک روشن زبامِ غوثِ اعظمؓ　　زمینِ گلشن زکامِ غوثِ اعظمؓ
نگردد چوں دل و جانم فدائیش　　فدا عالم بنامِ غوثِ اعظمؓ
بدوشش پائے ختم المرسلین ست　　زہے اعلیٰ مقامِ غوثِ اعظمؓ
کند ہر ذرّہ را خورشیدِ تاباں　　نگاہِ فیضِ عامِ غوثِ اعظمؓ
بیک دم تا فرازِ عرشِ اعلیٰ　　بوَد ادنےٰ مقامِ غوثِ اعظمؓ
چرا نکند دو عالم احترامش　　کند حق احترامِ غوثِ اعظمؓ
دمد صبحِ سعادت طالباں را　　زفیضِ شمعِ شامِ غوثِ اعظمؓ
بود بر بندہ واجب امتثالش　　پیامِ حق پیامِ غوثِ اعظمؓ
نیاید تا قیامت باز در ہوشش　　کو شد مستِ مدامِ غوثِ اعظمؓ
نگیرم چوں سرِ نعلینِ پاکش　　بدل ہستم غلامِ غوثِ اعظمؓ

اگر عاجزؔ شود بے خود عجب چیست
کہ ہست اُو مستِ جامِ غوثِ اعظمؓ

(مولوی سید غلام دستگیر صاحب نقشبندی عاجزؔ ۔ از نخلۂ گلاب یعنی دیوانِ عاجزؔ)

سلطانِ عاشقان

من آمدم بہ پیش تو سلطانِ عاشقاں ذاتِ تو ہست قبلۂ ایمانِ عاشقاں ۴۲

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

دارم اُمید از کرمِ لعلِ روح بخش مرہم بنہ بسینۂ بریانِ عاشقاں

از ہر طرف بخاکِ درت سر نہادہ ام یک لحظہ گوش نہ تو بر افغانِ عاشقاں

از خنجرِ نگاہِ تو مجروح عالمے شد نطقِ روح بخشِ تو درمانِ عاشقاں

کوئے تو ہست غیرتِ جنّت بصد شرف حُسن و جمالِ روئے تو بستانِ عاشقاں

صابر بخاکِ کوئے تو سر بر نہادہ ام
زاں رو کہ ہست کوئے تو سامانِ عاشقاں

(سر حلقۂ طریقۂ صابریہ حضرت مخدوم علی احمد صابر قدس سرہٗ۔

از دیوان حضرت رضی اللہ عنہ و سیرۃ محبوب)

حضرتِ غوث الثقلین

۴۳ قبلۂ اہلِ صفا حضرتِ غوث الثقلین — دستگیرِ ہمہ جا حضرتِ غوث الثقلین

یک نظر از تو بود در دو جہاں بس مارا — نظرے جانبِ ما حضرتِ غوث الثقلین

کارہائے منِ سرگشتہ بسے بستہ شدہ — رحم کن بازکشا حضرتِ غوث الثقلین

خاکپائے تو بود روشنیٔ اہلِ نظر — دیدہ را بخش ضیا حضرتِ غوث الثقلین

بجنابت کہ تولائی سکانت دارد — بنما راہِ خدا حضرتِ غوث الثقلین

درد مندم ہمہ اسبابِ شفا مفقود ست — کرمِ تست دوا حضرتِ غوث الثقلین

عالمِ تیرہ بغربالِ نظر بیختہ ام — نیست در دہر وفا حضرتِ غوث الثقلین

بے نوا خستہ دلم نیست کسے آنکہ دہد — خستہ را جز تو دوا حضرتِ غوث الثقلین

حضرتِ کعبۂ حاجاتِ ہمہ خلقانست — حاجتم سازروا حضرتِ غوث الثقلین

مردہ دل گشتم و نامِ تو محی الدین ست — مردہ را زندہ نما حضرتِ غوث الثقلین

قطبِ مسکیں بغلامیٔ درت منسوب ست
داغِ مہرش بفزا حضرتِ غوث الثقلین

(حضرت زبدۃ العارفین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ تعالیٰ سرہ۔ از انہار المفاخر، حجۃ البیضا، درالدارین
سیرت محبوب وغیرہ)

۴۴
نیرِ چرخِ وفا حضرتِ غوث الثقلین | گوہرِ بحرِ ضیا حضرتِ غوث الثقلین
مہبطِ نورِ خدا حضرتِ غوث الثقلین | ہادیٔ راہِ ہُدا حضرتِ غوث الثقلین
اثرِ حُبِّ خدا از رُخِ پاکت روشن | ہست محبوبِ خدا حضرتِ غوث الثقلین
حامیٔ دینِ نبیؐ و شرفِ جملہ ولی | دستگیرِ فقرا حضرتِ غوث الثقلین
قدِ بالائے تو از عینِ لطافت گشتہ | سروِ گلزارِ صفا حضرتِ غوث الثقلین
پیشِ خورشیدِ رُخت نیّرِ تاباں بنظر | می نماید چو سُہا حضرتِ غوث الثقلین
بہرِ مقصودِ دلم جنبشِ ابرو کافیست | ناخنِ عقدہ کشا حضرتِ غوث الثقلین
میکند خاکِ درت از پئے دردِ عشاق | اثرِ خاکِ شفا حضرتِ غوث الثقلین
مستفیدست جہاں از برکاتِ ذاتش | منبعِ فیضِ خدا حضرتِ غوث الثقلین
از عنایات و کرم بر منِ مسکیں فرما | نظرِ لطف و عطا حضرتِ غوث الثقلین

ہست بر فرقِ ضیاؔ سایۂ دیوارِ تو
برتر از ظلِّ ہما حضرتِ غوث الثقلین

(منشی عبد الرحیم صاحب قادری ضیاؔ ۔ از مقاماتِ دستگیری)

۴۵
ای شہنشاہِ جہاں حضرتِ غوث الثقلین | سرورِ عرش مکاں حضرتِ غوث الثقلین
مُردہ دل زندہ شدہ از نفسِ اعجازت | ای مسیحائے زماں حضرتِ غوث الثقلین
از وجودِ کرمت خلق مسرّت اندوز | ای سرورِ دل و جاں حضرتِ غوث الثقلین
از کلامش اثرِ وحیٔ الٰہی ظاہر | مرشدِ فیض بیاں حضرتِ غوث الثقلین
راست از قامتِ او گشت نہالِ اسلام | سروِ بُستانِ جناں حضرتِ غوث الثقلین
ملتجی وقتِ مصیبت ہمہ از درگاہت | توئی بے ریب و گماں حضرتِ غوث الثقلین
ہمہ تن زخمِ گناہیم نگاہے فرما | مرہمِ خستہ دلاں حضرتِ غوث الثقلین

ایں دعایم بخدا وقتِ اخیر است ای خلق

ورد باشد بہ زباں حضرتِ غوث الثقلین

(حضرت مولوی سید شاہ محمد صدیق صاحب قادری الحنبلی علیہ الرحمہ ۔ از افکارِ غیب)

۴۶ رہبرِ اصفیا محی الدینؓ سرورِ اولیا محی الدینؓ
از دعایت قدر بدل گردید ای بحکمت قضا محی الدینؓ
استخواں گشت پیکرِ زندہ چوں تو کردی دُعا محی الدینؓ
مردہ را زندہ کردی از دمِ خویش ای مسیحائے ما محی الدینؓ
ابر بارید لیک تر ننمود بزمِ وعظ ترا محی الدینؓ
از وضوئے تو نخلِ خشکیدہ یافت نشو و نما محی الدینؓ
مرد ما نیکہ کا مہا جستند ہمہ کردی روا محی الدینؓ
بکفِ قدرتت بوُد دلہا جگرِ مصطفےٰ محی الدینؓ

از غلامیٔ تو معزز گشت
ایں گنہ گار یا محی الدینؓ

(نواب معز الدولہ بہادر معزز ۔ از دیوان عاجز)

۴۷ غوثِ اعظم قطبِ عالم محی دیں نورِ چشمِ رحمۃ للعالمیں
مظہرِ نورِ خدائے ذوالجلال شاہِ دنیا شاہِ دیں اہلِ یقیں
مشعلِ روشن بعالم جلوہ گر شد از و پُر نور کل روئے زمیں
غیرتِ خورشید رشکِ ماہتاب ماہ پیکر مہ لقا و مہ جبیں
مقتدائے اولیائے محترم پیشوائے محسنیں و متقیں
لُطفِ حق بر زمرۂ خدامِ اوُ رحمۃ اللہ علیہم اجمعیں

از دل و جاں در رہِ صدق و صفا

گشت سرور واصفِ آں شاہِ دیں

(محمد مرید محی الدین قادری سرورؔ ۔ از گلدستۂ کرامات)

اے سراجِ معرفت اے حامئ دینِ متیں　　نورِ چشمِ مصطفیٰ محبوبِ ربّ العالمیں ۴۸
مرتبۂ عالئ تو بالاتر از عرشِ بریں　　ذاتِ پاکت را صفاتِ رحمۃ للعالمیں
مخزنِ اسرارِ غیبی معدنِ علمِ خفی　　واقفِ سرِّ حقایق عالمِ رمزِ مبیں
سالکانِ راہِ عرفاں اقتدائے تو کنند　　حکمِ تو در ہر دو عالم یا امام العارفیں
من سگِ دربارِ تو ام نامِ من زاہد حزیں
یک نگاہِ لطف خواہم یا سراج المتقیں

(جناب مولوی زاہد القادری صاحب ۔ از سیرۃ غوث اعظمؒ)

نامِ نامش شد جہا روشن　　نورِ او گشت جا بجا روشن ۴۹
زلفِ او گشت سورۂ واللیل　　رخِ او مثلِ والضحیٰ روشن
مہرباں سیدے سراپا نور　　شد در اولادِ مرتضےٰ روشن
ذاتِ پاکش یکے ستارۂ دیں　　گشت بر چرخِ اتقیا روشن
آں شہنشاہِ صورت و معنی　　ظلِّ حق سایۂ خدا روشن
محی دیں ہمچو ماہِ چاردہم　　گشت در خیلِ اولیا روشن
شد قدمبوس سرورِ نادار
گشت زاں صورتِ طلا روشن

(محمد مرید محی الدین قادری سرورؔ ۔ از گلدستۂ کرامات)

در قدرتِ قادر چہ نجیب الطرفینی!

۵۰ در قدرتِ قادر چہ نجیب الطرفینی اولادِ علیؓ آلِ رسول الثقلینی
خورشیدِ ہُدیٰ بدرِ دُجیٰ مہرِ شریعت خاتونِ جہاںؓ را بخدا قرۃ عینی
دادی چو تہِ پائے نبیؐ دوشِ معراج بر عرشِ خدا را چہ قِران السعدینی
مقبولِ جہاں سیّد و محبوبِ الٰہی در جنتِ فردوس خوشا زینتِ وزینی
مسجودِ ملایک درت ای سیّد جیلاں یا قبلۂ حاجات بحُرمتِ حرمینی
جدّ پدریِ تو حسنؓ و ز سوئے مادر جدّ تو حسینؓ است خوشا او ست حسینیؓ
عالی حسبی ذی نسبی چوں دُرِ شہوار مشہور بخُلقِ حسنیؓ خوئے حُسینیؓ
در عدل عمرؓ ہستی و در صدق چو صدیقؓ عثماںؓ حیائی چو علیؓ مظہرِ عینی
فیضِ شہِ بغداد کند مشکلے آساں ہاں اے دلِ غم دیدہ چہ در شیون شینی

شہوارؔ عقیدت بجنابِ تو کہ دارد
ہر دم مددے حضرتِ غوث الثقلینیؓ
(حضرت شہوار علیہ الرحمۃ)

بدہ دستِ یقیں ای دل بدستِ شاہِ جیلانی

بدہ دستِ یقیں ای دل بدستِ شاہِ جیلانی　　کہ دستِ اُو بود اندر حقیقت دستِ یزدانی ۵۱

امیرے دستگیرے غوثِ اعظم قطبِ ربانی　　حبیبِ سیدِ عالم زہے محبوبِ سبحانی

نشانِ شانِ بے چونی بیانِ سرِّ مکنونی　　بسیرت مثلِ پیغمبر بصورت مرتضیٰ ثانی

سراپا جلوۂ حسنیؓ تمامی مہرِ تابانی　　کند یعقوبیش گر باشد اینجا ماہِ کنعانی

زپائے پاکِ اُو فخریست دوشِ پاکبازاں را　　حیاتے تازہ بگرفتا ز وے دینِ مسلمانی

شبِ بختِ سیہ را ذرۂ مہرش کند صبحے　　فروزد لمعۂ نورش رخِ شامِ غریبانی

ملایک طرِّقوا گویاں روند اندر رکابِ او　　جلو داری کند اورا خواص النسی و جانی

نیاز اندر جنابِ پاکِ او از قدسیاں باید
کہ آید جبرئیل از بہرِ کار و بابِ دربانی

(حضرت شاہ نیاز احمد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ - از دیوانِ نیاز)

۵۲ ای قطبِ دو عالم توئی غوث الثقلینی ‌ ‌ اولادِ حسن ابن علی آلِ حسینی
از نسبتِ سبطین نجیب الطرفینی ‌ ‌ وز نسلِ شریفین شریف النسبینی
لختِ جگرِ فاطمہ جانِ اسد اللہ ‌ ‌ نورِ بصرِ عنزوہ کُنِ بدر و حنینی
آنی کہ تہِ نقشِ قدم شبِ معراج ‌ ‌ ہمدوشِ کفِ پائے نبیِ الحرمینی
داند کہ بکونین بہائے شرافت را ‌ ‌ چوں دُرج گرانمائیہ دُرجِ حسنینی
نازت ہمہ حکمت و نیازت ہمہ حکمت ‌ ‌ ہم طالب و مطلوبِ خدائے شک و شینی

تسلیم سگِ درگہِ تست ای شہ جیلاں
تو بادشہ مملکتِ عونی و عینی

(شاہ غلام جیلانی بادشاہ قادری تسلیم ۔ گلشن آباد میدک ۔ از دیوان تسلیم)

---

۵۳ تو ئی محبوبِ سبحانی توئی مطلوبِ ربانی ‌ ‌ توئی معشوقِ یزدانی محی الدین جیلانی
بروزِ اسمِ رحمانی ظہورِ نورِ یزدانی ‌ ‌ شہودِ سرِ حقانی نمودِ ذاتِ صمدانی
طلسمِ سرِ انسانی کلیدِ گنجِ عرفانی ‌ ‌ مبین رازِ حقانی امینِ غیبِ ربانی
مقیمِ اوجِ عرفانی بلند پروازِ لاثانی ‌ ‌ کہ بازِ اشہبِ جانی ہمائے عرشِ رحمانی
نقیبِ سرِ لاہوتی خطیبِ رازِ ناسوتی ‌ ‌ ادیبِ شرعِ ربانی طبیبِ روحِ انسانی
بصورت قطبِ ربانی بہ معنی غوثِ صمدانی ‌ ‌ محی الدین عبد القادر الحسنی جیلانی
وجود خود وجودِ مصطفےٰ گفتی سرِ منبر ‌ ‌ بہ شانِ غوث الاعظم آمدی ای شاہِ جیلانی
دلت آئینہ جانت نور و عینت صورتِ جاناں ‌ ‌ جمالِ پاکت آمد مظہرِ ہستی ربانی
علومِ حق بہ پیغمبر علومِ او دلِ حیدر ‌ ‌ علومِ مرتضیٰ را خازن آمد شاہِ جیلانی
غبارِ خاکِ پائیت را کشیدم در دو چشمانم ‌ ‌ دلم صافی شد از گرد و غبارِ آز شیطانی

قدومت بر رقابِ اولیائے ہر زماں قائم
فقد مالک علیٰ رأسی علیٰ روحی علیٰ عینی

(جناب عینی شاہ صاحب قادری چشتی النظامی)

۵۴ زہے عالی نسب ذی رُتبہ شاہے — بدہلیزش سر ہر کج کلاہے
زخُدامِ درِ او ماہ و خورشید — فلک منظر شہ انجم سپاہے
گدایانِ درِ اُو بادشاہاں — ببخشش دو جہاں یک یک گداہے
جنابش قبلۂ اربابِ حاجات — نشد محروم کس زیں بارگاہے
زہے قطبِ معظم غوثِ اعظم — کہ بے حکمش نمی روید گیاہے
خدا را بندۂ محبوب و معشوق — رسول اللہ را نورِ نگاہے
سرانِ اولیا سر بر زمینش — ملایک پشتِ خم در پیش گاہے
چہ می پُرسی دلا از عزّ و جاہش — بعز و جاہ از وے عزّ و جاہے
بدوشش پائے ختم المرسلین ست — کرا از اولیا ایں پایگاہے

چہ گوید عاجزت ای کعبۂ حق
جمالت اولیا را قبلہ گاہے

(مولوی سید غلام دستگیر صاحب نقشبندی)



۵۵ گم کردہ راہم بنمائے راہے — یا شاہِ جیلاں سویم نگاہے
بس بے نوایم بے دست و پایم — سوئے تو آیم با سوز و آہے
چوں کوہ بر سر بارِ گناہم — من ناتوانم مانندِ کاہے
از دستِ گردوں جاں برلب آمد — جز تو ندارم دیگر پناہے
تو دستگیرِ درماندگانی — از حق تو داری خوش دستگاہے
کانِ ولایت بحرِ کرامت — مشہورِ عالم چوں مہر و ماہے
دارم چہ خوفِ روزِ قیامت — گر چوں تو دارم من عذر خواہے
محبوبِ سبحاں معشوقِ یزداں — مقبولِ یزداں بے اشتباہے

عاجز گدایت پیش کہ نالد

محروم سازد گر چوں تو شاہے

(مولوی سید غلام دستگیر صاحب نقشبندی - از دیوان عاجز)

توئی

۵۶ پیرِ پیراں میرِ میراں یا شہ جیلاں توئی | اُنسِ جانِ قدسیاں و غوثِ انس و جاں توئی
سر توئی سرور توئی سر را سر و ساماں توئی | جاں توئی جاناں توئی جاں را قرارِ جاں توئی
ظلِّ ذاتِ کبریا و عکسِ حُسنِ مصطفےٰ | مصطفیٰ خورشید و آں خورشید را لمعاں توئی
من رانی قد رای الحق گر بگوئی می سزد | زانکہ ماہِ طیبہ را آئینۂ تاباں توئی
آنکہ گویند اولیا را ہست قدرت از الٰہ | باز گردانند تیر از نیم راہ اینساں توئی
شرع از روئیت چکد عرفاں ز پہلویت دمد | ہم بہارِ ایں گل و ہم ابرِ آں باراں توئی
ہم توئی قطبِ جنوب و ہم توئی قطبِ شمال | نے غلط کردم محیطِ عالمِ عرفاں توئی
مصطفےٰ سرکارِ عالیجاہ و در سرکارِ او | ناظمِ ذوالقدر و بالادست و والاشاں توئی
اقتدارِ کن مکن حق مصطفےٰ را دادہ است | زیرِ تختِ مصطفےٰ بر کرسئ دیواں توئی
ہم خلیلِ خوانِ رزق و ہم ذبیحِ تیغِ عشق | نوحِ کشتئ غریباں خضرِ گمراہاں توئی
موسئ طورِ جلال و عیسئ چرخِ کمال | یوسفِ مصرِ جمال ایوبِ صبرستاں توئی
تاجِ صدیقی بسر شاہِ جہاں آراستی | تیغِ فاروقی بقبضہ داورِ کیہاں توئی
ہم دو نورِ جان و تن داری و ہم سیف و علم | ہم تو ذوالنورینی و ہم حیدرِ دوراں توئی
آنکہ پایش بر رقابِ اولیاءِ عالم است | و آنکہ ایں فرمود حق فرمود باللہ آں توئی
بہرِ پابیت خواجۂ ہند آں شہِ کیواں جناب | بل علےٰ عینی و راسی گوید آں خاقاں توئی
رو متاب از نامراداں چوں مایۂ غفراں توئی | آیۂ رحمت توئی آئینۂ رحماں توئی
کشتئ امت بموجے کالجبال افتادہ است | من سرت گردم بیا چوں نوحِ ایں طوفاں توئی
باد ریزد موج موج و موج خیزد فوج فوج | بر سرِ وقتِ غریباں رس چو کشتی باں توئی

ساد گیم بیں کہ می جویم ز تو درمان درد — درد کو درماں کجا ہم ایں توئی ہم آں توئی
حاش للہ تنگ گردد جاہت از ہیچو منے — یا عمیم الجود بس با وسعت داماں توئی
سخت ناکس مردکے ام گر نہ رقصم شاد شاد — چوں شنیدم ہم رطب و اشطے و غنی گویاں توئی
کوہ من کاہ ست اگر دستے دہی وقت حساب — کاہ من کوہست اگر بر پلہ میزاں توئی
بر سر خوان کرم محروم نگزارند سگ — من سگ و ابرار مہماناں و صاحب خواں توئی

قادری بودن رضا را مفت باغ خلد داد
من نمیگفتم کہ آقا مایۂ غفراں توئی

(مولانا حاجی احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔ از حدائق بخشش)

مددے

۵۷ غوث اعظم من بے سر و ساماں مددے — قبلۂ جاں مددے کعبۂ ایماں مددے
مہبط فیض اید گوشۂ چشم کرمے — مظہر سر ازل واقف پنہاں مددے
گشتہ ام برگ خزاں دیدۂ آشوب جہاں — اے بہار کرم گلشن احساں مددے
ذرہ ام چند طپید در شب ظلمت بے نور — صبح رحمت کرمے مہر درخشاں مددے
ما گدائیم تو سلطان دو عالم ہستی — از تو داریم طمع پادشہ جیلاں مددے
خاک بغداد بود سرمۂ بینائی من — دیدہ ام را چہ کند کحل صفاہاں مددے

انتظار کرم تست دل عاصی را
ای خدا جوئے و خدا بین و خدا داں مددے

(جناب عاصی مرحوم)

۵۸ مرجع عالم و ملجائے غریباں مددے — دستگیر دو جہاں مرشد پیراں مددے
از مئے صحبت اصحاب ہدا تشنہ لبیم — ساقی بزم خدا دانی عرفاں مددے

آہ از دولتِ کونینِ بافلاسِ درم — قاسمِ گنجِ شہنشاہِ رسولاں مددے
مفلسیم آمدہ پیشِ تو بدریوزہ گری — غمگسارِ شبِ دیجورِ گدایاں مددے
گرچہ بدحال و خرابم ز مریدانِ توام — مونسِ نازکیٔ وقتِ مریداں مددے
ثقلِ اوزارِ الم پشت و فوادم بشکست — یارِ زوئے خستہ دلاں زورِ ضعیفاں مددے
راہِ پُرخوف و خطر توشہ نیرم مفقود — اے کفیلِ سفرِ فاقدِ ساماں مددے
منِ بے دل بسرِ کوئے تو افتادہ زپا — ہمتِ شیر دلاں مردئ مرداں مددے
غوث و مولا و فقیر خواجہ و مخدوم غریب — شیخ و درویش ولی سیّد و سلطاں مددے
افتقارم بجہاں سوئے جنابت کافیست — اے کسِ بیکسیٔ فقرِ فقیراں مددے

از سیہ بختیِ خود گشتہ سیہ کار ظہور
غازۂ تیرگیٔ چہرہ سیاہاں مددے

(جناب مولوی ظہور حسین صاحب بٹالوی مرحوم ظہور)

---

۵۹ شاہِ جیلاں منِ زار و پریشاں مددے — نورِ عینینِ نبیؐ سیّد و سلطاں مددے
حاضرم بر درِ پاکِ تو بصد رنج و الم — دستگیرا منِ بے سر و ساماں مددے
بامیدیکہ بہ بغداد زہند آمدہ ام — مشکلم سہل کن و بر منِ حیراں مددے
بر دلِ مردۂ من یک نظرِ لطف بکن — اے مسیحائے زماں عیسئ دوراں مددے
بر درِ پاکِ تو داریم سرِ عجز و نیاز — پیرِ پیرانِ جہاں مرشدِ پاکاں مددے
ما غریبیم و غریب الوطنیم اے آقا — چشمِ رحمت بکشا سوئے غریباں مددے
شبِ تاریک و رہِ تنگ و منِ بے چارہ — اندریں حالِ زبوں اے مہِ تاباں مددے
ہندی و سندھی و ترکی بدرت عرض گزار — اے شہنشاہ تو از زندۂ میہماں مددے
حالِ دل را چہ کنم عرض کہ خود بر تو عیاں — بچنیں خستگئ جانِ پُرارماں مددے
طالبِ معرفتم قلبِ مرا روشن کن — اے شہِ کشورِ دیں صاحبِ عرفاں مددے

اشرفی آمدہ درحالتِ پیری بدرت
دستگیری بکن اے حامیٔ پیراں مددے

(مولوی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی سجادہ نشین حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ
روح آباد ۔ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد ۔ از تحایف اشرفی)



دستگیرِ دو جہاں غوثِ غریباں مددے — شاہِ شاہاں مددے ہادیِ دوراں مددے ۶۰
از دمِ روزِ ازل بستہ ام احرام درت — کعبۂ جاں مددے شاہدِ یزداں مددے
ظلمتِ بخت سیاہ کرد سیاہ روز مرا — مہرِ ایقاں مددے اے مہِ عرفاں مددے
فصلِ گل رفت و لے غنچۂ خاطر نشگفت — اے بہارِ چمنِ گلشنِ گیلاں مددے
تابکے خارِ فراقِ تو کند سینہ فگار — بلبلِ باغِ توام اے گلِ خنداں مددے
لایقِ دار نیم ہمدمِ منصور نیم — عاشقِ زارِ توام اے شہِ خوباں مددے

تشنۂ جامِ زلالِ لبِ لعلِ تو یقین
جاں بلب آمدہ اے ساقیٔ جیلاں مددے

(جناب شاہ محمد علیم اللہ صاحب یقیں ۔ از سلطان الاذکار)



زہے عالی جنابِ حضرتِ محبوبِ سبحانی — ظہورِ رحمتِ حق فیضِ مطلق قطبِ ربانی ۶۱
جگر بندِ علیؓ و لختِ قلبِ حضرتِ زہراؓ — چراغِ خانۂ حسنینؓ نورِ شمسِ امکانی
برفعت از فلک برتر بہ عصمت از ملک خوشتر — بظاہر صورتِ انساں بہ باطن نورِ یزدانی
اگر از گوشۂ چشمے بخاکِ تیرہ بیند — ز تاثیرِ نگاہش گرد آں ہمچو زرِ کانی
اگر خاکِ نعالِ او رسد در دیدۂ اعمیٰ — شود روشن دو چشمانش برنگِ مہرِ تابانی
انیسِ خاطرِ ہر غم امیرِ قبلۂ عالم — شہِ میراں محی الدین مغیثِ انسی و جانی

دلِ مخمورِ اشرفؔ ایں رجا دارد ز بزمِ او

کہ جامے از مئے باقی کنند از لطف ارزانی

(حضرت سید شاہ محمد احسن اشرف قادری سہروردی الہ آبادی۔ از مثنوی احسن فیض)

۶۲
مددے صدرِ سلطانی مددے قطب گیلانی ۔ مددے فخرِ انسانی مددے شاہِ جیلانی
مددے کعبۂ ایقاں مددے قبلۂ ارکاں ۔ مددے منبعِ ایقاں مددے بحرِ عرفانی
خوشا محبوبِ ربانی خوشا مطلوبِ رحمانی ۔ خوشا محبوبِ سبحانی خوشا فرخندہ جانانی
زہے سردفترِ خوباں زہے سررشتۂ احساں ۔ زہے سرچشمۂ فیضاں زہے سرمایۂ رحمانی
زہے موصولِ وصلِ حق زہے مفضولِ فضلِ حق ۔ زہے مشغولِ شغلِ حق زہے مقبولِ حقانی
توئی مشکل کشائے ما توئی حاجت روائے ما ۔ توئی رحمت کرہائے ما توئی مفتاحِ فیضانی
توئی سدِ پناہِ ما توئی مدِ نگاہِ ما ۔ توئی ردِ گناہِ ما توئی مصباحِ احسانی

توئی علم الیقینِ ما توئی حصنِ حصینِ ما
توئی حبل المتینِ ما توئی غمخوارِ انسانی

(جناب شاہ محمد علیم اللہ صاحب یقیںؔ ۔ از سلطان الاذکار)

۶۳
محبوبِ نبیؐ و یزدانی عبدالقادر جیلانیؒ ۔ عالم جسم و تو جانی عبدالقادر جیلانیؒ
شمعِ بزمِ روحانی عبدالقادر جیلانیؒ ۔ نورِ شمعِ وحدانی عبدالقادر جیلانیؒ
زیرِ نگینت خلق و جہاں تابعِ حکمت انس و جاں ۔ واللہ باللہ سلطانی عبدالقادر جیلانیؒ
نیکم یا بد کردارم نسبت با تو میدارم ۔ شاہنشاہِ جیلانی عبدالقادر جیلانیؒ
غوث الاعظم امدادے بر من مسکیں کن نظرے ۔ حالِ درونم میدانی عبدالقادر جیلانیؒ
وارد نامت وردِ زباں غوث و قطب و انس و جاں ۔ عبدالقادر جیلانی عبدالقادر جیلانیؒ
نورِ ذاتِ سبحانی سبطِ علیؓ و حسنؓ و نبیؐ ۔ نور بشکلِ انسانی عبدالقادر جیلانیؒ

ظلمتِ عصیاں کرد سیاہ بر دل فضلت افگن شاہ

(جناب مولوی محمد عبدالمقتدر صاحب صدیقی قادری فضل سابق مددگار پروفیسر جامعہ عثمانیہ)

پرتوِ قلبِ نورانی عبدالقادر جیلانیؓ

٦٤ گویم ہر دم میدانی عبدالقادر جیلانیؓ — عبدالقادر جیلانیؓ عبدالقادر جیلانیؓ
اوجِ علائے عرفانی عبدالقادر جیلانیؓ — مہرِ منیرِ ایقانی عبدالقادر جیلانیؓ
جامِ رحیقِ ربانی عبدالقادر جیلانیؓ — شمعِ جمالِ سبحانی عبدالقادر جیلانیؓ
حاکمِ ملکِ یزدانی عبدالقادر جیلانیؓ — نقشِ نگینِ ایمانی عبدالقادر جیلانیؓ
شیئاً للہ شیئاً للہ شیئاً للہ شیئاً للہ — صاحبِ جود ولاثانی عبدالقادر جیلانیؓ
لحنِ زبورِ توریتی روحِ روانِ انجیلی — حسنِ بیانِ قرآنی عبدالقادر جیلانیؓ
نورِ وجہِ تخلیقی مایۂ علمِ تحقیقی — شاہدِ بزمِ روحانی عبدالقادر جیلانیؓ
زیرِ قدومت اہلِ ولا زیرِ نگینت ملکِ خدا — مایۂ نازِ سلطانی عبدالقادر جیلانیؓ
کاشفِ رازِ سرِ خفی فضلِ علیؓ و لطفِ نبیؐ — مظہرِ نفسِ رحمانی عبدالقادر جیلانیؓ

قاضیِ عاجز عرض کند صورتِ سائل ہیں کہ ہمہ
بر درِ والا پیشانی عبدالقادر جیلانیؓ

(جناب محمد منیر الدین صاحب فاروقی قادری قاضی پربھنی)

تذکرۂ محبوب

٦٥ زبسم اللہ کنم آغازِ مدحِ شاہِ جیلانیؓ — کہ بر قدش درست آمد لباسِ اعظم الثانی
زہے غوثے کہ غوثیت مدام او را مسلم شد — زہے قطبے کہ قطبیت مر او را ہست ارزانی
بتو ظاہر شود آنگہ کہ کنیت دارد آنحضرت — اگر لفظِ ابو را با محمد متصل خوانی
ابو صالح صلاح آثار نامِ والدش آمد — بعصمت فاطمہ امش کہ بودہ مریمِ ثانی

خطابِ اُو محی الدین و عبدالقادر اسمِ او　شده قادر با حیا کردنِ دینِ مسلمانی
سیادت از ابا بین است اُو را در نسب نامه　حسنؓ از جانبِ والد حسینؓ از جانبِ ثانی
ز قاضی بوسعیدؒ آمد مبارک خرقه اش در بر　که مخزومیؒ مبارک خواند خلقش در سخندانی
ازاں کشف و کراماتے که دارد آں شهِ جیلاں　نه در تحریر می گنجد نه در تقریرِ انسانی
دراں حینیکه از صلبِ پدر شد منتقل آں شه　بسنِ شصت ساله مادرِ اُو داشت حیرانی
بوقتِ ناامیدی مادرش را شد امید از وے　چنیں خارق طفیلِ اُو بود از فضلِ سبحانی
هماں دُرِّ یتیم اندر جهاں بگذاشت بعد از خود　ابوصالح دراں حینیکه رفت از عالمِ فانی
در ایامِ صیامِ فرضِ امش گفت در طفلی　نخورده شیرِ من هرگز بروزِ آں مونسِ جانی
هلالِ ماهِ صوم از ابر شد یکبار پوشیده　ز امش آشکارا گشت حالِ ماهِ پنهانی
که گفت امروز فرزندم نخورده شیرِ من هرگز　که اوّل روز بود از روزه هائے فرضِ یزدانی
ز نذرِ هدیه پیشش هر که می آورد بگرفتے　عطا بر حاضراں کردے برسمِ نذرِ مهمانی
شدے همدم بدرویشاں تواضع با همه کردے　نمی برخواستے هرگز بدنیا دارِ نفسانی
در ایامِ صبی خود نقل کرد آں شاهِ حق گویاں　به خورداں خواستم بازی کنم از راهِ نادانی
مرا از عالمِ غیب ایں ندا آمد بیا سویم　مبارک گفت مادر در حقِ من شاهِ جیلانی
ز ترسِ ایں ندا اکثر جدا می ماندم از مادر　که بود از استماعش بر دلم صد گونه حیرانی
بخلوت ایں ندا اکنوں مرا در گوش می آید　بحمدالله که ممنونم ز فیضِ فضلِ منّانی
ازاں مردم چو پرسیدند کے معلوم گردانی　که هستی اولیاء حق جوابے داد حقّانی
که من ده ساله بودم جانبِ مکتب رواں گشته　ملائک گردِ من بودند با هم در سخن رانی
چو در مکتب ملائک افسحوا خواندند در شانم　بدانستم و لیکن من ز جودِ فضلِ سبحانی
بروزے در کنارِ دایه در وقتِ طفولیت　یکایک بر هوا رفت و بزد کوسِ مسلمانی
بدید او را چو دایه مثلِ سیمابے که میگردد　به نزدِ آفتاب افسوس میخورد از پشیمانی
بفضلِ حق هماں دم در کنارِ دایه باز آمد　دراں دم زاں کرامت شاد گشته چشمِ نورانی

در ایام بلوغش داد روزے یاد آں قصہ — کہ اکنوں ہم چناں حالت تو میگردد ارزانی
تبسم کرد آنحضرت جوابش داد کاے دار — ہماں حالست پیش از پیش اما اینقدر دانی
بہ طفلی از ضعیفی تاب آں حالت نمی بردم — ہزاراں مثل آنحالت کنوں میگردد ارزانی
نگاہے رفت آنحضرت بروز عرفہ در منزل — رواں شد در پے گاوے کند تا دانہ افشانی
بگرداند رو آں گاو و گفت ای شہ زمن بشنو — نہ مخلوقے بایں کار و نہ امرت کرد ربانی
بگفت آں شہ شنیدم چوں ز گاو آں حرف برجستہ — نگردیدم بسوئے بام خود از لطف یزدانی
بدیدم حاجیاں آنجا کہ در عرفات استادہ — بمادر آمدہ گفتم مرا در کار حق مانی
اجازت جانب بغداد دہ تا من روم آنجا — بہ بینم مردم صالح بخوانم علم عرفانی
زمن پرسید مادر علت رفتن چہ پیش آمد — بگفتم آنچہ گاوم گفتہ بود از لطف ربانی
شتاباں مادرم آورد چہل دینار در پیشم — بدلقم دوخت در زیر بغل گفتا کہ بستانی
بر اذن سفر دادم ترا لیکن بایں شرطے — کہ دایم راست گو باشی بہر جائیکہ می مانی
چو با او عہد بستم دعائے کرد و تعلیم — پس آنگہ داد رخصت تا رواں گشتم بآسانی
رواں یک قافلہ دیدم سوئے بغداد در دم کم — چو بگذشتیم ہمراہی شاں از شہر جیلانی
سوارہ شصت گرد آمد بگرد قافلہ ناگہ — یکے پرسید از من کاے چہ داری کن تو پنہانی
چہل دینار دارم گفتمش در دلق خود پنہاں — باستہزاء گمانم برد و بگذشت او ز شیطانی
پس از وے دیگرے آمد جوابش گفتم — بہ پیش مہتر خود قصہ ام گفت اول و ثانی
مرا آں مہتر دزداں بخواند آخر بہ پیش خود — زمن پرسید القصہ بگفتم اول و ثانی
چہل دینار دلقم را برآوردند پیش او — بمن گفت ای چرا خود کشف کردی سر پنہانی
بگفتم عہد من بر راستی چوں بود با مادر — نہ گفتم جز بحق گوئی ز جان و مال رخوانی
چو بشنید ایں سخن از من بسے بگریست آں مہتر — بجوئے اشک حسرت غرق شد بعد از پشیمانی
بگفتا ای وائے گر اینست فرماں داری مادر — چہ باشد حال من آخر کہ دورم ز امر ربانی
ز بے فرمانی حق آنکہ بر من رفت از غفلت — کنوں زانم بدہ توبہ توئی چوں ہادی آنی

آخر مهتر ذ زوال چو تائب شد بقوم خود — بداد احوال مردم را بسجده سود پیشانی
به پیش از اویس و تا بپایش قوم گردیدم — چنین گفته شه شاهان ز فیض فضل سبحانی
عزیزی بود در بغداد کا ترا غوث گفتندی — بخواب اندر بدید او جلوهٔ آن شاه جیلانی
که او بر منبر بغداد استاد است و میگوید — قدم منسوب خود کرده علیٰ رقبه که میدانی
بآن حسن و ادب کنیت بآن محیی که او کرده — میانِ اولیا و اصفیاء اش امر سلطانی
نود سالی حیاتش بود تفصیلش ز من بشنو — به هیجده سالش از جیلان به بغداد آمده دانی
پی تحصیل علمی هفت سال اندر شمار آمد — به بست و پنج سالش انقطاع از خلق ربانی
چهل ساله به دعوت سوی حق خواندن خلایق را — حساب عمر ایشان بود من گفتم باسانی
بسال پانصد و شصت و یک شاه همه شاهان — روان سوی جنان گشت و گذشت از عالم فانی
نه چون او صاحب تجرید در عالم کسی باشد — نه مثل او کسی پیدا قریب قرب ربانی
کمالاتش ز حد بیرون خوارق از شمار افزون — بعلم و حلم و صوفیش چو او پیدا نشد ثانی
چه جای آنکه در مدحش زبان من سخن راند — چو یک حرفی بصد تکلیف گوید در سخن رانی
چو حرفی بیش ازین نتوانم اندر مدح او گفتن — بگویم گو توانم گفت اخلاقیکه میدانی
طفیل خاص اخلاصی که قطب الدین کاکی را — بآن درگاه والا دستگاه شاه جیلانی
توئی شاه همه شاهان همه شاهان گدائی تو — گدایان جهان از دست تو یابند سلطانی
بعرفان عارف حقی بسری سر سر الله — بمیری میر میدانی به پیری پیر پیرانی
مشایخ را ز شان تو نشان فیض بخش آمد — نشان شان تو در شان بودن محیی اعظم الشانی
توئی مطلوب اهل الله توئی مقصود هر آگاه — توئی هادی هر گمراه توئی محبوب سبحانی
گدائی درگه عالیست شاها آمده کاکی — به بخشش اورا سرافرازی ز اسرار خدادانی
به کامش کامران گردان خداوند الفیض خود — ز روح پر فتوح فیضهایش دار ارزانی
در آن مجلس که این ابیات مدح شاه جیلان را — بخواند هر که برکاتش رسد از لطف یزدانی
بمدحت تا سخن رانم مدد یا شاه جیلانی — مدد یا غوث انس و جن مدد یا قطب ربانی

(قدوة المحققین حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی رضی الله تعالیٰ عنه — از تحفه حنفیه)

غوثِ اعظم دلیلِ راہِ یقیں
بالیقیں رہبرِ اکابرِ دیں

متفرقات

مسدس۔ مخمس۔ رباعیاں۔ مثنویاں۔ قطعے

مؤلفہ

ابوالفضل سید محمود بی۔ اے۔ ایل ایل بی
(عثمانیہ)

مہرِ گردونِ ولایت کز ضمیرِ روشنش
ہر سحر خورشیدِ رخشاں میکند نور اقتباس
بحرِ عرفاں را گہر برجِ حقایق را قمر
تختِ دیں را بادشہ قصرِ ولایت را اساس

(از سلطان الاذکار)

مخمس بر قصیدۂ مفرح الارواح حضرت شاہ ابوالمعالی قدس سرہٗ

خوب جست آمد قبائے فخر و عزت در برم
تاج جاہ و حشمت و مکنت چہ زیبد بر سرم
شوکت ملک سلیمانی نہ از جو می خرم
از رہِ فقر و فنا گوئی شرِ بحر و برم
تا بجان و دل گدائے شیخ عبد القادرم

با جمالِ پاک اُو از دین و دنیا شاغلم
ناقصم بے شک ولے در راہِ عشقش کاملم
بالیقیں وایند یارانِ طریق محملم
ہست دایم در طواف کعبۂ کویش دلم
در رہِ صدق و صفا این ست حج اکبرم

جانِ من تا از زلال آبِ جویش کوثر است
قلبِ من تا از خیالِ میل سویش کوثر است
سینہ ام تا از صفائے آبِ خویش کوثر است
چشمِ من تا از ہوائے خلد کویش کوثر است
آبِ حسرت میخورد رضواں ز حوضِ کوثرم

اے فتادہ بر درت ہر عاجز و بیکس مدام
مدین فیض و نوالت مرجع ہر خاص و عام
گشتہ ام بیمار و لاچار آخرای غوثِ عظام
می نہم گریاں رُخ خود بر درت ہر صبح و شام
رحمتے بر روئے گرد آلودہ چشمِ ترم

پائے بندم الغیاث ای شاہِ عالم الغیاث
دردمندم الغیاث اے نورِ انجم الغیاث
مستمندم الغیاث ای نورِ اکرم الغیاث
مُردم از غم الغیاث اے غوثِ اعظم الغیاث
وقت آں آمد کہ بنمائی جمال انورم

جز سیہ بختی نمیدارم بدنیا منزلت
موبمو غرقم بگرداب بلا و مسکنت
ایستادہ بر درت اے شاہِ عالی مرتبت
چوں نمی بینی کنوں سُویم ز عین مرحمت

جائے آں دارکہ در دنیا نہ بینی دیگرم

بے عطایت حاصل امن و امانی مشکلست　　بے نگاہِ تو امانِ دو جہانی مشکلست
بے لقایت فتحِ گنجِ جاودانی مشکلست　　بے جمالِ جاں فزایت زندگانی مشکلست

رحمتے ورنہ تن و ایں جامہ با ہم میدرم

زیر ہر مُو از تنم تیر شد اندکردہ زخم　　گردشِ ایام با من سازشے دارد چو خصم
ہر کرا محبوب دارم پیش می آید بخشم　　غرۂ لطفِ تو بودہ کس نیاوردم بچشم

زاں بچشمِ غیرت آوردند محنت بر سرم

باطنم را سر بسر میدانِ سیرت کردہ اند　　ظاہرم در بندشش زندانِ غیرت کردہ اند
مرغِ جانم را اسیرِ دامِ حیرت کردہ اند　　ہر چہ بر من کردہ اند آخر ز غیرت کردہ اند

وائے بر من گر کرم ہایت نگردد یاورم

بارِ عشقت میکشم اے شاہدِ فرخندہ خو　　غیرِ شوقِ ذاتِ پاکِ تو ندارم جستجو
گرچہ پُر جرم و خطا ام لیک پیشِ لطفِ تو　　نیست یا غوثا بمن جرم و گناہ از ہیچ رُو

رو مکش از من کہ بس بیدل خراب و ابترم

مثلِ بلبل خارج از بستان فتادم بیقرار　　از نگوں ساریِ بختِ خود بنالم زار زار
یک نظر فرما بایں مہجورِ اے عالی تبار　　کردمے پرواز بر گلزارِ کویت چوں ہزار

چوں پرم سنگِ جفا بشکست اکنوں چوں پرم

از جدائی فعلِ بد طینِ دلم شد خستہ ساں　　خوبیٔ قسمت نماید جز عملم زشت ساں
ہر دو چشم انتظارِ فضل و لطفت شستہ ساں　　شد ز تابِ آتشِ غم تن مرا انگشت ساں

ہست گوئی خرقۂ ماتم ز حسرت در برم

میکشم از جبرِ دوراں بارِ رنج و محنتے　　بس ضعیفم ایں کشاکش را ندارم ہمتے
در نظر آید ز ہر سُو تارِ درد و زحمتے　　در تب و تابم شب و روز از عنایت رحمتے

میخورد خونم غم و من ہم بغم خوں میخورم

نذر عقیدت حصہ دوم

مخمس

آہ و نالہ میکنم بے التفاتیہائے تو می برم صد ہم و غم بے التفاتیہائے تو
خوردہ ام تیر الم بے التفاتیہائے تو ماندہ ام در کنج غم بے التفاتیہائے تو
ہمچو صدیقہ بمحنت روزگارے می برم

گرچہ بد فالی بختم روز و شب آرد بلا گشتہ ام ہرچند در راہِ شقاوت مقتدا
بر نوازشہائے عالی ایک اے مہر عطا دارم امید آنکہ از برج سعادت باصفا
گر بود طالع شود طالع ہمایوں اخترم

فضل فرما فضل فرما دمبدم از راہ لطف دور دار از زشتئ عالم بار غم از راہ لطف
چونکہ داری بر منِ عاجز کرم از راہ لطف یکدم اے خضرِ مبارک پے قدم از راہ لطف
نہ بروئے من چہ شد آخر ہماں خاکِ درم

بودمے با فضل تو در دین و دنیا بے خطر ہرکس از اعدائے من میماند ہر دم پرحذر
از چہ باشد حضر تا حالِ مرا رنگ دگر گر گناہے رفتہ باشد توبہ ہا کردم ز سر
عذرِ من بپذیر ونہ از لطف افسر بر سرم

ہر زماں دارم زباں در وائے و ویلا مشتغل ہر دم از افعال بد روئے فوادم منفعل
ماندہ ام در رنج و کلفت ہمچو خر در آب و گل میکنم ختم سخن تا چند گویم حالِ دل
کز نوشتن با قلم و ز نالہ آمد دفترم

ایں منم بیت فلاکت ہا تو گنج رحمتی ہیں منم نارِ شقاوت ہا تو بحر رحمتی
اے شہا مثلِ خطا ہائے ظہور زحمتی چیست در پیشِ کرمہائے تو جرم غربتی
الکرم یا غوثِ اعظم بالترحم الکرم

(مولوی ظہور حسین صاحب قادری ظہور کیاوی)

مخمس بر غزل اعلیحضرت نواب میر عثمان علیخان بہادر بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

۲ مرحبا صلِّ علیٰ من شاہِ شاہاں یافتم　　　بارک اللہ وارثِ ملکِ سلیماں یافتم
حبذا ہادیٔ خضر و پیرِ پیراں یافتم　　　شکر للہ رہنمائے دین و ایماں یافتم
شافعِ روزِ جزا محبوبِ سبحاں یافتم

انبیا را در صفاتِ اُو ثنا خواں یافتم　　　اولیا را سر بپایش کردہ نازاں یافتم
اتقیا را از زلالش زلّہ خواراں یافتم　　　شکر للہ رہنمائے دین و ایماں یافتم
شافعِ روزِ جزا محبوبِ سبحاں یافتم

ہر دو عالم را ز لطفش زیرِ احساں یافتم　　　بدل و قطب و غوث و فروش زیرِ فرماں یافتم
در رجال اللہ صدرِ بزمِ امکاں یافتم　　　شکر للہ رہنمائے دین و ایماں یافتم
شافعِ روزِ جزا محبوبِ سبحاں یافتم

شانِ جدت فیض بخشی بر تو تاباں یافتم　　　دو جہاں را از دل و جاں بر تو قرباں یافتم
ابنِ موسیٰ را من از مشکل کشایاں یافتم　　　شکر للہ رہنمائے دین و ایماں یافتم
شافعِ روزِ جزا محبوبِ سبحاں یافتم

در فعالِ اُو باصواب و در ظلالِ اُو چو سحاب　　　در جدالِ اُو کامیاب و در مجالِ اُو فتحیاب
در شالِ اُو لاجواب و در وصالِ اُو بے حجاب　　　در جمالِ اُو ماہتاب و در جلالِ اُو آفتاب
مظہرِ نورِ اتم منظورِ یزداں یافتم

در محاسن سیدی طوبیٰ لہ حسن المآب　　　بے خیال و بیگمان و بے سوال و بے جواب
در کمالش دم مزن واللہ اعلم بالصواب　　　در جمالِ اُو ماہتاب و در جلالِ اُو آفتاب
مظہرِ نورِ اتم منظورِ یزداں یافتم

اسپِ میدانِ وغایش از ہمہ اوّل شود　　　تا قصے باشد ولے از یک نظر اکمل شود

چیست دشواری کہ پیشِ وے نہ او آسان شود　　صد ہزاراں عقدہ از فیضِ نگاہش حل شود
امرِ مشکل بر درش بسیار آساں یافتم

بارگاہش جنتِ الماویٰ و اُو سدرہ نشیں　　پاسبانش ہمچو رضواں یا کہ چوں روح الامیں
شد مکانش جائے حیرت لامکاں را اُو مکیں　　در تجمل کوہِ عظمے در علو چرخِ بریں
عتبۂ والا مکانش ہمچو کیواں یافتم

در جماعت اُو جلیل و در امامت او جلیٰ　　در ہدایت چوں خلیل و در حمایت او شیر
در عنایت بے مثیل و در اعانت او قدیر　　در شجاعت بے عدیل و در شہامت بے نظیر
یکہ تازِ عرصۂ توحید و عرفاں یافتم

چوں دمِ عیسیٰ بود در جاں نوازی ہا دمش　　زندۂ جاوید کردہ دینِ جدِّ اکرمش
محیِ دیں گویاں شدہ ممنونِ احساں عالمش　　کرد چوں عزمِ وغا با کافراں بر پرچمش
آیۂ نصرٌ من اللہ را نمایاں یافتم

عالمے خوانند کلبِ آستاں را ضیغمش　　آب گردد زہرۂ ضرغام پیشِ آدمش
فتح و نصرت در معارک ہم رکابِ ادہمش　　کرد چوں عزمِ وغا با کافراں بر پرچمش
آیۂ نصرٌ من اللہ را نمایاں یافتم

ہست سیفش بے نیام و قوس او زہ ہمدمش　　تیرِ اُو شد بر سرِ سوفار و صائب ہر دمش
نیزۂ او راست است و زیں زدہ ہم ادہمش　　کرد چوں عزمِ وغا با کافراں بر پرچمش
آیۂ نصرٌ من اللہ را نمایاں یافتم

کرد چوں تعمیلِ فرمانِ خدا از بہرِ جود　　شہسوارِ گردنِ ہر ہر ولی لاریب بود
شرقی و غربی سرِ تسلیم خود بر خاک سود　　چوں سمندِ سعیِ اُو در امرِ حق جولاں نمود
مشرق و مغرب بہ پیشش تنگ میداں یافتم

داشت دایم در سکوں حالِ زبون و تن بخاک　　چہرہ زرد و خشک لب وز کزلکِ غم سینہ چاک
ناگہاں از سر قدم کردہ رواں شد شاد ناک　　تازہ و تر گشتہ در وصفِ خطِ رخسارِ پاک

خامہ را سر سبز ہمچو شاخِ ریحاں یافتم

ہست محتاجِ عنایاتِ تو شاہا بےکسے بندۂ بے دامِ تو ایں عارفِ خستہ خسے
حاضرِ دربار در یارِ تو ہیچو ما بسے گوہرِ مقصد بداماں ہست عثماں ہر کسے
فیضِ آں بحرِ کرم چوں ابرِ نیساں یافتم

(حضرت مولوی سید شاہ وحید بادشاہ صاحب قادری الموسوی عارفؔ)

مخمس بر غزل جناب عاصی مرحوم

۳

راحتِ جانِ شہنشاہِ رسولاں مددے نورِ عینِ حسنینؓ و شہِ مرداں مددے
قطبِ اکرم بمنِ بے دل و بے جاں مددے غوثِ اعظم بمنِ بے سر و ساماں مددے
قبلۂ جاں مددے کعبۂ ایماں مددے

منبعِ فضلِ صمد از کرم بخش نمے ملجاءِ صالح و بد نہ بسرِ من قدمے
مخزنِ جودِ احد دہ بفقیرے درمے مہبطِ فیضِ ابد گوشۂ چشمِ کرمے
مظہرِ سرِ ازل واقفِ پنہاں مددے

ایکہ از فیضِ تو بغداد شدہ رشکِ جناں قطرۂ دہ بمنِ خشک لب و تشنہ دہاں
رحم فرما کہ جگر خستہ ام و سینہ طپاں گشتہ ام برگِ خزاں دیدۂ آشوبِ جہاں
اے بہارِ کرم گلشنِ احساں مددے

اوفتادم بزمین جز تو کہ غمخوار مرا دستِ من گیر و ترحم کن و بردار مرا
از شرور و فتن و ہر نگہدار مرا نبود در دو جہاں جز تو مددگار مرا
مددے ای سرور سرکردۂ پاکاں مددے

حیف یاراں ہمہ واصل شدہ و مہجورم زیں غمِ جاں گسل افتادہ بدل ناسورم
از صدائے لبِ جاں بخش تو ما مسرورم آہ از قافلۂ اہلِ دلاں بس دورم

ناقہ ام را نبود جز تو حدی خواں مددے

چشمِ بد دور ز چشمِ تو عیاں جلوۂ طور　　پائے پرنورِ تو خجلت دہِ رخسارۂ حور
صدقۂ روئے خود از نورِ دلم کن معمور　　ذرہ ام چند طپد در شبِ ظلمت بے نور
صبحِ رحمت کرمے مہرِ درخشاں مددے

عزت و رونقِ بنیانِ دو عالم ہستی　　زبدہ و عمدۂ پاکانِ دو عالم ہستی
سرور و صاحبِ فرمانِ دو عالم ہستی　　ما گدائیم تو سلطانِ دو عالم ہستی
از تو داریم طمع بادشہِ جیلاں مددے

ما شقائیم و شہا نیرِ اعظم ہستی　　ما حبابیم و تو از فیض و کرم یم ہستی
ما مریضیم و تو عیسیٰ سخن و دم ہستی　　ما گدائیم تو سلطانِ دو عالم ہستی
از تو داریم طمع بادشہ جیلاں مددے

لطف فرما ز کرم بر من و تنہائی من　　تا نہ برباد شود بادیہ پیمائی من
جز درت نیست دوائے دلِ سودائی من　　خاکِ بغداد بود سرمۂ بینائی من
دیدہ ام را چہ کند کحلِ صفاہاں مددے

نے مرا بالِ ہما باید و نے تاجِ شہم　　تاجم این بس کہ بہ باب تو سرِ خود بنہم
بنما بہر خدا سوئے جنابِ تو رہم　　وطن آوارہ مقصود ز بختِ سیہ ام
مشکلِ تیرگیٔ شامِ غریباں مددے

نغمۂ مدحِ تو دارم بزباں لیل و نہار　　کہ بجز مدح نیابد دلِ دیوانہ قرار
گلِ رویت بنما تا شوم از جاں نثار　　بلبلِ مدح سرائے توام اے رشکِ بہار
گلِ روئے سیدِ گلشنِ امکاں مددے

بر فقیرِ درت اے ابن محب الفقرا　　فضل کن فضل پئے فضلِ رسولِ دوسرا
گرچہ گردیدہ ام آلودۂ عصیان و خطا　　انتظارِ کرمِ تست دلِ عاصی را
اے خدا جوئے و خدا بین و خدا داں مددے

(مولانا شاہ عبد القادر صاحب قادری بدایونی فقیر رحمۃ اللہ علیہ ــ　　از مدحت جنابِ سید الافراد و اکمل الاقطاب)

مُسدّس

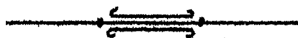
۴ اے عیاں نورِ خدا از روئے تو قبلۂ ایمانِ ما ابروئے تو
اے نگاہِ پاکبازاں سوئے تو ناتواں افتادہ ام در کوئے تو
غوثِ اعظم قطبِ عالم دستگیر
دستِ من گیر اے شہ روشن ضمیر

اے فروغِ شمعِ بزمِ انبیا اے بہارِ بوستانِ اولیا
اے چراغِ دودمانِ مرتضیٰ رحم کن بر من برائے مصطفیٰ
غوثِ اعظم قطبِ عالم دستگیر
دستِ من گیر اے شہ روشن ضمیر

آیتِ رحمت قدِ نیکوئے تست رایتِ وحدت قدِ دلجوئے تست
سجدہ گاہِ ما غریباں کوئے تست بیکساں را تکیہ بر بازوئے تست
غوثِ اعظم قطبِ عالم دستگیر
دستِ من گیر اے شہ روشن ضمیر

الغیاث اے غوثِ دوراں الغیاث الغیاث اے پیرِ پیراں الغیاث
الغیاث اے شاہِ جیلاں الغیاث الغیاث اے نوحِ طوفاں الغیاث
غوثِ اعظم قطبِ عالم دستگیر
دستِ من گیر اے شہ روشن ضمیر

(جناب شہید مرحوم ۔ از گلدستۂ شہید)



چکیدۂ قلمِ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ اعظم دلیلِ راہِ یقیں — بیقیں رہبرِ اکابرِ دیں ۵
شیخِ دارین ہادیِ ثقلین — زبدۂ آلِ سیدِ کونین
بادشاہِ ممالکِ قربت — رہ نوردِ مسالکِ غربت
اُوست در جملہ اولیا مختار — چوں پیمبر در انبیا ممتاز
اولیا بندہاش از دل وجاں — قدمِ اُو بگردنِ ایشاں
وصفِ تعریفِ اُو زمن نہ نکوست — خود کراماتِ اُو معرفِ اوست
من کہ پروردۂ نوالِ ویم — عاجز از مدحتِ کمالِ ویم
ہمہ در غرقِ بحرِ احسانم — اے فدائے درش دل وجانم
در دو عالم باُوست امیدم — ہست باوے امیدِ جاویدم

(از اخبار الاخیار فی اسرار الابرار)

نظم

آنکہ محبوبِ حضرتِ حق است — بہر آفاق رحمتِ حق است ۶
قطبِ بغداد غوثِ جیلانی — لیس فی الدھر مثلہٗ ثانی
اوہمش چرخ مہ رکاب آمد — قدمش مالکُ الرقاب آمد
لقبِ او بداں بصدق ویقیں — قطبِ کونین شاہ محی الدیں
دستگیرِ جہاں واہلِ جہاں — میر و پیرِ زماں واہلِ زماں
درّی وثاقب و فرید ووحید — عالی و والی و حمید و رشید
اعلم و افقہ و بلیغ وفصیح — در ہمہ اولیا ملیح وصبیح
ذاتِ اُو صاحبِ کرامات است — بیگماں آبروئے سادات است

غوث و قطب و ولی و سلطان است | بر رہِ حق دلیلِ برہان است
جیلی و حنبلی و بغدادی | بے شک و شبہ مہدی و ہادی
حسنی و حسینی است و شریف | احسن و محسن و لطیف و نظیف
پدرش راست نسبتِ احسن | بے شک و ریب با امامِ حسن رض
مادرش را بجعفر صادق رض | نسب راسخ ست و ہم واثق
ہر کرا بر سیادتش سخن است | دہنش زن کہ گندہ تر دہن است
ذاتِ آں شاہ روشن است چو ماہ | باز اولادِ او برفعت وجاہ
تا قیامت ہمیشہ معمور است | ورد و آفاق فائض النور است
گر زبانم یکے ہزار شود | صد ہزارش سخن گزار شود
مرقدِ پاک اوست در بغداد | اہل عالم ازو گرفتہ مراد
ہادی خلق بود سوئے خدا | قدس اللہ سرہٗ ابدا

(للعالم الکامل ابو عبد اللہ السید محمد بن السید احمد بن السید الحسن الحسینی الترمذی۔
سنہ ۱۰۶۱ھ از مجمع الواصلین)

فرمودہ حضرت شیخ نور اللہ سورتی قدس سرہٗ

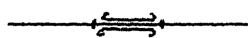
ہر کہ وے از سلسلۂ قادریست | از ہمہ دانی کہ اورا برتریست
سلسلۂ قادری از جملہ بہ | دل بدہ در عشق وے و جاں بدہ
ہر کہ دریں سلسلہ دستے زند | حُبّ دل از سلسلہ ہا برکند
حضرتِ جیلی ست شہِ جملہ پیر | بہ کہ شوی چاکرِ میرِ کبیر
شاہِ دو کون ست بکون و مکاں | در تہِ حکمش ز زمین تا زماں
ہست مکانش ز ملوکاں بلند | رتبۂ او را کہ شناسد کہ چند
ہیچ مریدش نہ رود در سقر | حضرتِ پیرست ہمہ را سپر

جنتِ فردوس بود جائے شاں | بر پُلِ دوزخ نرود پائے شاں

گفت چنیں بندۂ احمد کبیرؒ

اوست یکے خادمِ پیرانِ پیرؒ

(از گلدستۂ کرامات)



نظم

زہے سبطِ شبیرؓ و ابنِ حسنؓ | شہنشاہِ عالیجناب زمن ۸
بہر دو جہاں یاور و دستگیر | بود لامکاں صدرا و را سریر
زحق غوثِ الاعظم مر او را خطاب | ز آئینہ وارش مہ و آفتاب
بہ نعلینِ او چشمِ ملکوت نقش | فلک صحن و دریاش مہر است کفش
شہی کز شہانِ زماں برتر است | کہ نورِ علیؓ جانِ پیغمبرؐ است
ز انعامِ او بحر یک قطرہ | ز انوارِ او مہر چوں ذرہ
چہ محبوبِ سبحان و معشوقِ رب | کز و عرشیاں فرشیاں در ادب
بذاتش کند عشق پروردگار | زہے تاجدارِ ہمہ تاجدار
بپائے نبیؐ دوشِ اقدس بداد | بدوشِ ہمہ اولیا پا نہاد
بکاریکہ تیرِ ولایت زند | قضا و قدر زو ہدف میشود
سراجِ شبستانِ حضرت رسول | گلِ سرخِ گلزارِ زہرہ بتول
زہے پیرو مسلکِ مصطفےٰ | کز و شادماں خاطرِ مرتضیٰ
بگوریکہ او قم باذنی بگفت | زخاک ہر یکے مردہ چوں گل برست
زبانش بلوح و قلم مشق ساخت | شکستہ خطِ مردہ را کردہ راست
چہ مشغول فارغ کہ باوصفِ قید | بیاورد عنقائے غیبی بصید
ز اسپش دو اسپہ شدہ بایزید | بہنگامِ جستن عناں در کشید

ابو بکرؓ ہمرازہ وصافت او — زشیرازۂ مدح صحاف او
کلاہ نبیؐ فرقِ اُورا سزد — گلیم علیؓ زیب اُورا دہد
بہ بغداد درگاہِ آں بادشاہ — بود ثانیٔ کعبہ اے مردِ رہ
اغثنی و امددنی یا دستگیر
بہ برہانِ عرفانم لم کن منیر

(قاضی میر برہان الدین برہانؔ قادری قندہاری رحمۃ اللہ علیہ ۔ از درۃ الدارین)

رباعیات

۱ اے علیؓ در دو جہاں جز تو نباشد مرتضیٰ — اے رضا جوئے نبیؐ با تو رضا جوید خدا
نامِ یک چشمت حسنؓ نامِ دگر چشمت حسینؓ — زاں دو شد یک نور پیدا نامِ او غوث الوریٰ

(جناب مولوی ہدایت محی الدین صاحب قادری قدؔ آئی ناظم دیوانی بلدہ)

۲ گویم زکمالِ تو چہ غوث الثقلینؓ — محبوبِ خدا ابنِ حسنؓ آلِ حسینؓ
سر بر قدمت جملہ نہادند بگفتند — تاللہ لقد اثرک اللہ علینا

(حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامیؔ قدس سرہ السامی)

۳ مطلوب زکعبہ کوئے غوث است مرا — مقصود ز قبلہ روئے غوث است مرا
چوں قبلہ نما عجب نباشد اے فرد — گر دوختہ چشم سوئے غوث است مرا

(فرد)

آں شاہِ سرافراز کہ غوث الثقلین است — در اصل صحیح النسبین از طرفین است ۴
از سوئے پدر تا بحسنؓ سلسلۂ اوست — وز جانبِ مادر دُرِ دریائے حسینؓ است

(حضرت مولنا عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی۔ از دُرالدارین)

رُباعی کہ بر روضۂ اقدس نوشتہ است

ایں بارگہ حضرت غوث الثقلین است — نقدِ کرمِ حیدرؓ و نسلِ حسنینؓ است ۵
مادرش حسینیؓ نسب است و پدر اُو — زولادِ حسنؓ یعنی کریم الابوین است

بادشاہِ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است — سرورِ اولادِ آدم شاہ عبدالقادر است ۶
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم — نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

(سر حلقہ طریقۂ نقشبندیہ حضرت بہاء الدین شاہ نقشبند قدس اللہ سرہ۔ از فتح المبین)

ترکِ عجمی کاکلِ ترکانہ بر انداخت — از خانہ بروں آمد و صد خانہ بر انداخت ۷
آں دم کہ عقیقِ لبِ خود در سخن آورد — خوں از دہنِ ساغر و پیمانہ بر انداخت

(حضرت سید شاہ ابوالمعالی قدس سرہ۔ از تحفۂ قادریہ)

از ہجرِ تو دلفگارم یا غوثؓ — وز آتش شوق بیقرارم یا غوثؓ ۸
تا خیر چرا بکار باشد رحمے — از تاب گذشت انتظارم یا غوثؓ

(از سوانحعمری غوث الاعظمؓ مصنفہ شاہ مراد مارہروی)

---

۹ ای شاہ اگر چوں تو ظہیرم باشد در شکلِ تو پیر دستگیرم باشد
دارم نہ غمِ سوال و نے فکرِ جواب خوفے چہ ز منکر و نکیرم باشد

(محمد علی صاحب عاشق ۔ از مناقبِ غوثیہ)

---

۱۰ از جدّ و جہدم مشکلے آساں نمی شود ایں نفس کافر است مسلماں نمی شود
خاطر یقیں داں کہ حصولِ مرادِ تو جز فیضِ باطنِ شہِ جیلاں نمی شود

(محمد محی الدین صاحب قادری ۔ از بہارستانِ تقدیس)

---

۱۱ دل خواست مرا کہ سوئے ایماں بکشد ویں نفسِ خراب سوئے شیطاں بکشد
یا غوث فتادہ ام دریں کشمکشے بر من نظرے کہ سوئے ایماں بکشد

(لا اعلم)

---

۱۲ یا قطب یا غوثِ اعظم یا ولی روشن ضمیر بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر
بر درِ درگاہِ والا سائلم آئے آفتاب خاطرِ ناشاد را کن شاد یا پیرانِ پیر رضہ

(حضرت خواجہ سید محمد الحسینی گیسو دراز قدس سرہ العزیز ۔ از جذباتِ حبیبیہ)

---

۱۳ در حشر گہ جنابِ عبد القادر رضہ چوں نشر کنی کتابِ عبد القادر رضہ
از قادریاں محو جدا گانہ حساب مدے شمر از حسابِ عبد القادر رضہ

(مولانا احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی علیہ الرحمہ)

دیں را اصلِ حدیث عبد القادرؓ — اہلِ دیں را مغیث عبد القادرؓ ۱۴
او ما ینطق عن الھویٰ ہے ایں شرحش — قرآنِ احمدؐ حدیث عبد القادرؓ

(مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی)

اے ظلِّ الٰہ شیخ عبد القادرؓ — اے بندہ پناہ شیخ عبد القادرؓ ۱۵
محتاج و گدایم و تو ذوالتاج و کریم — شیئاً للہ شیخ عبد القادرؓ

(ایضاً)

یا رب بجمالِ نامِ عبد القادرؓ — یا رب بنوالِ عامِ عبد القادرؓ ۱۶
منگر بقصور و نقصِ ما قادریاں — بنگر بکمالِ تامِ عبد القادرؓ

(ایضاً)

اے پیر جہانگیر کہ جانِ ہمہ کس — دارو ز درت نیلِ مرادات ہوس ۱۷
بر خاکِ سرِ کوئے تو از صدق و صفا — من از تو ترا می طلبم اینم بس

(حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہٗ ۔ از تحفۂ قادریہ)

محیطِ مرکزِ افضال و آسمانِ جلال — سپہرِ مہرِ کرامت مہِ سپہرِ کمال ۱۸
ستودہ خصلت و کافی کف و مؤید دست — خجستہ طالع و فرخ رخ و ہمایوں فال

(از سلطان الاذکار)

---

۱۹ من ترا محبوب دارم در جہاں محبوب ام — من ترا طالب چو گشتم خلق را مطلوب ام
اے خوشا چوں مردم دیدہ بچشم جا دہند — زانکہ ہستم مورد لطف و عنایت خوب ام
(نواب تقی جاہ بہادر ۔ از رہبر دکن ۳۵۶ء ۱۱ ربیع الثانی نمبر ۵۲)

---

۲۰ یا محی الدین ترحمنا بلطف واسع — انت غوث الکل مشہور بانواع الکرم
دزد و رہزن رایکدم ساختی ابدال حق — اے شہ دنیا و دیں بر حال ما ہم کن کرم
(حضرت خواجہ سید محمد الحسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ)

---

۲۱ سر بر خط غوث آمد جانم — کز نیم نگاہ زندہ کرد ایمانم
اے ساقی میخانہ اسرار ازل — یک قطرہ دہ از خمکدۂ گیلانم
(ملک الشعراء شیخ غلام قادر گرامی مرحوم شاعر خاص اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ از رباعیات گرامی)

---

۲۲ فرزند نبی فاطمہ را نور العین — لخت جگر شہنشہ بدر و حنین
دلہا پابوس قطب ربانی را — سلطان الاولیاء غوث الثقلین رض
(ایضاً)

---

۲۳ از کدامیں وصف گویم دلبرا جانانہ — کیست در عالم کہ تو در حسن زا بالانہ
سید و سلطان فقیر و خواجہ مخدوم و غریب — بادشاہ و شیخ و درویش و ولی مولانہ
(از سوانح عمری غوث الاعظم رض)

۲۴
آنی کہ تو در دہر امیرِ ہمہ — در معرکۂ حشر نصیرِ ہمہ
از لطف نگہ بحالِ ایں عاجز کن — یا حضرتِ غوث دستگیرِ ہمہ

(لا اعلم)

۲۵
سبطِ سبطین نورِ عینینِ علی — روحِ حسنین نورِ عینینِ علی
جانِ زہرہ جنابِ عبدالقادر — غوث الثقلین نورِ عینینِ علی

(جناب نجم الدین صاحب ثاقب قادری بدایونی المخاطب امام الکلام پہلوانِ سخن)

۲۶
محبوبِ خدا سیدِ عالی نسبی — مجموعۂ اوصافِ حسینی حسنی
من جز تو وسیلہ ندارم شاہا — اے ابنِ علی سبطِ نبی خذ بیدی

(حضرت مولوی سید شاہ یحییٰ بادشاہ صاحب قادری حاذق)

۲۷
دامنت سرپوش باد دائما
بر سرِ جرمِ محمد قادری

(حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد الحسینی قدس سرہ العزیز)

۲۸
شوریدگان و خستہ و زاریم آہ آہ — واماندگانِ صحبتِ یاریم آہ آہ
خوانند اگر بلطف بیائیم شاد شاد — رانند اگر بقہر برآریم آہ آہ
مستانِ زشت خوئے و رندانِ کوبکو — گہ در شراب و گہ بخماریم آہ آہ

(حضرت بابا شیخ احمد مغربی المخاطب احمد گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ ساز انہار المفاخر - در الدارین)

۲۹ صد چشم وا م خواہم تا در تو بنگرم
این چشم از کہ خواہم واین چشم خود کراست

(سید شاہ محمد عالم گجراتی رحمۃ اللہ علیہ۔ جد الارشاد من جلوہ قدم سید الافراد و در الدارین)

۳۰ قادرا قدرت تو داری ہرچہ خواہی آں کنی
مُردہ را جانے بہ بخشی زندہ را بے جاں کنی

(حضرت شاہ نظام نارنولی قدس سرہ)

۳۱ شیخ محی الدین شہ عالی سند　　فی جلالتہ ھو الفرد الاحد
آنکہ چوں جد ہر دو عالم سرور است　　ہرچہ بتواں گفت زینہا برتر است

(حضرت سید شاہ ابو المعالی قدس سرہٗ۔　تحفۂ قادریہ)

(حصّہ دوم ختم)


سگِ درگاہِ میراں شو چو خواہی قربِ ربانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی
حصہ سوم
اردو کلام
مرتبہ
ابو الفضل سید محمود بی اے ایل ایل بی
(عثمانیہ)

رباعی

اللہ اللہ مقامِ غوثِ اعظمؓ
عرشِ اعلیٰ ہے بامِ غوثِ اعظمؓ
سب جانتے ہیں صاحبِ عرفاں اختؔر
اسمِ اعظم ہے نامِ غوثِ اعظمؓ

(حضرت مولانا مولوی سیّد عبدالرشید صاحب قادری اخترؔ مدظلہ)

٨٦ے

ولادت باسعادت

گر نہ ہوں رنج و طرب دہر میں توام پیدا
ساز مطرب سے نہ ہو نالۂ ماتم پیدا

کیوں تماشے کیلئے ہم کو ملیں دو آنکھیں
گر دو رنگا نہ ہو یہ گلشن عالم پیدا

سخنِ سود و زیاں منہ سے نکلتے تھے ضرور
دستِ قدرت نے جو دو لب کیئے باہم پیدا

خیر و شر دونوں نہ میزانِ عمل میں تلتے
ہوتے دو ہاتھ نہ نیکیاں جو کم از کم پیدا

غم جو پیش آئے تو ثابت قدمی لازم ہے
سہل و دشوار کی اشکال ہیں توام پیدا

سازِ عشرت بھی ہے پہلو میں خلش کے پنہاں
خار و گل ہیں چمنِ دہر میں منضم پیدا

پردۂ ہجر میں ہے وصل کی صورت روپوش
عیش مخفی ہے محبت میں تو ہے غم پیدا

آج تک راحتِ بے رنج ملی ہے کس کو
زخم پیدا ہو تو ہو رحم کا مرہم پیدا

عیش و عشرت ہے مگر رنج و مصیبت کا مآل
ہر برس عید سے پہلے سے محرم پیدا

آزمایش کے لئے ہے یہ دو رنگی یکسر
دھوپ میں خشک ہو سبزہ تو ہو شبنم پیدا

امتحان اس کو ہمارا جو نہ ہوتا منظور
درد کرتا نہ کبھی خالقِ عالم پیدا

درد پیدا ہوا دنیا میں ہماری خاطر
درد کے واسطے دنیا میں ہوئے ہم پیدا

غم نہ ہوتے تو ہماری بھی ضرورت کیا تھی؟
ہم نہ ہوتے تو نہ ہوتے یہ غم و ہم پیدا

جب ہوئی نشو و نمائے الم و غم منظور
درد پہلو میں تو آنکھوں میں ہوا نم پیدا

دردِ دل سے ہوئی آفاق میں کعبہ کی نمود
چشمِ پرنم سے ہوا چشمۂ زمزم پیدا

ق

دل میں جس طرح جگہ عشقِ بتاں نے پائی
جس طرح دیدۂ گریاں سے ہوا یم پیدا

خانۂ کعبہ اسی طرح بنا بت خانہ
ہو گئے سینکڑوں اصنام کم از کم پیدا

کر لیا چشمۂ زمزم پہ بتوں نے قبضہ
ہو گیا آبِ بقا میں اثرِ سم پیدا

تیرگی شرک کی جب پھیل گئی چار طرف — نورِ وحدت ہوا عالم میں مجسم پیدا
آئے اللہ کے محبوب ہدایت کے لئے — ارضِ بطحیٰ میں ہوئے سرورِ عالم پیدا
بُت گرے۔ کفر مٹا۔ شور خدائی میں مچا — وہ ہوا کعبہ میں توحید کا پرچم پیدا
آپ کی ذات سے نابود ہوئی ظلمتِ شرک — آپ کے نام سے شیطاں کو ہوا غم پیدا
گلشنِ دہر سے جب آپ کا سایہ اُٹھا — خندۂ گل سے ہوا نالۂ ماتم پیدا
پھر صحابہؓ سے بڑھی رونقِ باغِ اسلام — پھل ہر اک شاخ میں ہوتے رہے پیہم پیدا
جب صحابہؓ نہ رہے سر پہ نہ ائمہ باقی — نخلِ امت میں ہوا پھر ثمرِ غم پیدا
پرتوِ مہرِ جہاں تاب اُٹھا گلشن سے — برگِ ہر گل پہ ہوئے قطرۂ شبنم پیدا
پھر مقدر کی طرح دہر نے کروٹ بدلی — پھر ہوا غیب سے کچھ اور ہی عالم پیدا
شہرِ جیلاں سے پھر اک ماہِ منور چمکا — پھر ہدایت کو ہوئے غوثِ معظم پیدا
سر جھکا کر پئے تعظیم ادب سے اُٹھو — طاقِ محرابِ اطاعت میں رہے خم پیدا
شور ہے گلشنِ آفاق میں قد قامت کا — سرو ایسے قد و قامت کے ہوئے کم پیدا
پردۂ غیب سے آوازِ سلام آتی ہے — آلِ احمدؐ میں ہوئے رحمتِ عالم پیدا
اور اک مطلعِ پُرنور کروں نذرِ حضور — جس میں ہو روشنیٔ نیرِ اعظم پیدا

مطلعِ ثانی

کس طرح مُردہ دلوں میں ہو دم خم پیدا — محیِ دیں بن کے ہوئے عیسیٔ مریم پیدا
شمعِ ایماں سے منور ہوئی بزمِ اسلام — اُمتِ جد میں ہوئے نورِ تجسم پیدا
ناؤ ڈوبی ہوئی اُمت کی ترانے کے لئے — بحرِ ہستی میں ہوئے ثانیٔ آدم پیدا
آپ کا دستِ کرم بہرِ حفاظت بس ہے — دانۂ رزقِ مقدر میں جو ہو سم پیدا
ہم قدمِ ختمِ رسل کے ہیں ولایت میں حضور — شانِ اعجاز ہے رفتار سے پیہم پیدا
حاملِ بارِ نبوت ہوئے معراج میں جب — تھا عجب شور تہِ عرشِ معظم پیدا

دہر میں آپ سلیمانِ ولایت ٹھہرے
نقش پائے نبوی سے ہوئی خاتم پیدا

کون ایسا ہے جہاں میں اسد اللہ کا شیر
گائے میں جس کی ہو خاصیتِ ضیغم پیدا

یوں ہیں بغداد سے روشن عرب و ملکِ عجم
جیسے دندانۂ تشدید سے مدغم پیدا

نیل میں دفترِ عصیاں کی سیاہی دُھل جائے
ہو غلاموں کو قیامت کا اگر غم پیدا

یاد میں آپ کی مٹ جائیں اگر جیتے جی
پھر قضا اپنی معلق ہو نہ برہم پیدا

بھول کر آنکھ نہ ڈالیں کبھی مستِ مئے غوثؓ
جام لیکر سرِ محفل ہو اگر جم پیدا

قفسِ تن سے جو نکلا ہے تو پہنچے بغداد
طائرِ روح ذرا اور کرے دم پیدا

سایۂ روزنِ دیوارِ لحد کو بس ہو
ناتوانی ہو یہاں تک تو کم از کم پیدا

ساقی نامہ

ساقئ میکدۂ عشق پلا وہ ساغر
جس سے ہو مستئ دیرینہ کا عالم پیدا

موجزن دل میں ہو یادِ خمِ صہبائے الست
نعرۂ قالوا بلیٰ لب سے ہو پیہم پیدا

اب نہ کر دیر کہ نوبت ہوئی اپنی آخر
کوسِ رحلت سے ہے آوازِ دمادم پیدا

ہوش سے پہلے ہی اُڑنے کے لئے ہیں طیار
طائرِ روحِ رواں نے وہ کیا دم پیدا

رنگِ رخ زرد۔ بدن سرد۔ اٹھا دل میں درد
عرقِ شرم ہوا صورتِ شبنم پیدا

سانس سینہ میں اڑی وہ رگِ گردن پھڑکی
وہ کسی بھولی ہوئی شئے کا ہوا غم پیدا

کان میں دُور سے آنے لگی آوازِ جرس
وہ ہوئی گردِ پسِ قافلہ کم کم پیدا

سنسنی پڑنے لگی جسم میں ماتھا ٹھنکا
وہ ڈھلا منکا وہ گردن میں ہوا خم پیدا

آنکھیں پتھرائیں حواسوں نے رفاقت چھوڑی
آج بچھڑے جو ہوئے تھے کبھی توام پیدا

ایک پل میں ہوئے اسباب تھا زیر و زبر
مردمِ دیدہ سے ہیں معنئ مردم پیدا

ہے مثل سانس کے ساتھ آس لگی رہتی ہے
اب بھی دے جام تو ہو جائے نیا دم پیدا

ڈال دے حلق میں دو بوند کہ جان آجائے
مئے سے ہو معجزۂ عیسیٰ مریم پیدا

بسترِ غم سے اُٹھوں کہکے اغثنی یا غوث الاعظم — پھر نئے سر سے جوانی کے ہوں دم خم پیدا
معجزہ حضرتِ یوسف کا عیاں ہو جس سے — کر دو ہئے میرے لئے ساقیٔ عالم پیدا
شاہدِ گردشِ ایّام ہوا افسانہ مرا — داستاں سے ہوں مری معنیٔ مبہم پیدا
ہوش میں آ کے دعا دوں ترے میخانہ کو — رنگِ تاثیر بھی ہو جائے کم از کم پیدا
وہ دعا جو ابھی لب سے نہ ہوئی ہو باہر — شورِ آمیں ہو سرِ عرشِ معظّم پیدا
اس طرف ہاتھ اُٹھیں اور ہو لب کو جنبش — اُس طرف نور کی بارش ہو چھما چھم پیدا
منہ سے نکلے جو دعا بھی تو دعا ہو ایسی — جس سے کیفیتِ مستانہ ہو پیہم پیدا
پیرِ میخانہ سلامت رہے آباد رہے — علم میں تیری جہاں تک رہے عالم پیدا
مست و سرشار رہیں رندِ خرابات مگر — جوشِ مستی میں ہو اور الفتِ باہم پیدا
قادری قبر سے کہہ کہکے اُٹھیں یا قادر — نشۂ مئے کی ترنگیں رہیں پیہم پیدا
مطلعِ مدح یہ ہر ایک کے ہو وردِ زباں — کس طرح مُردہ دلوں میں ہو دم خم پیدا

مدح خوانی میں بڑی بات رہی ثاقب کی
تازہ مضموں ہوئے گرچہ بہت کم پیدا

(جناب نجم الدین صاحب ثاقب بدایونی قادری المخاطب بہ امام الکلام پہلوانِ سخن)

---

۲ جا بجا احکامِ ربّانی کا اجرا کر دیا — حق تو یہ ہے تم نے حق کا بول بالا کر دیا
خود پرستوں کو رضائے حق کا جویا کر دیا — منکروں کو روشناسِ حق تعالیٰ کر دیا
عظمتِ ذاتِ خدا کا اسمِ اعظم پھونک کر — چپّے چپّے پر نشانِ صدق پیدا کر دیا
کوششِ پیہم سے کفر و مادیت توڑ کر — ہر طرف اشغالِ روحانی کا چرچا کر دیا
سرکشوں کا سر خدا کے سامنے جھکوا دیا — ملحدوں کو ذاتِ واحد سے شناسا کر دیا
ذکرِ مولائے جہاں سے دو جہاں تک گونج اٹھا — رتبۂ نامِ خدا بالا سے بالا کر دیا
خلق کا رُخ جانبِ نورِ ہدایت موڑ کر — ملّتِ بیضا کو اسمِ بامسمّیٰ کر دیا

دولتِ صبر و رضا اہلِ جہاں کو بانٹ کر — زندگی کی کلفتوں کو راحت افزا کر دیا
خام کاروں کو رہِ صدق و صفا پر ڈال کر
دین میں مضبوط ایمانوں میں پکا کر دیا

(جناب الطاف احمد صاحب انصاری — از رسالہ پیشوا غوث الاعظم نمبر ۱۹۳۳ء)

۳
دل میں کھنچ جائے کچھ اس طور سے نقشہ تیرا — ہر دم آنکھوں کو میسر ہو نظارہ تیرا
پھر نظر آئے کہیں وہ رخِ زیبا تیرا — منتظر دیر سے ہے دیکھنے والا تیرا
اولیا نے ترے قدموں کو لیا گردن پہ — مرحبا صلِ علیٰ رتبہ والا تیرا
یوسفِ حسنِ ولایت شہِ خوبانِ جہاں — اک نظر مجھ پہ کہ بیدام ہوں بندہ تیرا
خوفِ خورشیدِ قیامت سے مجھے کیونکر ہو — کیا نہیں ہے مجھے دامن کا سہارا تیرا
کون ہے جس کو ترے در سے ولایت نہ ملی — کون ہے جو نہیں پہچانتا رتبہ تیرا
شب جسے کہتے ہیں وہ زلفِ سیہ ہے تیری — روز کہتے ہیں جسے ہے رخِ زیبا تیرا
دھوم ہے شرق سے تا غرب یہ کس کی تیری — شہرہ ہے فرش سے تا عرش یہ کس کا تیرا
تو نے تقدیر ہزاروں کی دعا سے بدلی — ایک محروم نہ رہ جائے یہ بندہ تیرا
لاتخف اپنے مریدوں سے ہے ارشادِ عظیم — کس قدر جوش پہ ہے فضل کا دریا تیرا
کچھ خبر فائقِ بیمار کی بھی ہے کہ نہیں
دم شب و روز یہ بھرتا ہے مسیحا تیرا

(مولوی سید شاہ محمد عثمان میاں صاحب حسینی قادری فائق رحمۃ اللہ علیہ)

۴
طالب اے غوث ہے اللہ تعالیٰ تیرا — واہ کیا مرتبہ ہے افضل و اعلیٰ تیرا
سب گھرانوں سے مقدس ہے گھرانا تیرا — کل گھرانوں میں ہی اے شمع اجالا تیرا
ندیاں جس سے ہیں بہتیں وہ ہے چشمہ تیرا — چشمے جس سے ہیں ابلتے وہ ہے رشحہ تیرا

قطب ہو غوث ہو اوتاد ہو ابدال مگر
نہ کیا ہے نہ کریگا کوئی دعوےٰ تیرا

کیا کریں فکر کہ کچھ ہم سے نہیں بن پڑتی
اس لئے ہم لئے بیٹھے ہیں سہارا تیرا

تو وہ مخدوم ہے ہر ایک ہے تیرا خادم
تو وہ مولا ہے کہ ہر ایک ہے بردا تیرا

جدِّ امجد ہے دو جانب سے علیؑ شیرِ خدا
بخدا ہے حسب اچھا نسب اچھا تیرا

تری قدرت، تری رنگت، تری شوکت، تری شاں
جلوۂ برزخِ کبریٰ ہی سراپا تیرا

تیرا مردود ہے اے غوث خدا کا مردود
چاہا اللہ کا ہے چاہنے والا تیرا

اولیا جس کو سمجھتے ہیں کمندِ وحدت
اے مہِ برجِ ولایت وہ ہے بالا تیرا

بے نیازی میں بھی اللہ کو خاطر ہے تری
ناز بردار ہے پیارے مرا پیارا تیرا

نزع میں قبر میں محشر میں مریدوں کیلئے
تو مددگار ہے کافی ہے سہارا تیرا

دین و دنیا میں مریدوں کے ہی سر پر سایہ
میرے مولا مرے صاحب مرے آقا تیرا

پوچھے جائیں گے عمل سے تو سنا دینگے ہم
واسطہ تیرا مدد تیری وسیلہ تیرا

المدد اے شہِ بغداد کہ عاصی تسلیم
بندہ بے دام و درم کس کا ہے تیرا تیرا

(شاہ غلام جیلانی بادشاہ صاحب قادری بیدک ۔ از دیوانِ تسلیم)

---

۵ واہ کیا مرتبہ اے غوثؓ ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محیّ الدیں ہو
اے خضر مجمعِ بحرین ہے دریا تیرا

مصطفٰے کے تنِ بے سایہ کا سایہ دیکھا
جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا

کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابنِ ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افقِ نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

مُرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نوا سنج رہیگا تیرا

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہونگے
سب ادب رکھتے ہیں دلمیں مرے آقا تیرا

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا

اور پروانے ہیں جو ہوتے ہیں کعبہ پہ نثار
شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

کس گلستاں کو نہیں فصلِ بہاری سے نیاز
کون سے سلسلے میں فیض نہ آیا تیرا

مزرعِ چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

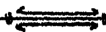
ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائینگے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹیگا کبھی چرچا تیرا

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

اے رضا چیست غم ار جملہ جہاں دشمن تست
کردہ ام مامنِ خود قبلۂ حاجاتے را

(مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۔ از حدائق بخشش حصہ اول)



۶

میں ہوں اے غوثِ جہاں والہ و شیدا تیرا
ذکر عالم میں رہے گا یہی میرا تیرا

اولیا میں ہو نہ کیوں مرتبہ اعلیٰ تیرا
کوئی ثانی کوئی ہمسر نہیں شاہا تیرا

حق ہے جو کچھ شرف و قدر تجھے حق نے دیا
دیکھنا دیدۂ حق بیں سے تماشا تیرا

رونق افزائے گلِ گلشنِ خوبی تو ہے
رنگ و بو لائے کہاں سے گل رعنا تیرا

تپشِ مہرِ قیامت سے نہیں خوف مجھے
حشر میں سر پہ رہیگا مرے سایہ تیرا

صورتِ شاہدِ مقصود نظر آجائے
دیکھ لوں آئینۂ روئے مصفا تیرا

چھوڑ کر جائیں کہاں در ترا اے قطبِ جہاں
ہم فقیروں کو دو عالم میں ہے تکیہ تیرا

دستگیری تری ہر حال میں ہو شاملِ حال
یہی ہم کو ہے سہارا مرے مولا تیرا

کیوں نہ جائیگا ضیا منزلِ مقصود تلک

اس کے ہے پیشِ نظر نقشِ کفِ پا تیرا

(جناب منشی عبدالرحیم صاحب ضیاؔ - ازمقاماتِ دستگیری)

نظر میں دل میں ہے تیری صورت لبوں پہ ہر دم ہے نام تیرا
اسی طرح سے رہا ہے اب تک یونہی رہے گا غلام تیرا

بُرا ہوں اچھا بنا دے آقا یہ دل ہے مُردہ تو کر دے زندہ
کہ عبدِ قادر محیِ دیں ہے جہاں میں مشہور نام تیرا

وہ ساغرِ جم جہاں نما تھا یہ جامِ غوثی خدا نما ہے
کہ ہر وہ جامِ منشی اس کا کہاں یہ عرفاں کا جام تیرا

تری گلی میں پڑا ہوا سگ پچھاڑے شیروں کو ہو کے غالب
ہے ہزاروں پہ کیوں نہ بھاری مُرید تیرا غلام تیرا

ہو کوئی مجذوب کوئی سالک ہو قطب و ابدال یا ولی ہو
ترے ہی در سے ملا ہے سب کو جہاں میں ہے فیضِ عام تیرا

سیاہ کاروں پہ رحم کرنا گناہ کاروں کو بخشوانا
بوقتِ فریاد دستگیری قسم خدا کی ہے کام تیرا

ہمارے مالک جہاں کے آقا لقب ہے تیرا ہی پیر پیراں
کھڑا ہوا ہے ترے ہی در پر یہ فضلؔ ادنیٰ غلام تیرا

(جناب مولوی محمد عبدالمقتدر صاحب صدیقی قادری فضلؔ - ازاشکِ محبت)

حق ہے یا غوثؒ آشنا تیرا
ہم سے کیا وصف ہو ادا تیرا

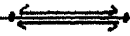
کہہ دے اتنو زبانِ پاک سے قُم
دل ہوا، کشتۂ ادا تیرا

سر میں ہر اک کے ہے ترا سودا
دل ہر اک کا ہے مُبتلا تیرا

۸ عرش کے رونق فزا غوث الوریٰؓ　　دین و ایماں کی ضیا غوث الوریٰؓ
جانشینِ احمدؐ عالی وقار　　نورِ حق شانِ خدا غوث الوریٰؓ
راحتِ جانِ علیؓ و فاطمہؓ　　حضرت غوث الورا غوث الوریٰؓ
شبر و شبیرؓ کے لختِ جگر　　پیشوائے اولیا غوث الوریٰؓ
مجھ کو یا حضرت نہ بھولیں حشر میں　　ہوں بڑا ہی پُر خطا غوث الوریٰؓ
میں دکن میں اور تم بغداد میں　　جینا یہ کس کام کا غوث الوریٰؓ
بس یہی حسرت ہے کہ وقتِ اخیر　　لب پہ ہو یا پیر یا غوث الوریٰؓ
آپ ہی کے در سے پائینگے حضور　　دردِ عصیاں کی دوا غوث الوریٰؓ

ہند میں کب تک پکارے یوں ولی
جلوہ دکھلا دو ذرا غوث الورا

(جنابِ ابوالحسنات سید ولی اللہ صاحب ولی حیدرآبادی — از گلزارِ ولی)



۹ واقفِ رازِ خفی غوث الوریٰؓ　　مصدرِ سرِ جلی غوث الوریٰؓ
آپ کے جلوے میں جلوہ دیکھ کر　　ہو گیا قربان جی غوث الوریٰؓ
ہم رہیں ہر دم ترے قدموں کے پاس　　ہے یہی اپنی خوشی غوث الوریٰؓ
دولتِ دیدار ہاتھ آئے اگر　　میں بھی کہلاؤں غنی غوث الوریٰؓ
کیوں نہ ہو آلِ رسول اللہ میں　　اور اولادِ علیؓ غوث الوریٰؓ
سلسلے میں ہم بھی ہیں رکھنا خیال　　ہو چکے ہیں قادری غوث الوریٰؓ
ہم کو بغدادِ معلی میں ضرور　　یاد فرماؤ کبھی غوث الوریٰؓ
ہم غلاموں کی تمہارے ہجر میں　　بے مزہ ہے زندگی غوث الوریٰؓ
رات دن آنکھوں میں بس پھرتی رہے　　شکلِ انور آپ کی غوث الوریٰؓ
ہے یداللہ فوق ایدیہم سے صاف　　سلسلے کی راستی غوث الوریٰؓ

آرزو شایقؔ کی پوری ہو ضرور
کب سے ہے وہ ملتجی غوث الوریٰ

(جناب مفتی مولوی میر اعظم علی صاحب شایقؔ - از کلیاتِ شایقؔ)

10 مجھ کو کافی ہے مرے غوث الوریٰ کا آسرا
ہے حقیقت میں یہی تو مصطفیٰ کا آسرا

دھیان زلفِ پیر کا کیونکر نہ ہو روزِ فراق
دھوپ کی شدت میں نعمت ہے گھٹا کا آسرا

کھینچ لائیگا کبھی مقصد خدا کے پاس سے
ہم کو اے دل ہے بہت دستِ دعا کا آسرا

پیر کی فرقت میں موت اچھی نظر آئے نہ کیوں
نزع کی سختی میں ہوتا ہے قضا کا آسرا

خاک اُڑا لیجائے گی ایک روز تو بعد ازیں
ہم ہوئے برباد لیکن ہے صبا کا آسرا

پیر کے قدموں کے باعث منزلِ مقصد ملی
گمرہوں کو ہاتھ آیا نقشِ پا کا آسرا

عاشقانِ ناتواں کو ہے بھروسہ آہ کا
جیسے ہوتا ہے ضعیفوں کو عصا کا آسرا

کوئے غوثِ پاک ہے حق میں مرے دار الشفا
مجھ مریضِ زار کو کب ہے دوا کا آسرا

ہے فنا لازم نہ دنیا کو سمجھ دار الخلود
دوپہر کی دھوپ ہے شایقؔ بقا کا آسرا

(ایضاً)

11 پیارے نبیؐ سے ملتا ہے انداز غوث کا
ہے رازِ احمدیؐ میں نہاں راز غوث کا

اللہ نے عہد اور غلاموں کے واسطے
کس درجہ بے نیاز سے ہو راز غوث کا

پنہاں ہے نورِ احمدِؐ مختار کا اثر
صورت کراماتوں کی ہے اعجاز غوث کا

پروا نہیں ہے کچھ اسے دونوں جہان کی
جو ہو گیا ہے عاشقِ جانباز غوث کا

وہ شرق میں ہوں خادم اگر غرب میں تو کیا
پھیلا ہے دور تک پرِ پرواز غوث کا

ہر وقت ہے یہی دلِ شایقؔ کی التجا
یارب مجھے بنا دے تو ہمراز غوث کا

(ایضاً)

کلامِ بلاغت نظام

کیا ہے رتبہ اعلیٰ حق نے ایسا غوثِ اعظمؓ کا
سرِ عرشِ بریں ہے بول بالا غوثِ اعظمؓ کا ۱۲

نبی نے دوشِ غوثِ پاک پر جس دم قدم رکھا
تو سب ولیوں کی گردن پر قدم تھا غوثِ اعظمؓ کا

ہوئے جتنے ولی سب آپ ہی کے زیرِ سایہ ہیں
نہیں چمکا ہے ایسا نام جیسا غوثِ اعظمؓ کا

ہزاروں اولیاء اللہ عالی رتبہ ہیں بیشک
مگر ہے مرتبہ اعلیٰ سے اعلیٰ غوثِ اعظمؓ کا

مرے قالب میں میرے دل میں میرے ہر بُنِ مُو میں
بسا ہے شوق کس کا عشق کس کا غوثِ اعظمؓ کا

سہاروں میں سہارا ہے سہارا فخرِ عالم کا
وسیلوں میں وسیلہ ہے وسیلہ غوثِ اعظمؓ کا

وہیں فی الفور کی بس آپ نے اسکی مدد بیشک
کسی نے نام جب لے کر پکارا غوثِ اعظمؓ کا

تصدق غوثیت کے قطبیت کے میں دل و جاں سے
یہ کیسا نام ہے پیارے سے پیارا غوثِ اعظمؓ کا

وہ مالک ہیں وہ صاحب ہیں وہ آقا ہیں مرے بیشک
فقیر و عاجز و مسکین ہوں بندہ غوثِ اعظمؓ کا

حقیقت کیا ہے اس کے سامنے فغفور و قیصر کی
کہ اعلیٰ ہے غلام ادنیٰ سے ادنیٰ غوثِ اعظمؓ کا

ہوا جو نام عبد القادر اسکی وجہ یہ پائی
مقرب عبد ہے قادر ہے مولا غوثِ اعظمؓ کا

نہ کیونکر ہم کہیں بغداد کو جنت سے بھی بڑھ کر
کہ اس میں روضۂ انور ہے کیسا غوثِ اعظمؓ کا

اُسے آصفؔ ہی کیا اندیشہ جس کے یہ وسیلہ ہوں
بھروسہ فخرِ عالم کا سہارا غوثِ اعظمؓ کا

(اعلیٰحضرت غفران مکان نواب میر محبوب علیخاں آصف مرحوم و مغفور)

۱۳ ہے اب پیش نظر میرے سراپا غوثِ اعظمؓ کا — جدھر دیکھوں نظر آتا ہے جلوا غوثِ اعظمؓ کا
تصور جمگیا آئینۂ دل میں مرے جب سے — نظر ہر چیز میں آتا ہے چہرا غوثِ اعظمؓ کا
عجب ہے شان حضرت کی کہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا — سراپا نقشۂ وحدت ہے نقشہ غوثِ اعظمؓ کا
خدا اور مصطفےٰ کی دید اس کو کیوں نہ حاصل ہو — تصور میں جو دیکھے روئے والا غوثِ اعظمؓ کا
خیالِ روئے والا میں ہوا ہوں محو کچھ ایسا — سراپا بنگیا ہے میرا نقشہ غوثِ اعظمؓ کا
خدا کے فضل سے سب اولیاؤں میں زمانے کے — کسی نے بھی نہیں پایا ہے رتبہ غوثِ اعظمؓ کا

تمنائے زیارت شادؔ کے دل میں ہے مدت سے
دکھا دے یا الٰہی اس کو روضہ غوثِ اعظمؓ کا

(یمین السلطنتہ مہاراجہ سر کشن پرشاد صاحب اعظم بہادر شادؔ - از باغِ شادؔ)

---

۱۴ مرے لب پر جو نامِ پاک آیا غوثِ اعظمؓ کا — تڑپ کر دل نے اک نعرہ لگایا غوثِ اعظمؓ کا
غلامِ شاہِ جیلاں کا ذرا رتبہ کوئی دیکھے — بنا ہے چترِ رحمت سر پہ سایا غوثِ اعظمؓ کا
ہوا سو جان سے قرباں میں نقاشِ تصور پہ — وہ نقشہ کھینچکر مجھ کو دکھایا غوثِ اعظمؓ کا
فلک اس در پہ مجرائی ملک اس در کے شیدائی — یہ شانِ غوثِ اعظم ہے یہ پایا غوثِ اعظمؓ کا
طریقت میں شریعت میں ولایت میں کرامت میں — کسی نے مرتبہ اب تک نہ پایا غوثِ اعظمؓ کا
حکومت پر ہوں نازاں حکمراں ہیں اپنے نازاں ہوں — کہ خالق نے گدا مجھ کو بنایا غوثِ اعظمؓ کا
دعا یہ ہے کہ جب درپیش ہو ہنگامۂ محشر — نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن خدایا غوثِ اعظمؓ کا
معطر ہوگئی محفل گلِ جنت کی خوشبو سے — کسی نے جب کوئی قصہ سنایا غوثِ اعظمؓ کا
نہ اٹھتا ہے اٹھائے سے نہ مٹتا ہی مٹائے سے — دلوں پر حق نے وہ سکہ بٹھایا غوثِ اعظمؓ کا
ہوائے گلشنِ بغداد کے آنے لگے جھونکے — گلِ داغِ عقیدت رنگ لایا غوثِ اعظمؓ کا
لیا آغوش میں چشم و دلِ عشاق نے بڑھکر — دو عالم میں نہ جب جلوہ سمایا غوثِ اعظمؓ کا
لقب حضرت کو قدرت نے دیا محبوبِ سبحانی — پسند ایسا ہر اک انداز آیا غوثِ اعظمؓ کا

محی دین پیغمبر ہوئے غوث الوریٰ ٹھیرے — وقار اللہ نے کیا کیا بڑھایا غوث اعظم کا
کہاں ہیں تشنہ لب سیراب ہونے کو ادھر آئیں — کہ ابرِ فیض ہے ہر سمت چھایا غوث اعظم کا
نظر اسکی ہے آنکھیں اسکی ہیں تقدیر اس کی ہے — جسے اللہ نے جلوہ دکھایا غوث اعظم کا

جلیلؔ اللہ کے دیدار احمد کی شفاعت کو
ہمیں اچھا وسیلہ ہاتھ آیا غوث اعظم کا

(استاد سخن نواب فصاحت جنگ بہادر جلیلؔ ۔ معراج سخن)

---

15 رسول اللہ کا جلوہ ہے جلوہ غوث اعظم کا — عجب پیارا عجب بانکا ہی نقشہ غوث اعظم کا
زلیخا عاشق یوسف تو مجنوں عاشق لیلیٰ — طبیعت اپنی اپنی ہم ہیں شیدا غوث اعظم کا
ولی وہ ہو گیا جس پر پڑی بانکی نظر ان کی — بڑی سرکار ہے اللہ رے رتبا غوث اعظم کا
محبت پیر کی دل سے نہ جائے اے مرے خالق — مرے سر میں رہے تا حشر سودا غوث اعظم کا
خبر ہم کو ملی البیضۃ منا بالف سے — کہ بڑھ کر شاہ سے خادم ہے ادنیٰ غوث اعظم کا
ذرا اہل نظر سے پوچھئے تو لطف آئیگا — نظر میں ان کے ہے کیا کیا تماشا غوث اعظم کا
اگر سچے ہیں ہم خادم تو کیا ڈر نزع کا ہم کو — رہیگا سامنے اس دم بھی چہرا غوث اعظم کا
جسے چاہا اسی دم بحر الفت میں دیا غوطہ — ازل سے تا ابد بہتا ہے دریا غوث اعظم کا
ہمیں کیوں ہو بھلا ڈر گرمئ خورشید محشر سے — مبارک ہو ہمارے سر پہ سایا غوث اعظم کا
رہے ہر دم ہی پیش نظر ایمان ہی اپنا — کہ مصحف سے نہیں کم روئے زیبا غوث اعظم کا

یہ ادنیٰ خاک کا ذرہ وہ نور رحمت عالم
بیاں ہو وصف شایقؔ سے بھلا کیا غوث اعظم کا

(مولوی میر اعظم علی صاحب شایقؔ مفتی اول بلدہ مرحوم ۔ از کلیات شایقؔ)

---

16 نظر میں دل میں سینہ میں ہے جلوہ غوث اعظم کا — سراپا ہے مرا آئینہ خانہ غوث اعظم کا

تماشا دیدنی ہوگا عدالت گاہِ محشر میں ۔ جو میرے ہاتھ میں دامن رہیگا غوث اعظم کا
وہ آئینہ ہے شانِ خدا ہے آئینہ جس میں ۔ کوئی دیکھے خدارا روئے والا غوث اعظم کا
رسول اللہ کو دیکھا ہے جس نے وہ دیکھے ۔ سراپا برزخِ کبریٰ ہے نقشہ غوث اعظم کا
برائے دیدنِ لیلیٰ بباید دیدۂ مجنوں ۔ کوئی دیکھے مری آنکھوں سے جلوہ غوث اعظم کا

لحد ہے مردمک پلکیں مثالِ چادرِ گل ہیں
وطن کا دیدۂ حق بیں ہے روضہ غوث اعظم کا

(مولوی سید شاہ افتخار علی صاحب چشتی وطن رحمۃ اللہ علیہ ۔ از بستانِ تصوف)

---

۱۷ تجلّی خدا ہے روئے زیبا غوث اعظم کا ۔ مقدر اس کا جس نے دیکھا چہرہ غوث اعظم کا
مری آنکھوں میں کھنچ جائے سراپا غوث اعظم کا ۔ نظر آئے مرے دل میں تماشا غوث اعظم کا
نہ میں جنت کا خواہاں ہوں نہ طالب حور و غلماں کا ۔ الٰہی دے مجھے عشق و تولّا غوث اعظم کا
مبارک زاہدوں کو ناز اپنے زہد و تقویٰ پر ۔ گنہ گاروں کو کافی ہے وسیلہ غوث اعظم کا
کروں میں ناز جتنا بھی مری قسمت پہ زیبا ہے ۔ خدا کا شکر دامن ہاتھ آیا غوث اعظم کا
خیالِ غوث اعظم میں بسر ہو زندگی میری ۔ دمِ آخر نظر آجائے چہرہ غوث اعظم کا
کوئی شیریں کا عاشق کوئی دیوانہ ہے لیلیٰ کا ۔ بنا دے مجھ کو دیوانہ خدایا غوث اعظم کا

نہ گھبرا گرمیٔ خورشیدِ محشر سے تو اے حاذق
بہت کافی ہے تیرے سر پہ سایہ غوث اعظم کا

(جناب مولوی سید شاہ یحییٰ بادشاہ صاحب قادری حاذق)

---

۱۸ تصور مجھ کو رہتا ہے ہمیشہ غوث اعظم کا ۔ زباں پر ہے مرے ہر دم وظیفہ غوث اعظم کا
حسینانِ جہاں کی گر گئی تصویر آنکھوں سے ۔ نگاہوں میں کھنچا ہے جب سے نقشہ غوث اعظم کا
تصدق صورتِ پروانہ کردونگا دل و جاں کو ۔ نظر آئیگا جس دم مجھ کو چہرا غوث اعظم کا

جگر بندِ علیؓ و فاطمہؓ لختِ دلِ احمدؐ — تعالیٰ اللہ کیا اعلیٰ ہے رتبہ غوثِ اعظمؓ کا
صفا میں نور میں تابندگی میں روشنائی میں — مہ و خورشید سے بہتر ہے چہرہ غوثِ اعظمؓ کا
نہ ہوگا طالبِ گلزارِ فردوسِ بریں یارب — اگر رہنے کو ملجائے گا کوچہ غوثِ اعظمؓ کا

ازل سے ہم شریکِ کشتگانِ تیغِ الفت ہیں
ہمارے دل پہ ہی محمود قبضہ غوثِ اعظمؓ کا

(جنابِ محمود - از جلوۂ احمدی حصہ سوم)

ازل کے دن سے ہوں دلدادہ ایسا غوثِ اعظمؓ کا — رہے گا تا ابد اس سر میں سودا غوثِ اعظمؓ کا ۱۹
حرم میں دیر میں چشم و نظر میں خانۂ دل میں — غرض ہر شئے میں ہی ہر جا ہی جلوا غوثِ اعظمؓ کا
وہیں بس ہو گئیں آسان ساری مشکلیں اُسکی — جنہوں نے نام لے کر پکارا غوثِ اعظمؓ کا
یہ ممکن ہے نہیں اس میں خیالِ غیر آجائے — تصور جس نے ہی دل میں جمایا غوثِ اعظمؓ کا
فلک دربان ہو جس کا ملک قربان ہوں جس پر — یہ وہ ہے مرتبہ اعلیٰ سے اعلیٰ غوثِ اعظمؓ کا
کوئی تصویر جیسے آئینہ میں جلوہ آرا ہو — کھنچا آنکھوں میں ہی اسطرح نقشہ غوثِ اعظمؓ کا
تپشِ خورشیدِ محشر کی اذیت کیا اُسے دیگی — رہیگا جس کسی کے سر پہ سایا غوثِ اعظمؓ کا

یہ بخشش غلامی کا لقب سردار اچھا ہے
مجھے کافی ہے محشر میں سہارا غوثِ اعظمؓ کا

(جنابِ سید شاہ یحییٰ عالم صاحب قادری سردار تلمیذ حضرت جلیل۔ از جلوۂ طیبہ)

ہے مری آنکھوں میں جلوہ غوثؓ کا — پتلیوں میں ہے تماشا غوثؓ کا ۲۰
غوث کی چاہت ہے سینہ میں بھری — کھنچ گیا ہے دل میں نقشہ غوثؓ کا
یا خدا بغداد پہنچا دے مجھے — دیکھ لوں آنکھوں سے روضہ غوثؓ کا
بنگئی دارالشفا اُن کی گلی — دل ہر اک بیمار نکلا غوثؓ کا
بے کہے یا غوث کل پڑتی نہیں — ہے مجھے ہر دم وظیفہ غوثؓ کا

دیکھ لیتے ہیں تجلّی ذات کی — حق نما ہے روئے زیبا غوثؓ کا

مشکلیں حل ہو گئیں واقفؔ مری
نام جب لیکر پکارا غوثؓ کا

(حکیم امتیاز حسین صاحب واقفؔ تلمیذ حضرت جلیلؔ۔ از ترانۂ واقف)

---

۲۱ مفہوم ہے یہ میرے قلم کے سریر کا — ہے دوشِ اولیا پہ قدم دستگیر کا
عالم کو تیغ فیض سے تسخیر کر لیا — فرزند ہے وہ بادشہِ قلعہ گیر کا
یک پل میں جسکو چاہیے اسے بادشہ کرے — یہ اختیار ہے ترے در کے فقیر کا
دل میں سوا خدا کے نہ تھی ماسوا کی جا — کیسا خلوص تھا مرے پیر کے پیر کا
حاصل ہو سیرِ گلشنِ بغداد کی مجھے — مشتاق ہوں میں خطۂ جنت نظیر کا
پوچھو معین دینؓ سے تم فضل محی دیںؓ — معلوم ہے فقیر کو رتبہ فقیر کا
طفلی میں دیکھو حرمتِ ماہِ صیام سے — دن بھر کیا جناب نے پرہیز شیر کا
بڑھکر ہے بادشاہِ جہاں کے سریر سے — رتبہ مرے حضور کے فرشِ حصیر کا

اُن سے ضیاؔ ہے رونقِ دینِ محمدیؐ
باہر نہ شرع سے ہے قدم دستگیر کا

(جناب عبدالرحیم صاحب ضیاؔ۔ از مقامات دستگیری)

---

۲۲ شیفتہ ہے دل ہمارا، پیرؓ کا — یا الٰہی ہو نظارا، پیرؓ کا
مسکن اپنا جلد ہو بغداد میں — ہجر ہے کس کو گوارا، پیرؓ کا
حل ہوئی مشکل وہیں اس شخص کی — نام لیکر جب پکارا، پیرؓ کا
اولیا را ہست قدرت از الٰہ — تیرِ جستہ ہے اشارا، پیرؓ کا
ہر ادا سے شانِ وحدت ہے عیاں — جلوۂ حق ہے نظارا، پیرؓ کا

جس نے دیکھا جان سے شیدا ہوا　　حق نے کیا نقشہ اُتارا پیر کا
کس کی طاقت کس کا دل کس کا دماغ　　لکھ سکے احوال سارا پیر کا

شایق خستہ یہ کافی روزِ حشر
ہم غلاموں کو سہارا پیر کا

(مفتی میر اعظم علی صاحب شایق　-　از کلیات شایق)

---

۲۳ ہر دم زباں پہ نام ہے پیروں کے پیر کا　　یوں ذکر صبح و شام ہے پیروں کے پیر کا
اللہ جانتا ہے یہ بندوں کی کیا مجال　　کیا رتبہ کیا مقام ہے پیروں کے پیر کا
قبضہ ہے ملکِ دین پہ اسی شہریار کا　　ہر جا یہ انتظام ہے پیروں کے پیر کا
جس نے پیا خلوص سے وہ باخدا ہوا　　وحدت کا جام جام ہے پیروں کے پیر کا
ہر ایک آفتاب کو آخر ہوا زوال　　شمسِ علیٰ مدام ہے پیروں کے پیر کا
ہر ہر کی اُن کی شکل پہ قربان جان ہے　　ہر ایک دل سے رام ہے پیروں کے پیر کا
کہتا ہوں نام سنتے ہی اُمیّ ابی فداک　　وہ پیارا پیارا نام ہے پیروں کے پیر کا
ہوتے ہیں فیض یاب ابھی تک ہزارہا　　کیا فیض فیضِ عام ہے پیروں کے پیر کا

پوچھے کوئی پتہ تو بتاتا اُسے یہی
شایق بھی اک غلام ہے پیروں کے پیر کا

(ایضاً)

---

۲۴ بغداد کو جاؤں تو میں ہو جاؤں وہیں کا　　ہو دفن میسر مجھے اس پاک زمیں کا
مضطر ہوں بلا لیجئے بغداد میں شاہا　　بر لائیے مقصد دلِ ناشاد و حزیں کا
ہوں نزع میں یا پیر مدد کیجئے میری　　ہو جائے نہ قبضہ کہیں ابلیس لعیں کا
بغداد کی دکھلا کے فضا مست بنا دو　　ارماں نہ مرے دل میں رہے خلدِ بریں کا

یا غوث اغثنی سے مجھے بلوائیے بغداد　　یا پیر مدد کن کہ نہ ہو جاؤں یہیں کا
چوکھٹ پہ جو سر اپنا رگڑتا ہوں شب و روز　　مطلب یہ ہے مٹ جائے جو لکھا ہے جبیں کا

یا غوث پہ ہو خاتمہ بالخیر خدایا
ہے خوف سخی کو تو دمِ بازپسیں کا

(مولوی سید شاہ قطب میاں صاحب حسینی قادری)

---

۲۵ وا گیسوئے شہ کی ہے ثنا میں دہن اپنا　　منہ بند رکھے نافۂ مشکِ ختن اپنا
مر کر بھی غمِ شہ میں ہے آوارہ پن اپنا　　لاشہ کہیں اپنا ہے کہیں ہے کفن اپنا
ظاہر ہے پسِ مرگ بھی دیوانہ پن اپنا　　تربت نہ سلامت ہے نہ ثابت کفن اپنا
باندھی جو کمر ذوقِ غریب الوطنی نے　　کس یاس سے منہ تکتی ہے صبحِ وطن اپنا
کیا داغِ فراقِ شہِ بغداد سے نسبت　　منہ دیکھ ذرا شمعِ سرِ انجمن اپنا
زائر یہ پکار اٹھتے ہیں بغداد میں جاکر　　قربان غریب الوطنی پر وطن اپنا
سن لے اسے جو غوث کی ہے شان کا منکر　　ہر شعر ہے اک پاسخِ دنداں شکن اپنا
اس دوریٔ بغداد نے رکھا نہ کہیں کا　　غربت ہی اب اپنی ہے نہ اپنا وطن اپنا
ہم غوث کے مداح ہیں ہم غوث کے پیرو　　شیوا یہی اپنا ہے یہی ہے چلن اپنا
ہے حسرتِ نظارۂ حضرت ابھی باقی　　ہم منہ نہ چھپائینگے میان کفن اپنا
یا غوث کوئی ضبط کی حد بھی شبِ فرقت　　رکتا نہیں اب نالۂ گردوں شکن اپنا
نوید نظرِ ساقیٔ کوثر ترے قرباں　　کب تک رہے یوں خشک یہ کام و دہن اپنا
جی بھر کے زیارت کے مزے لوٹتے اے دل　　تقدیر سے بغداد جو ہوتا وطن اپنا

مدحِ شہِ بغداد کا یہ فیض ہے زیرکؔ
حورانِ جناں کی ہے زباں پر سخن اپنا

(جناب مولوی سید علی احمد صاحب زیرکؔ مرحوم۔　　از تصورات زیرکؔ المعروف بہ تجلی عرفان)

مے عشقِ شہِ بغداد پلادے یارب — اپنے محبوب کا متوالا بنادے یارب ۲۶
میری حسرت ہے یہی میری تمنا ہے یہی — زندگی میں مجھے بغداد دکھادے یارب
یاد حضرت کے سوا دھیان کسی کا نہ رہے — خود مجھی کو تو مرے دل سے بھلا دے یارب
اس طرح سے مری آنکھیں کبھی کردے پُرنور — غوث اعظم کا رُخ پاک دکھادے یارب
میکدہ پیر کا ہے زندہ دلوں کی بستی — مجھ سے ناچیز کو بھی اس میں تو جادے یارب
مجھ پہ بھی پیر کی وہ مست نگاہیں پڑجائیں — مجھ سے ہشیار کو متوالا بنادے یارب
آتشِ ہجر نے اک آگ لگادی دل میں — آب وصلِ شہ جیلاں سے بجھادے یارب
خانۂ دل مرا ویران ہے ایک مدت سے — پیر کے فیض سے گلزار بنادے یارب

اہلِ محشر میں جو بے پردہ ہو شائق کا عمل
دامنِ پیر کے سایہ میں چھپادے یارب

(مفتی میر اعظم علی صاحب شائق ۔ از کلیاتِ شائق)

کیوں نہ ہر دم میں رہوں محو ثنائے محبوبؓ — نخلِ ایمان کی ہے بیخ ولائے محبوبؓ ۲۷
خاص محبوبِ خدا ذاتِ مبارک جو بنی — کیا زباں میری کرے صفت و ثنائے محبوبؓ
درِ والا کی گدائی پہ نہ کیوں فخر کروں — بڑھ کے شاہانِ جہاں سے ہے گدائے محبوبؓ
سوزشِ گرمیٔ خورشید کا کیا خوف انھیں — روزِ محشر جو رہیں زیرِ لوائے محبوبؓ
لطف کیا کیا نہ دکھائیگا بروزِ محشر — سر میں سودائے نبیؐ دل میں ولائے محبوبؓ
بخدا اس کو میں سمجھونگا ہے آوازِ خدا — گر مرے کان میں پہنچیگی صدائے محبوبؓ

ہوگیا ہے مرا اب عرشِ معلّٰی پہ دماغ
اے معلّٰی جو مرے دل میں ہے جائے محبوبؓ

(مولوی حاجی محمد مظفر الدین صدیقی معلّٰی حیدرآبادی ۔ از ریاضِ معلّٰی)

۲۸ تو جو اللہ کے پیارے کا ہے پیارا یا غوثؓ
تیری الفت نہیں کس دل کو گوارا یا غوثؓ

بحرِ توحیدِ الٰہی کا شناور تو ہے
شرک سے تجھ کو ہے یک لخت کنارا یا غوثؓ

اولیا صورتِ انجم ہیں تو ہے مہرِ منیر
کیا ہے رخشاں تری عظمت کا ستارا یا غوثؓ!!

معجزاتِ نبوی سے ہیں کرامات ترے
منکروں کو نہیں جز عجز ہے چارہ یا غوثؓ

خوش نصیبی یہ نہ کیوں فخر ہو ہم کو ہر دم
گر ہو حاصل تری تربت کا نظارہ یا غوثؓ

کیا عجب شوق سے ہو جاتے ترے حلقہ بگوش
دیکھتے تجھ کو جو اسکندر و دارا یا غوثؓ

بوئے گیسو سے خجل ہے نہ فقط مشکِ ختن
منفعل عنبرِ سارا بھی ہے سارا یا غوثؓ

نفع گو لاکھ بھی دنیا کا ہو حاصل کیا ہے
تیرے اعدا کو ہے عقبیٰ کا خسارا یا غوثؓ

میرا سینہ ہو نہ کیوں گنجِ شہود و عرفاں
نظرِ لطف ہو گر تیری خدارا یا غوثؓ

لا نہیں سکتے ہیں پیرایۂ الفاظ میں ہم
ہے فزوں جوشِ عقیدت جو ہمارا یا غوثؓ

اولیا کی بھی قیامت میں شفاعت حق ہے
بادشہ کو ہو نہ کیوں تیرا سہارا یا غوثؓ

(الحاج جناب قادر بادشاہ صاحب بادشہ رئیس وانیاڑی ضلع شمالی ارکاٹ ۔ از گلزارِ بادشہ)

---

۲۹ ادا حضور کی ہو مجھ سے کیا ثنا یا غوثؓ
کہ تم ہو عاشق و معشوقِ کبریا یا غوثؓ

اطاعتِ نبوی آپ کی اطاعت ہے
رضا ہے آپ کی اللہ کی رضا یا غوثؓ

امید شام و سحر رکھتے ہیں یہی قدسی
کہ آستاں پہ رہیں تیرے جبہ سا یا غوثؓ

اگر نگاہِ کرم تیری اس پہ پڑ جائے
تو خاک سیم ہو ہو جائے مس طلا یا غوثؓ

دیا ہر ایک کو جو چاہا جس گھڑی تم نے
ہے بے حساب ترا فیض و سخا یا غوثؓ

دو عالم آپ کا تابع ہے کس کو طاقت ہے
کرے جو آپ کے فرمان سے ابا یا غوثؓ

درِ حضور ہے حاجت روائے اہلِ غرض
مجھے بھی خوانِ کرم سے ہو کچھ عطا یا غوثؓ

ذرا ادھر بھی خدارا اک نظر کیجے
میں کب سے منتظرِ لطف ہوں کھڑا یا غوثؓ

زمیں میں خلد میں جن و ملک میں انساں میں — تمہارے فضل کا شہرہ ہے جا بجا یا غوث رض
شمار تیری کرامات کا نہیں ممکن — کہ ٹھیری خاک بھی در کی تری دوا یا غوث رض
سیادت عرفا مطلقاً تمہیں کو ملی — تمہیں ہو قافلہ سالار اصفیا یا غوث رض
صلوٰۃ و صوم پہ غرہ نہیں مجھے اصلا — تمہارے لطف و کرم کا ہے آسرا یا غوث رض
شمائل آپ کے ہیں سب شمائل حسنین رض — وہی ہے جلوہ وہی ہے تری ادا یا غوث رض
عیاں ہے آپ کے چہرہ سے شان مرتضوی — وہی جلال وہی رعب و دبدبہ یا غوث رض
غضب تمہارا نمونہ خدا کے قہر کا ہے — کرم حضور کا ہے رحمت خدا یا غوث رض
قضا ہے تیری مسخر قدر موافق ہے — کیا خدا نے وہی تم نے جو کہا یا غوث رض
کرم حضور کا ہے ہر جگہ مرے ہمراہ — یہی ہے زاد یہی میرا اصلا یا غوث رض
ولی ہیں جتنے جہاں میں ہر ایک کی گردن — خدا کے حکم سے ہے تیرے زیر پا یا غوث رض
وصال آپ کا موصل ہے وصل مولا کا — پھرا جو آپ سے وہ حق سے ہے پھرا یا غوث رض
وسیلہ جس کو ملے دامن کرم کا ترے — زہے نصیب زہے طالع رسا یا غوث رض

قتیل میں ہوں ترا تو ہے میرا شاہنشاہ
ہے اٹھتے بیٹھتے ہر دم مری صدا یا غوث رض

(جناب مولانا عبد القادر صاحب قادری بدایونی قتیل علیہ الرحمۃ۔ — از بہارستان منقبت)

---

۴۰ ترا ذرہ مہ کامل ہے یا غوث رض — ترا قطرہ یم سائل ہے یا غوث رض
کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث — وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث رض
قد بے سایہ ظل کبریا ہے — تو اس بے سایہ ظل کا ظل ہے یا غوث رض
تری جاگیر میں ہے شرق تا غرب — قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث رض
ترا مجنوں ترا صحرا ترا نجد — تری لیلی ترا محمل ہے یا غوث رض
اشارے میں کیا جس نے قمر چاک — تو اس مہ کا مہ کامل ہے یا غوث رض

جسے مانگے نہ پائیں جاہ والے وہ بے مانگے تجھے حاصل ہے یا غوثؓ
جو قربوں سیر میں عارف نہ پائیں وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوثؓ

رضا کا خاتمہ بالخیر ہوگا
تری رحمت اگر شامل ہے یا غوثؓ

(مولانا احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ از حدائق بخشش حصہ دوم)

---

٣١ صدمہ فرقت میں دل پہ اپنے کب تک اٹھاؤں یا غوثؓ یا غوثؓ
آتشِ غم سے سینہ ہے بریاں کس کو دکھاؤں یا غوثؓ یا غوثؓ

ہجر الم کو کیونکر سہوں میں ہند میں کب تک روتا رہوں میں
فرماؤ رو رو درد و الم سے کیا مر ہی جاؤں یا غوثؓ یا غوثؓ

کھو گئی پونجی میرے جنم کی ، لاج رکھو تم اپنے کیے کی
محشر میں جا کر خالق کے آگے کیا منہ بتاؤں یا غوثؓ یا غوثؓ

مشتاق و لاچار و سرگشتہ ہو کر صحرا الصحرا کب تک پھروں میں
للہ فرماؤ یہ داغ حسرت کیونکر مٹاؤں یا غوثؓ یا غوثؓ

خانۂ حق سب کہتی ہے خلقت اسمیں نشیں ہے آپکی صورت
مجھ کو دکھا دو وہ پاک صورت دل میں چھپاؤں یا غوثؓ یا غوثؓ

بارِ گنہ سے بے دست و پا ہوں منزل کٹھن ہے کس طرح جاؤں
میں ناتواں ہوں یہ سخت بوجھا کیونکر اٹھاؤں یا غوثؓ یا غوثؓ

دل کو نہیں ہے اب تاب فرقت دکھلا دو جلدی وہ پاک صورت
آتشِ غم سے جان و جگر کو کب تک جلاؤں یا غوثؓ یا غوثؓ

یہ لعل عاجز مسکیں گدا ہے جب سے تمہارا شیدا ہوا ہے
کہتا ہے ہر دم مکھڑا تیادو قربان جاؤں یا غوثؓ یا غوثؓ

(جناب لعل محمد صاحب لعل۔ از دیوان لعل)

ہر لحظہ سوتے جاگتے ہیں لب پہ نام غوثؓ اچھا ملا وظیفہ ذکرِ دوامِ غوثؓ
کیونکر نہ اک جہاں ہو دل سے غلامِ غوثؓ پرتو فگن جہاں پہ ہے لطفِ عامِ غوثؓ
اک لو لگی ہوئی ہے مجھے غوثِ پاک کی دل میں ہے یادِ غوث تو لب پر ہے نامِ غوثؓ
سینہ شگاف کرکے دکھا دیں اگر کہو دل کے نگیں پہ کندہ ہمارے ہے نامِ غوثؓ
ہر لحظہ دل ادب کا ہے پہلو لئے ہوئے کیا کیا نہیں میانِ حرم احترامِ غوثؓ
ہے بادۂ محبتِ حضرت بھرا ہوا نام خدا یہ دل بھی ہمارا ہے جامِ غوثؓ
پتھر پہ ہوگی مہرِ سلیماں کھدی ہوئی دل کے نگیں پہ کندہ ہمارے ہے نامِ غوثؓ
دل قدسیوں کے بھی ہمہ تن گوش بن گئے ادنیٰ سی ہے یہ خوبیٔ طرزِ کلامِ غوثؓ
اتنی فروتنی نہیں گردوں کی بے سبب رہتا خمیدہ پشت ہے بہرِ سلامِ غوثؓ
مستانہ چال ہے جو نسیمِ بہار کی
زیرکؔ یہ سیکھ آئی ہے طرزِ خرامِ غوثؓ

(جناب مولوی سید علی احمد صاحب زیرکؔ مرحوم۔ از تصوراتِ زیرکؔ)

---

۳۲ جب دوشِ اولیائے زمانہ ہو بامِ غوثؓ ہو عرش سے بلند نہ کیونکر مقامِ غوثؓ
جس وقت چھوٹے روح سے یہ جسمِ ناتواں بارِ خدا زباں پہ ہو اوس وقت نامِ غوثؓ
لیتا ہے میرا نطق بھی بوسے زبان کے آتا مری زباں پہ ہے جس وقت نامِ غوثؓ
ہر ہر قدم پہ کرتی ہیں صدقے ہزار جان حوریں جو دیکھ لیتی ہیں طرزِ خرامِ غوثؓ
ہیں یہ تو لاسے ساقیِ کوثر کے میکشو ہو دور میں ہمیشہ نہ کس طرح جامِ غوثؓ
ہیں اٹھو پکارتے آگئے ملائکہ کیا اہتمامِ غوثؓ ہے کیا احترامِ غوثؓ
آزاد بندِ غم سے اسیرانِ زلف ہیں پڑ جائے یا خدا مری گردن میں دامِ غوثؓ
کیوں خوف ہے سحرؔ تجھے بارِ گناہ سے
ڈر کس لئے ہے عام ہے جب فیضِ عامِ غوثؓ
(جناب مولوی سید قطب میاں صاحب حسینی قادری سحرؔ)

۳۳ معراج میں کھلا یہ عروجِ مقامِ غوثؓ
کرسی ہے پایہ عرشِ معلّٰی ہے بامِ غوثؓ

سنتے ہی ہوں نہ قدسی بھی اذنِ سلامِ غوثؓ
روحیں بھی آ کے جھکتی ہیں بہرِ سلامِ غوثؓ

محفل ہزار لیلیٰ محمل نشیں ہے ایک
برپا ہیں اہلِ دل کے دلوں میں خیامِ غوثؓ

اُٹھی پھری ہے پاسِ ادب سے کمندِ آہ
جا کر قریبِ کنگرۂ اوجِ بامِ غوثؓ

مستانِ میکدۂ عشق الغیاث
رُکنے نہ پائے سلسلۂ دورِ جامِ غوثؓ

آنکھوں میں جلوہ دل میں تصور ہے آپ کا
یہ بھی مقامِ غوث ہے وہ بھی مقامِ غوثؓ

کیا خوف ہے تمازتِ خورشیدِ حشر کا
زیرِ لوائے غوث رہیں گے غلامِ غوثؓ

پھیلا کے پانوں چین سے سوتے ہیں اہلِ خول
چادر ہے اپنی سایۂ دیوارِ بامِ غوثؓ

ہے دور تک رسائیِ تارِ نگاہِ شوق
لائیگا کچھ نہ کچھ تو کسی دن پیامِ غوثؓ

آتے ہی گھر میں چور بھی ابدال ہو گیا
کچھ حصر نیک و بد پہ نہیں فیضِ عامِ غوثؓ

منظورِ سیرِ حسن ہے اے فرطِ بیخودی
بالائے کوہِ طور رہو یا زیرِ بامِ غوثؓ

ثاقب ہوائے شوق میں روحِ رواں مری
اُڑ کر بنے کبوترِ دیوارِ بامِ غوثؓ

(جناب نجم الدین صاحب ثاقب بدایونی قادری المخاطب بہ امام الکلام پہلوانِ سخن)

---

۳۴ تسکین وہ ہے درد میں یادِ لقائے غوث
کیوں ہر مرض کی ہو نہ دوا خاکپائے غوثؓ

سر ہو تو سر میں گیسوئے شہ کی ہوا رہے
دل ہو تو دل میں اپنے سمائے ولائے غوثؓ

پھر جوششِ جنوں میں ہوں صحرا نوردیاں
وحشت پسند پھر ہو ہوائے ولائے غوثؓ

باندھے ہوئے ہے زمزمہ سنجی کی جو ہوا
شاید ہے عندلیب بھی نغمہ سرائے غوثؓ

کیا پوچھتے ہو شانِ گدایانِ غوث کی
شاہنشہِ جہاں ہے اک ادنیٰ گدائے غوثؓ

تڑپائیں ہجر میں کہ رکھیں شاد دید سے
راضی ہیں ہم اسی پہ کہ جو ہو رضائے غوثؓ

ہو گا نہ خوف انہیں تپشِ مہرِ حشر کا
ہونگے میانِ حشر جو زیرِ لوائے غوثؓ

مر جاؤں یا الٰہی اگر ذکرِ غوثؒ میں
اٹھوں بھی قبر سے تو ہو لب پر ثنائے غوث
ارفع ہے اُن کی شان تو ادنیٰ ہے مدح خوان
واصف سے کیا بیان ہو وصف و ثنائے غوث

(حکیم مرزا محبوب علی بیگ صاحب واصف ابو العلائی۔ از بوستانِ نعت)

۳۵
المدد محبوبِ یزداں المدد — المدد مطلوبِ سبحاں المدد
المدد اے بادشاہِ انس و جاں — المدد اے ابرِ احساں المدد
المدد اے بیکسوں کے دستگیر — مہربانِ خستہ حالاں المدد
الغیاث اے مرہمِ زخمِ جگر — اے طبیبِ دردِ پنہاں المدد
عشق کے داغوں کی رکھتا ہوں بہار — سینہ و دل ہے گلستاں المدد
ظاہر و باطن کے محرم آپ ہیں
واقف حالِ غریباں المدد

(حکیم امتیاز حسین صاحب واقف۔ از ترانۂ واقف)

۳۶
المدد یا شاہِ جیلاں المدد — المدد یا پیرِ پیراں المدد
المدد یا اسمِ اعظم المدد — المدد یا نورِ یزداں المدد
المدد اے نورِ چشمِ مصطفیٰ — قرۃ العین کریماں المدد
المدد یا حضرتِ غوث الوریٰ — المدد محبوبِ سبحاں المدد
بند ہے دروازۂ دید و کلام — یا امام و قطبِ دوراں المدد
دُور ہوتا ہی نہیں وہمِ خودی — دستگیر و شاہِ مرداں المدد
ہو رہا ہے خوار قاضیؔ آپ کا
پیرِ پیراں شاہِ شاہاں المدد
(جناب محمد منیر الدین صاحب فاروقی قادری قاضی پربھنی)

۳۶ جنابِ سیدِ السادات و قبلۂ اوتاد — دکھائیے مجھے للہ روضۂ بغداد
بلائیے مجھے دارالسلام پہ حضرت — دکن میں میں رہوں کب تک بخاطرِ ناشاد
سناؤں کس کو میں اپنی داستانِ الم — نوائے تلخ سمجھتے ہیں سب مری فریاد
حضورِ دید کا بھوکا ہوں نام لیوا ہوں — وظیفہ صبح و مسا کا ہے صرف آپ کی یاد
غلام زادہ ہوں اور خانہ زادِ والا ہوں — ذریعہ میری نمو کا ہے آپ کی اولاد
غلام آپ کی درگاہ کا مرا آقا — کنیز آپ کی ہے میری مادرِ ناشاد
لگاتا رہتا ہوں ہر وقت نعرۂ یا غوثؓ — غیاثِ خلق و غوثِ اُمم شہِ امجاد
عطا ہوئی ہے صفِ دوستاں مجھے کیا غم — اگرچہ ہوتے رہیں سینکڑوں ستم ایجاد
ذریعہ آپ ہیں میری خداشناسی کا — حضور آپ کے شاگرد ہیں مرے استاد

قتیلِ عشق کو جز عشق کچھ نصیب نہیں
لپیٹتا ہے منیرؔ اب بیاضِ رشد و رشاد

(جناب منیر الدین صاحب قادری فاروقی منیرؔ)

۳۷ جھانکتا جا ادھر او ناقہ سوارِ بغداد — جھونکتا جا مری آنکھوں میں غبارِ بغداد
سرمۂ چشمِ حقیقت ہے غبارِ بغداد — غازۂ روئے طریقت ہے بہارِ بغداد
جس نے کعبہ میں نہ دیکھی ہو بہارِ بغداد — دیکھ لے دل میں مرے نقش و نگارِ بغداد
میں ہوں وہ بلبلِ خوش عیش بہارِ بغداد — گل تو گل مجھ سے کھٹکتے نہیں خارِ بغداد
کربلا پر مرا سر آنکھ نجف پر صدقے — دل مدینہ پہ فدا جان نثارِ بغداد
جب کھلی آنکھ وہ نقشہ اتر آیا دل میں — ہے مرا تارِ نظر راہ گذارِ بغداد
پاؤں رکھوں نہ فلک پر بھی زمیں کا کیا ذکر — میرے تلووں میں چبھے تو کہیں خارِ بغداد
قدمِ پاک کے قابل تو کہاں سر میرا — سمِ توسن ہی سہی شاہسوارِ بغداد
دم ہی جائیگا تو جائیگا سرورِ مئے غوثؓ — سر ہی اتریگا تو اترے گا خمارِ بغداد
آنکھیں روضہ پہ ہیں روضہ ہے مری آنکھوں میں — دل ہے بغداد میں دل میں ہے مزارِ بغداد

ہر قدم بڑھ کے یہ کہتا ہے مرا ذوقِ سجود　　سر میں چھپ جائے الٰہی کوئی خارِ بغداد
قادری ہیں ہوں مکدر نہ ہوں مجھ سے کیونکر　　اہلِ کیں رکھتے ہیں سینہ میں غبارِ بغداد
ہوگیا دم جو ہوائے شہِ جیلاں میں فنا　　میرے پھولوں میں بھی آ نکلی بہارِ بغداد
بختِ زوّار سے دھو دھو کے سیاہی شب و روز　　موجزن نیل کا چشمہ ہے کنارِ بغداد
ہوش کے بدلے مرے سر میں ہوائے گیلاں　　سرمہ کی جا مرے آنکھوں میں غبارِ بغداد
اڑ کے پہنچوں گا پسِ مرگ بھی ان شاء اللہ　　خاک مجھ خاک نشیں کی ہے غبارِ بغداد
گھر بھی محبوب کا محبوب ہے سبحان اللہ　　دل خدا والوں کے ہیں آئینہ دارِ بغداد
جیسے بخشی ہے مدینہ کو نبی نے عزت　　یوں بڑھا آپ کے قدموں سے وقارِ بغداد
صفحۂ دل پہ عرب اور عجم کے اب تک　　صورتِ حرفِ مشدّد ہے شمارِ بغداد

یا خدا جلد ہو ثاقب کی تمنّا پوری
حلقۂ چشم بنے بابِ حصارِ بغداد

(محمد نجم الدین صاحب ثاقب قادری بدایونی المخاطب بہ امام الکلام پہلوان سخن)

خجل ہے چہرۂ انور سے چودھویں کا چاند　　فلک کے چاند سے بڑھ کر ہے یہ زمیں کا چاند ۳۸
جناب غوث کے جلوے سے ہے جہاں روشن　　فروغ بخشِ زمیں ہے سپہرِ دیں کا چاند
نبی کے آنکھ کا تارا ہے یہ قمر طلعت　　یہ چاند ہے فلکِ ختمِ مرسلیں کا چاند
ستارہ دیکھئے کب میری آنکھ کا چمکے　　نظر کب آئے اسے آپ کی جبیں کا چاند
یہ تیری الفتِ عارض کا داغ روشن ہے　　اسی کا نام ہے میرے دلِ حزیں کا چاند
نثارِ روئے منوّر جو ماہِ کامل ہے　　فدائے ابروئے پُرخم ہے تیسویں کا چاند
ضیا میں ہے وہ کفِ دست بھی یدِ بیضا　　یہی ہے غوثِ مکرّم کی آستیں کا چاند
مکانِ گنبدِ والا نہ کیوں منوّر ہو　　چمک رہا ہے یہاں جلوۂ مکیں کا چاند
اسی کے نور سے روشن ہے عالمِ عرفاں　　وہی ہے معرفتِ ذات کے یقیں کا چاند

وہ رشکِ مہر ہے جو ہے تجلیٔ اول
یہ رشکِ ماہ ہے گودھو اسی حسین کا چاند
(امیر الشعرا نواب محمد منور خاں بہادر گوہر نائب خاندان کرناٹک)

کلام بلاغت نظام

۳۹ نورِ حق دیکھو نبیؐ کا روئے تاباں دیکھکر — نورِ احمد دیکھو شکلِ شاہِ جیلاں دیکھکر
تو جو اولادِ حسنؓ ہے تو جو اولادِ حسینؓ — کیوں نہ خوش ہوں نسبتِ شاہِ مرداں دیکھکر
آپ سے ہوتی تھیں پیہم وہ کراماتیں عیاں — اولیائے عصر بھی ہوتے تھے حیراں دیکھکر
آپ کے اوصاف ایسے ہیں کہ اہلِ شرک و کفر — کوئی منکر ہو گیا کوئی مسلماں دیکھکر
آپ کے چہرہ سے وہ نورِ الٰہی تھا عیاں — ہر کس و ناکس کو غش آتا تھا ہاں ہاں دیکھکر
آدمی کیا ہے فرشتے کی بھی آنکھیں کھل گئیں — یہ تجلی دیکھ کر یہ نورِ عرفاں دیکھکر
سر بھی جھکتا ہے کمر کے ساتھ ہی مشتاق کا — دور سے ہی آستانِ قطبِ دوراں دیکھکر
صدقے ہوتا ہے کبھی قربان ہوتا ہے کبھی — روحِ صدا اور ترا گردون گرداں دیکھکر
عشق و شوقِ مصطفےٰ و پیر میرے دل میں ہے — وجد میں آتے ہیں مجھ کو اہلِ عرفاں دیکھکر
اسمیں ہی رنگِ بہاراں اسمیں عشقِ غوثِ پاک — ہے رگِ گل منفعل میری رگِ جاں دیکھکر
یہ تمنا ہے کہ جاؤں سر کے بل بغداد میں — مثلِ رضواں دور سے لے مجھکو دیباں دیکھکر
ناامیدی گھٹ گئی میری توقع بڑھ گئی — ہر کسی پہ آپ کے الطاف و احساں دیکھکر
آپ ہی کے ہاتھ میں ہے نبض پیر دستگیرؓ — چارہ سازی کیجئے میرا دردِ پنہاں دیکھکر
توشۂ منزل نہیں ہے میں پریشاں ہوں بہت — جمع بے سامانیوں کا اپنے ساماں دیکھکر

کثرتِ عصیاں سے ہی آصف نہایت مضطرب
کیجئے اسپر کرم اس کو پریشاں دیکھکر

(اعلیحضرت غفران مکان نواب میر محبوب علیخان آصفجاہ سادس نور اللہ مرقدہ)

اے شاہدِ کون و مکاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ — اے سجدہ گاہِ قدسیاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ ۴۰
اے بادشاہِ بندگاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ — اے دستگیرِ انس و جاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ
مہرِ منیرِ لامکاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ — نورِ خدائے دو جہاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ
ہر چند ہوں دل سے قریں دوری کا غم جاتا نہیں — بلوائیے تا آستاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ
تصویر ہے وہ آپ کی تنویر ہے وہ آپ کی — صورت ہی جو دل میں نہاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ
جس کے مربی آپ ہوں پالا ہے جسکو آپ نے — وہ جا سکے گا پھر کہاں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ
کہہ کر میں یا قادرؓ رہوں محفوظ زیرِ ظلِ حق — قوت دہِ ہر ناتواں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ
اے شانِ حسنِ کبریا کہتے تھے تم کو دیکھ کر — قطبِ زمانہ الاماں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

ہو جائے یک چشمِ کرم از بہرِ تاج الاولیاءؓ
قاضی ہے ادنیٰ مدح خواں یا غوثِ اعظم دستگیرؓ

(مولوی قاضی محمد منیر الدین صاحب قادری فاروقی)

محبوبِ خدا کے نورِ نظر یا سیدنا عبد القادرؓ — اولادِ علیؓ کے لختِ جگر یا سیدنا عبد القادرؓ ۴۱
جز آپ کے جس کا کوئی نہ ہو وہ جائے کدھر آپ ہی کہہ دو — ایسے کی بھلا لے کون خبر یا سیدنا عبد القادرؓ
حق تک تو نہیں ہے میری گزر مجھے پیشِ خدا عصیاں کا ہے ڈر — اس در کے سوا میں جاؤں کدھر یا سیدنا عبد القادرؓ
ہوئی عمر گناہوں میں میری بسر یہی فکر ہے مجھ کو شام و سحر — کل حق سے ملوں کیا منہ لیکر یا سیدنا عبد القادرؓ
تمھیں پیروں کا حق نے پیر کیا مجھے آپکا دامنگیر کیا — میں کیوں نہ کروں شکرِ داور یا سیدنا عبد القادرؓ
فرماؤ کبھی تو یاد مجھے دکھلا دو ذرا بغداد مجھے — تم مظہرِ حق کے ہو مظہر یا سیدنا عبد القادرؓ

تیرا دائم و قائم راج رہے تجھے اپنے غلاموں کی لاج رہے
کل پیشِ نبیؐ پیشِ داور یا سیدنا عبد القادرؓ

(لا اعلم)

دل مرا کر دیجئے آباد یا پیرانِ پیرؓ — ہجر میں مدت سے ہوں ناشاد یا پیرانِ پیرؓ ۴۲

کس طرح تسکینِ خاطر ہو کہ ہوں میں ہند میں ‏ ‏ اور مسکن آپ کا بغداد یا پیرانِ پیرؓ
نالہ کش کب تک رہوں؟ جلوہ دکھا کر حسن کا ‏ ‏ بند کر بھی دو لبِ فریاد یا پیرانِ پیرؓ
جس نے چاہا آپ کو اللہ نے چاہا اُسے ‏ ‏ آپ کی ہی یاد حق کی یاد یا پیرانِ پیرؓ
دُھن مجھے ہے آپ ہی کی آپ ہی کا ہے خیال ‏ ‏ رات دن ہے آپ ہی کی یاد یا پیرانِ پیرؓ
صدمۂ پیہم سے آئی ہے لبوں پر جانِ زار ‏ ‏ خاطرِ ناشاد کر دو شاد یا پیرانِ پیرؓ

یادِ حضرت میں جو دم نکلے جمیلِ زار کا
گوشۂ مرقد ہے بغداد یا پیرانِ پیرؓ

(جناب تراب علی صاحب جمیل قادری عثمانی تلمیذ جلیل و ثاقب)

---

۴۳ کیوں نہ ہو عالم غلامِ دستگیر ‏ ‏ حق کو جب بھایا ہے نامِ دستگیرؓ
جامِ جم میں صرف تھی سیرِ مجاز ‏ ‏ حق کو دکھلاتا ہے جامِ دستگیرؓ
عرش والے بھی بتا سکتے نہیں ‏ ‏ کونسی جا ہے مقامِ دستگیرؓ
دیکھنا رتبہ کی رفعت دیکھنا ‏ ‏ لامکاں میں ہے قیامِ دستگیرؓ
دستگیری اسکی ہوتی ہے وہیں ‏ ‏ وقتِ مشکل لے جو نامِ دستگیرؓ
بادۂ عرفاں سے وہ رہتا ہے مست ‏ ‏ جو کہ پی لیتا ہے جامِ دستگیرؓ

یوں ڈرائے گا فرشتوں کو ولی
جانتے ہو ہوں غلامِ دستگیرؓ

(ابوالحسنات جناب ولی اللہ صاحب قادری ولی۔ از گلزارِ ولی)

---

۴۴ اے صبا لادے پیامِ دستگیرؓ ‏ ‏ ہوں میں مشتاقِ کلامِ دستگیرؓ
اولیا جتنے ہوئے ہیں ذی حشم ‏ ‏ دوش پر سب کے ہے گامِ دستگیرؓ
سو رہینگے بے خبر راحت کے ساتھ ‏ ‏ قبر میں ہم لے کے نامِ دستگیرؓ

آج کر دے بادۂ عرفاں سے مست — ساقیا دے مجھ کو جامِ دستگیرؒ
سرنگوں ہیں بادشاہانِ جہاں — دیکھ کر شانِ غلامِ دستگیرؒ
قبر میں آئیں جو پرسش کو ملک — ہو ہمارے لب پہ نامِ دستگیرؒ

جاہ و حشمت کی نہیں پروا مجھے
اے تجملؔ ہوں غلامِ دستگیرؒ

(جناب تجملؔ مرحوم)

دستگیری کیجئے پیرانِ پیرؒ — ہیں پریشان آپ کے در کے فقیر ۴۵
ہیں عدوئے جانستاں پیر و جواں — ہو رہے ہیں ہم نہایت ہی حقیر
ہے تعجب آپ کے ہوتے ہوئے — ہم رہیں ظالم کے پنجے میں اسیر
حملہ آور ہم اب ہیں مرغاں ہوا — بازِ اشہب غوثِ اعظم دستگیر
شمعِ حق قندیلِ نورانی ہو آپ — ذاتِ عالی سے ہے عالم مستنیر
محیِ دین و مخزنِ نورِ خدا — سید السادات اور پیروں کے پیر

دیجئے للہ اب عرض قبول
دستِ بستہ عرض کرتا ہے منیرؔ

(جناب منیر الدین صاحب قادری فاروقی منیرؔ قاضی پربھنی)

مجھ پر رہے چشمِ کرم یا غوثِ اعظم دستگیرؒ — ہوں آپ کا حق کی قسم یا غوثِ اعظم دستگیرؒ ۴۶
کیا آپ کے ہوتے ہوئے خدام پر درگاہ کے — دنیا کرے جور و ستم یا غوثِ اعظم دستگیرؒ
بیحد ستانے لگ گیا ہر دم رلانے لگ گیا — بغداد سے دوری کا غم یا غوثِ اعظم دستگیرؒ
بالا رہا، اونچا رہا، انوار پھیلاتا رہا — ہر ملک میں اخضر علم یا غوثِ اعظم دستگیرؒ
سلطانِ جملہ اولیا مسند نشینِ مصطفیٰ — عزِّ عرب فخرِ عجم یا غوثِ اعظم دستگیرؒ

الحق امام الاولیاء ہر اک ولیؒ با وفا — ہے آپ کے زیرِ قدم یا غوثِ اعظم دستگیرؒ
ہیں نامِ نامی آپ کا رکھتا ہوں لوحِ قلب پہ — مانندِ نقشِ مرتسم یا غوثِ اعظم دستگیرؒ
عظمت تمہاری فرض ہی سمجھے تمہارے اہلِ دل — رکھتے ہیں اپنے سر کو خم یا غوثِ اعظم دستگیرؒ

تیرے سوا کوئی نہیں قاضی کے دل پر حکمراں
کعبہ نہیں بیت الصنم یا غوثِ اعظم دستگیرؒ

(جناب محمد منیر الدین صاحب قادری فاروقی منیر)

---

۴۷ آئے گی جب تک نہ وہ صورت نظر یا غوثِ پاکؒ — مٹ نہیں سکتا مرا دردِ جگر یا غوثِ پاکؒ
ہو تصور میں یہاں تک مجھ کو حاصل محویت — آپ ہی آئیں نظر دیکھوں جدھر یا غوثِ پاکؒ
جس نے دیکھا خواب میں بھی روئے انور آپ کا — اس کی قسمت ہو اسی کی ہے نظر یا غوثِ پاکؒ
آپ کی فرقت میں دل پر جو گزرتی ہے مرے — آپ کیا اس سے نہیں ہیں باخبر یا غوثِ پاکؒ
عرضِ حالِ زار کی مجھ کو ضرورت ہی نہیں — منکشف ہے آپ پر سب خیر و شر یا غوثِ پاکؒ
وہ بھی دن آئے کروں میں صاف با صد اشتیاق — اپنے پلکوں سے تمہاری رہگزر یا غوثِ پاکؒ
دل میں ارماں ہے یہی دل کی تمنا ہے یہی — میرا سر ہو آپ کا ہو سنگِ در یا غوثِ پاکؒ
دونوں عالم میں نہ کیونکر اس کا بیڑا پار ہو — جس پہ پڑ جائے تمہاری اک نظر یا غوثِ پاکؒ
سر وہ کیا سر ہے کہ جس میں آپ کا سودا نہیں — دل وہ کیا جس میں نہیں تم جلوہ گر یا غوثِ پاکؒ
اور تو حاضر نہیں کچھ رونمائی کے لئے — داغ ہائے دل کے ہیں درہم مگر یا غوثِ پاکؒ
مشغلہ میرا یہی ہے ورد ہے ہر دم یہی — رات دن یا غوث الاعظم ہر سحر یا غوثِ پاکؒ
مدعا ہو جائے پورا اس کا بس اک آن میں — ایک ادنیٰ سا اشارہ ہو جدھر یا غوثِ پاکؒ
صورتِ انور جو آجائے نظر میں کردوں نذر — اپنی آنکھیں اپنا دل اپنا جگر یا غوثِ پاکؒ
سیلِ اشکِ تر رواں ہے دیدۂ مشتاق سے — یہ محبت کا تمہاری ہے اثر یا غوثِ پاکؒ
آپ کا بیمار ہوں کیا ہو مسیحا سے غرض — آپ ہی ہیں دردِ دل کے چارہ گر یا غوثِ پاکؒ

جس کے دل میں آپ کا ہو عشق الفت آگیں
کیوں دو عالم سے نہ ہو وہ بے خبر یا غوث پاکؓ
راتدن محو طواف روضۂ پرنور ہیں
اس لئے گردش میں ہیں شمس و قمر یا غوث پاکؓ

لطف تو جب ہے کہ ہو **محمود** کا یوں خاتمہ
آپ کا ہو پائے اقدس اس کا سر یا غوث پاکؓ

(ابوالفضل سید محمود بی۔اے۔ ایل ایل بی عثمانیہ)

---

۴۸ مظہر حق، رہبر حق و بشر یا غوث پاکؓ
میں فدا ماں باپ قرباں آپ پر یا غوث پاکؓ
عرش حق ہے دل بناؤ اپنا گھر یا غوث پاکؓ
آنکھ میں رہ جاؤ تم مثل نظر یا غوث پاکؓ
دل میں عشق پیر ہو آنکھوں میں عشق دید ہو
لب پہ ہو یارب مرے شام و سحر یا غوث پاکؓ
گرمی محشر میں جب دم نفسی نفسی سب کہیں
میں پکاروں یا خدا خیر البشر یا غوث پاکؓ
ہجر میں کب تک رہوں رنج و الم کب تک سہوں
درد سے کب تک کہوں لیجے خبر یا غوث پاکؓ
آپ کا بیمار ہوں میں آپ ہی میری دوا
جاؤں کیوں بہر شفا عیسیٰ کے در یا غوث پاکؓ
آنکھ رہتی ہے کشادہ ہر زماں مثل صدف
آپ اس میں آئیے مثل گہر یا غوث پاکؓ
مغفرت کو حق شفاعت کو نبی حامی ہیں آپ
میرے عصیاں کا مجھے اب کیا خطر یا غوث پاکؓ

جسم سے ہوئے عدم جب روح فاضل ہو رواں
آپ کے اقدام پر ہو اس کا سر یا غوث پاکؓ

(جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب قادری فاضل ۔ از نذرانۂ فاضل)

---

۴۹ ہوں حزیں خستہ جگر بے بال و پر یا غوث پاک
کیجئے لطف و عنایت کی نظر یا غوث پاکؓ
آرزو ہے آپ ہوں دل میں بجائے آرزو
اور آنکھوں میں مری مثل نظر یا غوث پاکؓ
خانۂ دل میں کبھی ہو جائیے رونق فزا
گھر نہیں میرا یہ ہے خالق کا گھر یا غوث پاکؓ
لطف گر ہو جائے بن جائے سیہ کاروں کا کام
بگڑی بن جائے پڑے جس پر نظر یا غوث پاکؓ

ہو تصوّر اس طرح حضرت کے روئے پاک کا — آپ آجائیں نظر دیکھوں جدھر یا غوثِ پاکؓ
آپ کی فرقت میں ہیں کب تک سہوں رنج و الم — بہہ گیا آنکھوں سے میری اب کے دریا غوثِ پاکؓ
آپ ہی کے روئے انور کا تصوّر ہے مجھے — آپ ہی کی یاد ہے شام و سحر یا غوثِ پاکؓ
کیوں نہ پہنچونگا لوائے احمدی تک حشر میں — رہبری کو آپ آجائیں اگر یا غوثِ پاکؓ

حشر تک میری ہو سجدے سے اُٹھیگا نہ سر
سر مرا ہو آپ کا ہو سنگِ در یا غوثِ پاکؓ

(جناب مولوی سید شاہ درویش محی الدین صاحب قادری درویش۔ از غزلیات نعتیہ)

---

۵۰ سرِّ ظاہر سرِّ باطن جسم و جانِ غوثِ پاک — شکل بیچوں شانِ بیچوں شکل و شانِ غوثِ پاکؓ
بے نشاں کا ہے نشاں نام و نشانِ غوثِ پاک — لامکاں کہتے ہیں جس کو ہے مکانِ غوثِ پاکؓ
جو خدا کی ہے زباں وہ ہے محمدؐ کی زباں — جو محمدؐ کی زباں وہ ہے زبانِ غوثِ پاکؓ
ایک موسیٰ اُس پہ بیخود ایسے بیخود سینکڑوں — طور سے بہتر ہے سنگِ آستانِ غوثِ پاکؓ
جو دنوں میں ان کے ہیں اُن کے خزانوں میں نہیں — بادشاہوں سے ہیں بہتر خادمانِ غوثِ پاکؓ
جا جیو تم کو مبارک بوسۂ سنگِ سیاہ — جا کے میں چوموں گا سنگِ آستانِ غوثِ پاکؓ

نزع کا جب وقت آئے یا محمدؐ یا خدا
منہ رہے مائلؔ کا سوئے آستانِ غوثِ پاکؓ

(استادِ سخن احمد حسین صاحب مائلؔ۔ از دیوان مائلؔ)

---

۵۱ قبلۂ اربابِ عرفاں ہر ادائے غوثِ پاکؓ — سرمۂ چشمِ بصیرت خاکپائے غوثِ پاکؓ
ہے رضا خلّاقِ عالم کی رضائے غوثِ پاکؓ — اُس کی قسمت ہے جو ہو مستِ ولائے غوثِ پاکؓ
اُس کی ہر جنبش پہ سو جانیں نچھاور کیجئے — وہ نظر جو ہو گئی محوِ لقائے غوثِ پاکؓ
دولتِ "الفقر فخری" سے بدِل اُس کا غنی — ہے سوا رتبہ میں شاہوں سے گدائے غوثِ پاکؓ

میرے ذوقِ دید کی تکمیل اس صورت سے ہو
کچھ نظر آئے نہ مجھ کو ماسوائے غوثِ پاکؓ

ماہرِ ناشاد کو دے دولتِ فقر و غنا
غوثِ اعظم کا تصدق اے خدائے غوثِ پاکؓ

(جناب منظور حسین صاحب ماہر القادری)

---

۵۲ روزِ محشر سایہ گستر ہے جو دامانِ رسولؐ
تابِ دوزخ سے ہیں بے پروا غلامانِ رسولؐ

رہنمائے گمرہاں و سرگروہِ عقبلاں
عاشق و معشوقِ یزداں جان و جانانِ رسولؐ

مقتدائے سالکاں و مخزنِ اسرارِ حق
بادشاہِ عاشقاں و گنجِ عرفانِ رسولؐ

نورِ چشمِ فاطمہؓ مہرِ درخشانِ علیؓ
غوثِ اعظم شاہِ جیلاں ماہِ تابانِ رسولؐ

حسرتِ محروم ہے امیدوارِ التفات
اس طرف بھی اک نظر اے میر سامانِ رسولؐ

(مولانا فضل الحسن صاحب حسرتؔ موہانی۔ از حدیقۂ معرفت)

غوثِ اعظمؓ

۵۳ سرورِ دلِ مصطفٰے غوثِ اعظمؓ
تجلّیٔ نورِ خدا غوثِ اعظمؓ

ہیں زیرِ قدم تیرے سر اولیا کے
ہے اعلیٰ ترا مرتبہ غوثِ اعظمؓ

تم اچھے ہو اللہ کے ہو پیارے
میں اچھا نہیں ہوں تو کیا غوثِ اعظمؓ

بھلوں کی تو ہوتی ہے سارے خدائی
بُرے کو بھلا کیجئے یا غوثِ اعظمؓ

کہاں چھوڑتے ہیں گنہگار و مست
کہ وابستہ تیرے ہیں یا غوثِ اعظمؓ

کبھی روضۂ پاک پر یاد کیجے
یہ دل اب نہیں تھامتا غوثِ اعظمؓ

اغثنی اغثنی اغثنی اغثنی
مدد اپنے خادم کی یا غوثِ اعظمؓ

خبر بھی ہے کچھ حسرتِ بے نوا کی
کہ کیا حال اس کا ہے یا غوثِ اعظمؓ

(حضرت مولانا محمد عبد القدیر صاحب صدیقی حسرتؔ سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ۔ از نسیمِ عرفان)

---

۵۴ مرے دردِ دل کی دوا غوثِ اعظمؓ ۔۔۔ کرے کون تیرے سوا غوثِ اعظمؓ
کرم کر برائے خدا غوثِ اعظمؓ ۔۔۔ بحقِ شفیع الوریٰ غوثِ اعظمؓ
مددگار کا نام میں نے جو پوچھا ۔۔۔ تو ہنس کر خضرؑ نے کہا غوثِ اعظمؓ
جو حلّالِ مشکل کو پوچھا تو بولا ۔۔۔ کہ فرزندِ مشکل کشا غوثِ اعظمؓ
یہ کہتے ہیں سب اہلِ عرفان بیشک ۔۔۔ نہیں ہیں خدا سے جدا غوثِ اعظمؓ
تمھیں کو ملا یہ خطابِ معظّم ۔۔۔ تمھیں کو خدا نے کہا غوثِ اعظمؓ
تو اپنے سوا دادرس عاجزوں کا ۔۔۔ بتا دے کوئی دوسرا غوثِ اعظمؓ

گدا تیرے در کا شہیدِ حزیں ہے
اسے قیدِ غم سے چھڑا غوثِ اعظمؓ

(جناب شہید مرحوم۔ گلدستۂ شہیدی)

---

۵۵ ہے پیاری وہ تیری ادا غوثِ اعظمؓ ۔۔۔ ہے ہر دل ترا مبتلا غوثِ اعظمؓ
ہے ارفع و اعلیٰ تری ذاتِ والا ۔۔۔ بڑا ہے ترا مرتبہ غوثِ اعظمؓ
تو مہرِ ولایت تو بدرِ کرامت ۔۔۔ تری ذات نورِ خدا غوثِ اعظمؓ
تو محبوبِ سبحاں تو مقبولِ یزداں ۔۔۔ تو منظورِ ذاتِ خدا غوثِ اعظمؓ
تو قطبِ معظّم تو غوثِ مکرّم ۔۔۔ تو سرتاجِ کل اولیا غوثِ اعظمؓ
ملی کس کو یہ عظمت و شان و شوکت ۔۔۔ ملا کس کو یہ مرتبہ غوثِ اعظمؓ
تو چشم و چراغِ جنابِ علیؑ ہے ۔۔۔ تو ہے سبطِ خیر النسا غوثِ اعظمؓ

یہ دل یہ جگر دونوں تجھ پر سے قرباں　　مری جان تجھ پر فدا غوثِ اعظمؓ
ہے بڑھ کر ہر اک بادشاہِ جہاں سے　　ترے در کا ادنےٰ گدا غوثِ اعظمؓ
ترے عشق میں میرے لب اور زباں کو　　وظیفہ ہے صبح و مسا غوثِ اعظمؓ
تمھیں میرا مطلب تمھیں میرا مقصد　　تمھیں ہو مرا مدعا غوثِ اعظمؓ
ہمیں کیا مسیحا سے مطلب کہ کافی　　ہے دامن کی تیرے ہوا غوثِ اعظمؓ
جو اہلِ بصیرت ہیں ان کی نظر میں　　ہے سرمہ تری خاکِ پا غوثِ اعظمؓ
بروزِ قیامت غلاموں کو تیرے　　ہے کافی ترا آسرا غوثِ اعظمؓ
جو آنکھوں کو ہو تیرا شوقِ زیارت　　تو سر میں ہو تیری ہوا غوثِ اعظمؓ
وہ مشقِ تصور رہو آنکھوں کو حاصل　　نہ دیکھوں ترے ماسوا غوثِ اعظمؓ
تری دولتِ دید جس کو ہو حاصل　　کرے لے کے کیا کیمیا غوثِ اعظمؓ
خدایا مری روح جب تن سے نکلے　　ہو جاری مرے لب پہ یا غوثِ اعظمؓ

نظر اک عنایت کی محمود پر بھی
کہ ہے تیرے در کا گدا غوثِ اعظمؓ

(ابو الفضل سید محمود قادری بی اے ایل ایل بی عثمانیہ)

۵۶
شبیہ شفیع الوریٰ غوثِ اعظمؓ　　سراپائے نورِ خدا غوثِ اعظمؓ
ہیں رہبر مرے رہنما غوثِ اعظمؓ　　ہیں ہادی مرے پیشوا غوثِ اعظمؓ
ہو تم ابنِ مشکل کشا غوثِ اعظمؓ　　مری مشکلیں حل ہوں یا غوثِ اعظمؓ
نہ کیوں وردِ ہر دم ہو یا غوثِ اعظمؓ　　مرے دردِ دل کی دوا غوثِ اعظمؓ
جو سلطانِ کل انبیا مصطفےٰ ہیں　　تو سلطانِ کل اولیا غوثِ اعظمؓ
یہ دل تم پہ صدقے جگر تم پہ قرباں　　مری جان تم پر فدا غوثِ اعظمؓ
نہ کیوں بادشاہوں پہ ہو فخر حاصل　　ہوں در کا تمہارے گدا غوثِ اعظمؓ

فدا میں کردوں تمیہ سو بار جاں کو
نظر آؤ اک بار یا غوث اعظمؓ
قیامت میں حاذق کو پروا ہی کیا ہے
وہ طفلی سے ہی آپ کا غوث اعظمؓ
(حضرت مولوی سید شاہ یحییٰ باد شاہ صاحب قادری حاذق)

۵۷
خدا کا ہے تو آئینہ غوث اعظمؓ
خدائی کا قبلہ نما غوث اعظمؓ
وجودِ محمدؐ نما غوث اعظمؓ
سراپا ہے خیر الوریٰ غوث اعظمؓ
دعا ہے رسولِ خدا غوث اعظمؓ
ادا ہے علی مرتضیٰ غوث اعظمؓ
مرادِ نبوت عمادِ ولایت
محمدؐ کا ہے معجزہ غوث اعظمؓ
زباں تیری ہی اور گویا خدا ہے
ترا ہاتھ دستِ خدا غوث اعظمؓ
نبیؐ کا نواسہ علیؓ کا نبیرہ
جگر پارۂ فاطمہؓ غوث اعظمؓ
نبیؐ تو نہیں ہے نبیؐ کا گنی ہے
فصلّ وسلّم علی الغوث الاعظمؓ
ترا نامِ نامی اور اسمِ گرامی
بڑا اسمِ اعظم ہے یا غوث اعظمؓ
اِدھر سے اُدھر کر دیا اک نظر میں
تو ہے چشمِ باطن کشا غوث اعظمؓ
سگِ آستانہ گنہ گار عینیؔ
پڑا ہے ترے در پہ یا غوث اعظمؓ
(جناب سید عینی شاہ صاحب قادری چشتی النظامی)

۵۸
میں ہوں آپ کا مبتلا غوث اعظمؓ
دکھا دو وہ رخ چاند سا غوث اعظمؓ
مرا مرض ہے لا دوا غوث اعظمؓ
ترا در ہے دار الشفا غوث اعظمؓ
خدا و محمدؐ علیؓ فاطمہؓ سے
نہ پایا ہوں تجھ کو سوا غوث اعظمؓ
تری شکل میں شانِ احمدؐ ہے پیدا
مجھے اپنی صورت دکھا غوث اعظمؓ

مصیبت میں اور بیکسی میں سبھوں کے ہوے آپ حاجت روا غوث اعظمؓ
تمہاری عنایت سے چشم کرم سے ہزاروں ہوے اولیا غوث اعظمؓ
اسی در کی امید رکھتے ہیں سارے زمانے کے شاہ و گدا غوث اعظمؓ
میں لاؤں کہاں آپ سا دو جہاں میں مدد گار مشکل کشا غوث اعظمؓ

فدا ہے فدا زلف و عارض پہ دل سے
یہ کیفی غلام آپ کا غوث اعظمؓ

(جناب رضی الدین صاحب کیفی مرحوم ۔ از جلوۂ محمدی حصہ دوم)

۵۹
بنے مظہر کبریا غوث اعظمؓ ہوئے نائب مصطفٰے غوث اعظمؓ
شہنشاہ کل اولیا غوث اعظمؓ ملایک کے بھی پیشوا غوث اعظمؓ
وہ ہے آپ کا حسن یا غوث اعظمؓ خدا جس کا عاشق ہوا غوث اعظمؓ
دل و جان تم پر فدا غوث اعظمؓ مرے مرشد و رہنما غوث اعظمؓ
مرا حال فرقت سے بیحد برا ہے خبر لیجے بہر خدا غوث اعظمؓ
مریض جدائی کو جب تک نہ ہو وصل نہ ہوگی نہ ہوگی شفا غوث اعظمؓ
نہیں عیش دنیا سے کچھ بھی علاقہ ہوا جب سے عشق آپ کا غوث اعظمؓ
مرے ایک ہی کے نہیں کچھ مسیحا ہر اک درد دل کی دوا غوث اعظمؓ
عجب کیا جو آئے نظر حق تعالیٰ نظر میں ہیں جلوہ نما غوث اعظمؓ
ازل سے ابد تک ہوا ہے نہ ہوگا ولی خدا آپ سا غوث اعظمؓ
رہے رونے والا تصور میں ہر دم ہو مقبول یہ التجا غوث اعظمؓ
کہاں جاؤں میں چھوڑ کر آپ کا در کوئی ہے کہیں آپ سا غوث اعظمؓ
تمنائے دل ہے کہ جاری ہو یارب دم واپسیں لب پہ یا غوث اعظمؓ
قیامت کے دن فاضل بے نوا کو

نہ کیجے فراموش یا غوثِ اعظم

(جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل قادری۔ از نذرانۂ فاضل)

٦٠ مرے ہر مرض کی شفا غوثِ اعظمؓ　　مرے دردِ دل کی دوا غوثِ اعظمؓ
خبر اُس کی لی جس نے تم کو پکارا　　ہوئی ختم تم پر وفا غوثِ اعظمؓ
خدائی نہ کیونکر مدد تم سے چاہے　　خدا نے تمہیں خود کہا غوثِ اعظمؓ
نہیں اس کی بخشش میں شک کچھ بھی جس نے　　تمھیں یاد دل سے کیا غوثِ اعظمؓ
مرا دل ہے صدقے مری جان قربان　　مری آنکھیں تجھ پر فدا غوثِ اعظمؓ
خدا کی تجلی نظر آئی تجھ میں　　خدا جانے رتبہ ترا غوثِ اعظمؓ

جمیل اس عنایت کے قابل کہاں تھا
اِسے رنگ میں رنگ دے یا غوثِ اعظمؓ

(جناب تراب علی صاحب جمیل عثمانی قادری)

٦١ تم ہو ہمارے یا غوثِ اعظمؓ　　ہم ہیں تمہارے یا غوثِ اعظمؓ
تم جن کو چاہیں حق اُن کو چاہے　　حق کے پیارے یا غوثِ اعظمؓ
منجدھار میں ہے لِلّٰہ لگا دو　　کشتی کنارے یا غوثِ اعظمؓ
محتاج سارے پاتے ہیں دولت　　آکر دوارے یا غوثِ اعظمؓ
دنیا کو باندی تم نے بنایا　　بنکر دُلارے یا غوثِ اعظمؓ
فرقت میں تیرے عاشق یہ تیرے　　جلتے ہیں آرے یا غوثِ اعظمؓ
امداد کیجے حسرت کا مارا　　کب تک پکارے یا غوثِ اعظمؓ
آنکھوں سے اوجھل کب تک رہینگے　　آنکھوں کے تارے یا غوثِ اعظمؓ
پھرتا ہوں شاداں رہتا ہوں فارغ　　تیرے سہارے یا غوثِ اعظمؓ

جز ذاتِ والا اب کون میری — بگڑی سنوارے یا غوثِ اعظمؓ

قاضیؔ مضطرب ہے یار و دلبر

کیونکر گزارے یا غوثِ اعظمؓ

(جناب محمد منیر الدین صاحب فاروقی قاضیؔ پربھنی)

---

۶۲ ہوں خاک تجھ قدم کا یا پیرِ غوث الاعظم — محتاج تجھ کرم کا یا پیرِ غوث الاعظمؓ

قادر تجھے کیا رب قدرت تیرے میں ہے سب — بر لا تو میرا مطلب یا پیرِ غوث الاعظمؓ

جگ میں تری کرامت لا حد و لا نہایت — جاری ہے تا قیامت یا پیرِ غوث الاعظمؓ

الحق تو محیؔ الدیں ہے قتالِ مشرکیں ہے — شیخِ رہِ یقیں ہے یا پیرِ غوث الاعظمؓ

تجھ در کی بے نوائی تجھ دار کی گدائی — بہتر ز بادشاہی یا پیرِ غوث الاعظمؓ

گر ہے کمالؔ عاصی تو بخشوا معاصی

دوزخ سے دے خلاصی یا پیرِ غوث الاعظمؓ

(از حضرت شاہ کمال الدین قادری رحمتہ اللہ علیہ)

---

۶۳ تو ہے وہ شہِ ذوالکرم غوثِ اعظمؓ — گدا ہے ترا شاہِ جم غوثِ اعظمؓ

برائے خدا دو ہمیں اب رہائی — کہ ہیں ہم گرفتارِ غم غوثِ اعظمؓ

ہے کاندھے پہ ہر ایک قطب و ولی کے — تمہارا مبارک قدم غوثِ اعظمؓ

تمہاری ثنا گوئی کا میرے دل سے — نہ ہو گا کبھی شوق کم غوثِ اعظمؓ

غلام آپ کا ہوں مرید آپ کا ہوں — تمہارا ہی بھرتا ہوں دم غوثِ اعظمؓ

مری ناؤ کو اب کنارے لگا دو — کہ ہوں غرقِ دریائے غم غوثِ اعظمؓ

یہی عرض ہے عبدِ قادر وفاؔ کی

کرو مجھ پہ لطف و کرم غوثِ اعظمؓ

(جناب وفاؔ صاحب مرحوم — از مجموعہ نجم الضیاء)

مرج البحرین

۶۴ عطا کن اے خدائے غوث اعظمؓ   دل درد آشنائے غوث اعظمؓ
بنادانی بسے کردم خطا ہا   معافی ہو برائے غوث اعظمؓ
تعالی اللہ چہ دولت دارم امشب   کہ میرے دل میں آئے غوث اعظمؓ
چو دیدم روئے خوبش سجدہ کردم   مرا کعبہ ہے پائے غوث اعظمؓ
نہ من تنہا دریں میخانہ مستم   خدائی مبتلائے غوث اعظمؓ
کسے کم دیدہ مثل ایں جواں شوخ   دل عالم فدائے غوث اعظمؓ
چناں مائل شدم بر حسن جاناں   نہیں دل میں سوائے غوث اعظمؓ
بدہ ساقی شراب ارغوانی   کہ ہوں محو لقائے غوث اعظمؓ
چو مجنوں در طریق عشق لیلے   ہوا ہوں میں فدائے غوث اعظمؓ
زلیخا وار بہر عشق یوسف   رہوں زیر قبائے غوث اعظمؓ

چرا نالم سحرؔ از مرگ ہجراں
بقا ہے جب فنائے غوث اعظمؓ

(جناب سید قطب میاں صاحب قادری سحرؔ)

---

۶۵ رئیس الاولیا ہے غوث اعظمؓ   امام الاتقیا ہے غوث اعظمؓ
ہے اعظم تیرا منصب تیرا رتبہ   لقب تیرا بجا ہے غوث اعظمؓ
تری توصیف توصیف نبی ہے   تو جزو مصطفےٰ ہے غوث اعظمؓ
تو ہے لخت دل زہراؓ و حیدرؓ   تو محبوب خدا ہے غوث اعظمؓ
ہیں تیرے خوشہ چیں سب اہل عرفاں   تو سب کا مقتدا ہے غوث اعظمؓ
وہی سچا محب مصطفےٰ ہے   جسے تیری ولا ہے غوث اعظمؓ

شرف وہ ہے کہ خود لفظِ شرف کو — شرف تجھ سے ملا ہے غوثِ اعظمؒ
چمن تیرے فیوضِ باطنی کا — عجب پھولا پھلا ہے غوثِ اعظمؒ
جمالِ پاک سے تیرے سراسر — عیاں نورِ خدا ہے غوثِ اعظمؒ
ولایت ذات پر ہے تیرے نازاں — تری ہر دل میں جا ہے غوثِ اعظمؒ
ادب سے سر تمامی اولیا کا — ترے آگے جھکا ہے غوثِ اعظمؒ
ادا ہو مجھ سے کیونکر وصف تیرا — مجھے کیا حوصلہ ہے غوثِ اعظمؒ

نہیں کچھ اور ارماں بادشہ کو
ترا شوقِ لقا ہے غوثِ اعظمؒ

(الحاج جناب خطیب قادر بادشاہ صاحب بادشہ رئیس وانباڑی ضلع شمالی ارکاٹ — از گلزارِ بادشہ)

---

۶۶ ترے در پہ سائل ہیں شاہانِ عالم — تو سلطانِ عالم ہے اے جانِ عالم
میں سرکارِ عالی کے قربان جاؤں — بھکاری ہیں اس در کے شاہانِ عالم
مرے دبدبے والے ہیں تیرے صدقے — ترے در کے کتے ہیں شیرانِ عالم
مسلماں مسلماں ہیں تیرے سبب سے — مری جان ہے تو ہی ایمانِ عالم
تو بحرِ حقیقت تو دریائے عرفاں — ترا ایک قطرہ ہے عرفانِ عالم

سمیعا خدارا حسنؔ کی بھی سن لے
بلا میں ہے یہ لوثِ دامانِ عالم

(جناب مولانا حاجی محمد حسن رضا خاں صاحب مرحوم بریلوی حسنؔ برادر مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمۃ —
از ذوقِ نعت و محفل گیارھویں شریف)

---

۶۷ للہ میرے حال پہ اب کیجے ترحم اے غوثِ مکرّم — ٹک اپنا جمال آکے دکھا دو شہِ عالم اے غوثِ مکرّم
کس طرح سنبھالوں نہیں دل میرا سنبھلتا بجز وصل تمہارے — دم بھرتا ہے دم آپ ہی کے وصل کا ہر دم اے غوثِ مکرّم

ہر دم یہی دعا حق سے مری اے شہِ جیلاں جب تک تنِ بیجاں ہو — ہو وردِ زباں میرے نام آپ کا پیہم اے غوثِ مکرم

یکبار مجھے چنگل سے کرو سہل تا چین ہو دل کو — فرقت میں ہوں آپ کی کب تک یونہی پُر غم اے غوثِ مکرم

یکبار کبھی بہرِ خدا لعلِ حزیں کو نزدیک بلا کر

للہ جمال اپنا دکھا دو شہِ عالم اے غوثِ مکرم

(جناب لعل محمد صاحب لعل حیدرآبادی ۔ از دیوانِ لعل)



۶۸ اے فلک میرے مددگار ہیں غوث الثقلینؓ — غم مجھے کیا مرے غمخوار ہیں غوث الثقلینؓ

نزع کے وقت بھی آئیے تو مریض اُٹھ بیٹھا — کیا مسیحا پئے بیمار ہیں غوث الثقلینؓ

خُلق بھی عام ہے اخلاقِ محمدؐ کی طرح — ساری اُمت کے طرفدار ہیں غوث الثقلینؓ

عشق نے احمدِ مختار کے رُتبہ وہ دیا — خلق مجبور ہے مختار ہیں غوث الثقلینؓ

میکشِ میکدۂ عشق تو لاکھوں ہیں مگر — بادۂ عشق سے سرشار ہیں غوث الثقلینؓ

جتنے اخیار ہیں سب آپ کے ہیں زیرِ علم — فوجِ ابرار کے سردار ہیں غوث الثقلینؓ

کوئی چیز آپ کو مقبول نہیں غیرِ خلوص — جنسِ الفت کے خریدار ہیں غوث الثقلینؓ

آپ کی ذات کریم آپ کا احسان عظیم — ہم خطا کار گنہگار ہیں غوث الثقلینؓ

ساری مجلس تو ہوئی جامِ عطا سے سیراب — ایک ہم تشنۂ دیدار ہیں غوث الثقلینؓ

لاکھوں قیدی ہوئے حضرت کی عنایت سے رہا — ہم بدستور گرفتار ہیں غوث الثقلینؓ

جو میں پاتا ہوں سمجھتا ہوں وہیں سے پایا — درحقیقت مرے سرکار ہیں غوث الثقلینؓ

چرخ دشمن ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا — میرے حامی و مددگار ہیں غوث الثقلینؓ

صفتِ نقشِ قدم اُٹھ نہیں سکتے ہیں قدم — ہم ترحم کے سزاوار ہیں غوث الثقلینؓ

عرضِ حاجت کی بھی حاجت نہیں اس در پہ امیرؔ

حال سے تیرے خبردار ہیں غوث الثقلینؓ

(استادِ سخن منشی امیر احمد صاحب امیرؔ مینائی مرحوم ۔ محامدِ خاتم النبیین)

۶۹ دیکھئے جلوۂ جانانۂ غوث الثقلینؓ　　دل دو عالم کا ہے پروانۂ غوث الثقلینؓ
کعبۂ دل میں ہے بغداد کی سرحد کی بہار　　دونوں آنکھیں ہیں جلوخانۂ غوث الثقلینؓ
ہے محبّ ان کا دو عالم میں خدا کا محبوب　　حق سے بیگانہ ہے بیگانۂ غوث الثقلینؓ
لے چلو اب مجھے بغداد کے جنگل کی طرف　　کیا کرے ہند میں دیوانۂ غوث الثقلینؓ
یا خدا دے مئے دیدار کے پیاسوں کی مراد　　دیکھ لیں جلوہ مستانۂ غوث الثقلینؓ
چوم لیتے ہیں ملایک باَدب شوق کے ساتھ　　میرے دیواں میں ہے افسانۂ غوث الثقلینؓ

ہو گئی بے خبری دونوں جہاں سے ہاتف
دل کو ہے مستئ پیمانۂ غوث الثقلینؓ

(جناب عاشق حسین خاں صاحب ابوالعلائی ہاتف ۔ از باغ مدینہ)

---

۷۰ قبلۂ کون و مکاں حضرتِ غوث الثقلینؓ　　کعبۂ امن و اماں حضرتِ غوث الثقلینؓ
صاحبِ جود و کرم عقدہ کشائے عالم　　دستگیرِ دو جہاں حضرتِ غوث الثقلینؓ
آشکارا کنِ اسرارِ خداوندِ زمن　　واقفِ سرِّ نہاں حضرتِ غوث الثقلینؓ
نظرِ لطف و عنایات و کرم ہو جائے　　جانبِ خستہ دلاں حضرتِ غوث الثقلینؓ
خامہ تحریرِ محامد میں ترے عاجز ہے　　اور قاصر ہے زباں حضرتِ غوث الثقلینؓ
بحرِ عصیاں سے نکالو مجھے زندہ کر دو　　اے مسیحائے زماں حضرتِ غوث الثقلینؓ
بوجھ عصیاں کا بس اب مجھ سے نہیں اٹھ سکتا　　ہے بہت بارِ گراں حضرتِ غوث الثقلینؓ

فوجِ غم لشکرِ اندوہ نے آگھیرا ہے
اب سخن جائے کہاں حضرتِ غوث الثقلینؓ

(مولوی سید محمد فخر الدین حسین صاحب بہادر سخن دہلوی تلمیذ غالب مرحوم ۔ از دیوانِ سخن)

---

۷۱ کیوں نہ اپنا سر جھکائیں اولیا بغداد میں　　جلوہ گر ہے جانشینِ مصطفیٰؐ بغداد میں

عاشقو دیدار کا لوٹو مزا بغداد میں
شکل محبوبی دکھاتا ہے خدا بغداد میں

یہ چمن محبوب کا ہے اور وہ باغ حبیب
روز آتی ہے مدینہ کی ہوا بغداد میں

کچھ نہ پوچھو ہر قدم پر کیا نظر آیا مجھے
دونوں آنکھیں بند کر کے جب چلا بغداد میں

کیوں کروں جا کر در جنت پہ رضواں کو سلام
خلد میں جو ملنے والا تھا ملا بغداد میں

گر تمنائے زیارت مجھ کو لیکر جائے گی
بیٹھ جاؤں گا بہ رنگ نقش پا بغداد میں

چند سانسیں مانگ لی تھیں اس میں غوث پاک کی
بارک اللہ کیا معطر ہے ہوا بغداد میں

ہو کے بے خود اس طرح سجدے پہ میں سجدہ کروں
نقش ہو میری جبیں کا جا بجا بغداد میں

بعد مردن جان و تن کی اس طرح تقسیم ہو
روح یثرب میں رہے لاشہ مرا بغداد میں

وہ بھی دن آئے مرا اللہ پوچھے مجھ سے یوں
تو بہت خوش ہے تجھے کیا مل گیا بغداد میں

اے خدا میں بھی ترے محبوب کا دیوانہ ہوں
گو دکن میں ہوں مگر دل ہے مرا بغداد میں

میں چلا تھا دیکھنے محبوب سبحانی کی شکل
کیا تماشا ہے خدا مجھ کو ملا بغداد میں

لطف ہو اس فرش پر گر پاؤں رکھیں غوث پاک
چل کے مائل منہ سے آنکھیں بچھا بغداد میں

(استاد سخن جناب ڈاکٹر احمد حسین صاحب مائل مرحوم ۔ از دیوان مائل)

غزل ذو قافیتین

۷۱ جانے والا ہے مرے دل کا دھواں بغداد میں
آنے والا ہے اثر لے آسماں فریاد میں

عندلیب گلشن بغداد مجھ سا کون ہے
کس کی خاطر ہے یہ آن بن باغباں صیاد میں

گر ہوائے دشت وحشت ہے یہی بعد فنا
اڑ کے پہنچیں گی کفن کی دھجیاں بغداد میں

تلخیاں بھی ہجر شہ کی ہیں عجب لذت فزا
کیوں قیامت کی نہ ہوں چٹکیاں بیداد میں

سینہ داغ ہجر سے گلزار رضواں بن گیا
بس گئی بوئے گل باغ جناں فریاد میں

دل میں ذکر غوث ہر دم گل کھلاتا ہے نئے
کچھ عجب رنگینیاں رہتی ہیں پنہاں یاد میں

ہے رواں روحوں پہ رُوحیں کشتگانِ ہجر کی　　آ رہا ہے کارواں پر کارواں بغداد میں
دستگیری کیجئے یا غوثِ اعظم دستگیر　　پھنس گیا ہوں بیٹھے بیٹھے کہاں افتاد میں

قافیئے ہر شعر میں دو دو پھر آتی سادگی
یہ غزل چلکر پڑھو ثاقب جہاں آباد میں

(جناب نجم الدین صاحب ثاقب قادری بدایونی المخاطب بہ امام الکلام پہلوانِ سخن)

۷۳
جلوہ افگن ہو جو نورِ شہِ جیلاں دل میں　　کوئی باقی نہ رہے حسرت و ارماں دل میں
دین و ایماں کی ترقی ہے جو منظور تمہیں　　غوثِ اعظم کی محبت رہے پنہاں دل میں
حق ہے کہتے ہیں جو سب ساتھ ہو دولہا کے برات　　ان کے ہمراہ خدائی کا ہو ساماں دل میں
سوزشِ ہجر نے وہ آگ لگائی حضرت　　دل ہے آتش ہیں کہ ہے آتشِ سوزاں دل میں
کبھی بغداد میں بلوا کے دکھا دو جلوہ　　رہ نہ جائے پسِ مُردن کہیں ارماں دل میں
موت آئے مری یا پیر تو یوں دم نکلے　　لب پہ ہو نام ترا اور ترا ارماں دل میں

ظلمتِ قبر سے گھبرائے جو تیرا شایق
شمع روشن ہو ترا چہرۂ تاباں دل میں

(مفتی میر اعظم علی صاحب شایق مرحوم۔　　از کلیات شایق)

۷۴
جلوہ افزا جب سے ہیں غوث الوریٰ بغداد میں　　بس گئی ہے باغِ جنت کی فضا بغداد میں
مژدہ باد اے دردمندانِ محبت مژدہ باد　　دردِ دل کی ملتی ہے اچھی دوا بغداد میں
روضۂ پرنور اک زینہ ہے بامِ عرش کا　　ڈھونڈنے والوں کو ملتا ہے خدا بغداد میں
چھوٹتے چھوٹتے ہیں ہوا کے ہی مسیحائی کی شان　　جاتے ہی بیمار پاتے ہیں شفا بغداد میں
مضطرب دل ہے بہت اب یاد میں محبوب کی　　اس کو لے بھی جا اڑا کر اے صبا بغداد میں
زندگی جب تک ہے یہ دل سے نہ جائے یادِ غوثؓ　　موت جب آئے تو آئے اے خدا بغداد میں

گر وہاں کی ہے زمیں قسمت میں تیرے اے جمیل
کھینچ ہی لے جائیگی تجھ کو قضا بغداد میں

(میر تراب علی صاحب جمیل قادری عثمانی تلمیذ جلیل و ثاقب)



۷۵ کیا غم مری مدد پہ اگر غوث پاکؓ ہیں
اللہ بھی ادھر ہے جدھر غوث پاکؓ ہیں
حامی مرے شفیق مرے دادرس مرے
ہیں اس طرف رسول ادھر غوث پاکؓ ہیں
مجھ کو نہیں سپید و سیاہ جہاں سے کام
میری نظر میں شام و سحر غوث پاکؓ ہیں
کردیں گے ڈوبتی ہوئی کشتی کو میرے پار
باندھے ہوئے مدد پہ کمر غوث پاکؓ ہیں
کھٹکا نہیں ہے کچھ مجھے آفات دہر کا
آئے کوئی بلا تو سپر غوث پاکؓ ہیں
اس نام سے کلیجے میں ٹھنڈک نہ کیوں پڑے
مرہم برائے زخم جگر غوث پاکؓ ہیں
شرع محمدی کی ہے رونق حضور سے
سرسبز نخل دیں کے ثمر غوث پاکؓ ہیں
دریائے بے کنار ولایت ہیں آسماں
مثل صدف ہو اس میں گہر غوث پاکؓ ہیں
ہے کون جو مطیع نہیں دل سے حضور کا
فرمانروائے جن و بشر غوث پاکؓ ہیں

پروا نہیں جو کوئی نہیں قدرداں امیر
صد شکر قدردان ہنر غوث پاکؓ ہیں

(استاد سخن منشی امیر احمد امیر مینائی مرحوم۔ مداح خاتم النبیین)



۷۶ یا غوث فداک امی و ابی ہے آپ کی کیسی شان کہوں
ہے قبلہ کہوں یا کعبہ کہوں یا دین کہوں ایمان کہوں
ہے جلوہ تمہارا ہر شے میں اور سارے موجودات کے آپ
ہیں [illegible] کہوں اسرار کہوں یا روح کہوں یا جان کہوں
اوراق جو ارشادات کے ہیں مطلق بخدا جائز ہے انہیں

تفسیر کہوں کہ حدیث کہوں فرقان کہوں قرآن کہوں

جو ادنیٰ گدائے بے ساماں ہے در کا ترے کونین کا وہ
ہے میر کہوں کہ وزیر کہوں یا شاہ کہوں سلطان کہوں

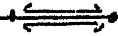
بغدادِ شریف کا ہر کوچہ فیضانِ قدوم مبارک سے
گلشن ہے کہوں گلزار کہوں یا باغ کہوں بستان کہوں

جس شہر میں آپ کا مولد ہے اس خطۂ پاک و مبارک کو
جنت ہے کہوں فردوس کہوں یا خلد کہوں جیلان کہوں

جو عہد خدا سے تم نے لیا ہے ستر بار ہمارے لئے
رحمت ہے کہوں شفقت ہی کہوں یا لطف کہوں احسان کہوں

نطقؔ آپ کے در پر ہے جو پڑا یا شاہِ دو عالم اس کے تئیں
خادم ہے کہوں کہ غلام کہوں یا سگ ہے کہوں سگبان کہوں

(جناب حافظ علیم اللہ صاحب قادری نطقؔ خلیفہ حضرت زرد علیشاہ صاحب)



۱۷۷

بغدادی پیر میرے جہاں بھر کے پیر ہیں
اور نائبِ رسولِ خدائے کبیر ہیں

کُل اولیا میں شان نرالی ہے آپ کی
انجم ہیں وہ تو آپ ہیں یہ بدرِ منیر ہیں

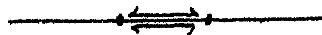
ہر شعر اُن کے وصف کا گلزار کیوں نہ ہو
یہ باغ پنجتن کے گلِ بے نظیر ہیں

شاہی کو کچھ سمجھتے نہیں ایسے ہیں غنی
جتنے جنابِ پیر کے در کے فقیر ہیں

مجھ کو بھی بحرِ ہجر سے آکر نکالئے
یا غوث آپ سب کے شہِ دستگیر ہیں

شہرت جہاں میں انکے کرشموں کی کیوں نہ ہو
سب پیر ہیں ولیؔ تو یہ پیرانِ پیر ہیں

(ابوالحسنات جناب سیّد ولی اللہ صاحب قادری ولیؔ — از گلزارِ ولی)



۷۸ عجب رتبہ میں عالی شان محی الدین جیلی ہیں ۔ نبی کے نورِ چشم و جاں محی الدین جیلی ہیں
نہ کیوں کر خاکِ در کو ان کی ہم خاکِ شفا سمجھیں ۔ ہمارے درد کے درماں محی الدین جیلی ہیں
ہے فرمانِ حکومت ان کا جاری سارے عالم پر ۔ اگرچہ ساکنِ جیلاں محی الدین جیلی ہیں
ضیائے نور سے اُن کے منور سارا عالم ہے ۔ شرف کے نیّرِ تاباں محی الدین جیلی ہیں

ہو کیا خوف اے معلّیٰ مجھ کو شورِ روزِ محشر سے
حمایت پر مری ہر آں محی الدین جیلی ہیں

(مولوی حاجی محمد مظفر الدین صدیقی معلّیٰ حیدرآبادی - از ریاضِ معلّیٰ)

---

۷۹ اے شہِ جیلاں ترے دربار میں آتا ہوں میں ۔ دوش پر صد بارِ عصیاں باندھ کر لاتا ہوں میں
گوہرِ مقصد سے ہو جاتا ہے دامن پُر مرا ۔ جب ترے دربار میں اے بحرِ فیض آتا ہوں میں
کونسا ہوگا وہ دن یارب کہ لیکے زادِ رہ ۔ یہ کہوں احباب سے بغداد کو جاتا ہوں میں
ہے کئی دن سے جو دل میں آرزوئے پائے بوس ۔ مرتے مرتے اس لئے ہر شب سنبھل جاتا ہوں میں
باز آتا ہی نہیں ڈھُونڈنے سے تیری یاد میں ۔ اس دلِ مشتاق کو ہر چند سمجھاتا ہوں میں
دُور جس شب سے ہوا ہوں بزمِ پر انوار سے ۔ شمع کی شکل اے مہِ تاباں گھلا جاتا ہوں میں

سیدِ بغداد کی فرقت میں ترکی روز و شب
خونِ دل پیتا ہوں و لختِ جگر کھاتا ہوں میں

(ترک علی شاہ صاحب قلندر ترکی - از سرمایۂ حیات)

---

۸۰ نورِ نظرِ سلطانِ امم غوثِ اعظم شاہِ جیلاں رضؓ ۔ سرچشمۂ فیض و بحرِ کرم غوثِ اعظم شاہِ جیلاں رضؓ
اے حیدرؓ شیرِ نر کے پسر اے بنتِ رسولؐ کے لختِ جگر ۔ واقف ہی شرف سے ترے عالم غوثِ اعظم شاہِ جیلاں رضؓ
اے راحتِ جانِ حسینؓ و حسنؓ آباد ہے تجھ سے علیؓ کا چمن ۔ دنیا میں ہے جنت تیرا حرم غوثِ اعظم شاہِ جیلاں رضؓ
ہر فضل و کمال میں ہو یکتا اور بذل و نوال میں بے ہمتا ۔ کیا کوئی کرے اوصاف رقم غوثِ اعظم شاہِ جیلاں رضؓ

بغداد میں ہند سے آیا ہوں اور بارگہ نے آیا ہوں
اس عاجز پہ ہو نگاہِ کرم غوثِ اعظم شاہِ جیلاں رض

داماں مراد مرا بھر دو انجام بخیر مرا کر دو
آسان ہو منزل ملکِ عدم غوثِ اعظم شاہِ جیلاں رض

نہیں عالم میں اپنا ماوی بڑھ کر اس در سے ترے شاہا
تیرے ہی درِ دولت کی قسم غوثِ اعظم شاہِ جیلاں رض

تری ذاتِ مقدس ہے یکتا اے نورِ نگاہِ حبیبِ خدا
اے فخرِ نسلِ نبی آدم غوثِ اعظم شاہِ جیلاں رض

شَیْئًا لِلّٰہ شَیْئًا لِلّٰہِ ہے اشرفیِ مسکیں کی یہ صدا
دیدیجئے کچھ از راہِ کرم غوثِ اعظم شاہِ جیلاں رض

(مولوی شاہ ابو احمد محمد علی حسینی اشرفی جیلانی سجادہ نشین حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ ۔ از تحائف اشرفی)

---

۸۱ خیرِ محض بہ شانِ اثر غوثِ پاک ہیں
شر سے جو پاک ہے وہ بشر غوثِ پاک ہیں

رکھتا ہوں اپنے سینہ میں آنکھوں میں آپ کو
روحِ رواں و نورِ نظر غوثِ پاک ہیں

سچی خوشی نہاں تھی جمالِ جمیل میں
شامِ وصال و عیشِ سحر غوثِ پاک ہیں

نورِ خدا و نورِ نبی نورِ کائنات
نورِ منیر و شمس و قمر غوثِ پاک ہیں

دونوں نہوں تو جملہ ہو بے ربط و مہملہ
حق مبتدا ہے اس کی خبر غوثِ پاک ہیں

رونق شجر کی ہے ثمر آبدار سے
حسنین ہیں نہال ثمر غوثِ پاک ہیں

ہیں ایک جسم ہی سے یہ ارکانِ بندگی
دل ہیں اگر علی تو جگر غوثِ پاک ہیں

آتے ہیں دست بستہ شہانِ ملکِ خدم
بزمِ ولا میں تاج بسر غوثِ پاک ہیں

ہیں اصل سے فروغ کی سرسبزیاں منیرؔ
شاخیں ہیں سب شیوخ شجر غوثِ پاک ہیں

(جناب محمد منیر الدین صاحب قادری فاروقی منیرؔ قاضی پربھنی)

---

۸۲ دکھا دو روضۂ اقدس تمہارا یا محی الدین رض
دلِ مشتاق ہے مضطر تمہارا یا محی الدین رض

بتا دو چہرۂ انور خدارا یا محی الدین
ہمارا دل ہے دیوانہ تمہارا یا محی الدین رض

میسر ہے اُسے دونوں جہاں کی نعمتیں بیشک　　تمہارا جس کو حاصل ہے نظارہ یا محی الدین
ہمارے رنج و غم کے دُور کرنے کو کفایت ہے　　تمہارے چشمِ حق بیں کا اشارہ یا محی الدین
مرا دل اور جاں قرباں تمہارے نامِ نامی پر　　عجب کچھ ہے تمہارا نام پیارا یا محی الدین
قدم لیتے نہ کیوں پھر دوش پر پیارے ولی اللہ　　بلند ایسا ہی رُتبہ ہے تمہارا یا محی الدین
ہوئی اک آن میں آسان اسکی مشکلیں ساری　　رجوعِ قلب سے جس نے پکارا یا محی الدین

بلا لو جلد اس مخمور کو بغداد میں حضرت
نہیں ہوتا دکن میں اب گزارا یا محی الدین

(جنابِ مخمور ۔　　جلوۂ محمدی حصہ سوم)

فریاد بحضور صاحبِ بغداد

۸۳ گرفتارِ بلا پابندِ غم یا غوثِ اعظم ہوں　　کرم فرما کہ مشتاقِ کرم یا غوثِ اعظم ہوں
بلاؤں پر بلائیں ہیں مصیبت پر مصیبت ہے　　ہوئی مدت کہ میں وقفِ الم یا غوثِ اعظم ہوں
مری قسمت مرقع بن گئی ہے نامرادی کا　　میں وہ ناکامِ اندوہ و الم یا غوثِ اعظم ہوں
ہجُومِ صد پریشانی ہے دل پر رُوح مضطر ہے　　وفورِ یاس سے مائل بہ غم یا غوثِ اعظم ہوں
تہی ہمت ستم پیشہ اُدھر اعدائے ملت ہیں　　اِدھر میں تختۂ مشقِ ستم یا غوثِ اعظم ہوں
مری روزی ترے دستِ گدا پرور کا صدقہ ہے　　نمک پروردۂ بابِ کرم یا غوثِ اعظم ہوں
تمہارا ہی سہارا ہے تمہیں فریاد رس ہو گے　　تمہیں سے آج خواہانِ کرم یا غوثِ اعظم ہوں
غلامِ شاہِ بطحا خانہ زادِ خسروِ جیلاں　　ترے در کی ترے سر کی قسم یا غوثِ اعظم ہوں
عرب کے تاج والے کی دہائی لاج رکھ لینا　　کہ میں مداحِ سلطانِ امم یا غوثِ اعظم ہوں
بلائیں دُور ہوں مشکل کشا کی زلف کا صدقہ　　رہا میں دامِ غم سے یک قلم یا غوثِ اعظم ہوں
خمِ ابرو کی گردش سے مٹا دے گردشِ قسمت　　میں ہر سجدۂ شکرانہ خم یا غوثِ اعظم ہوں

ترے انداز بذل و جود سے ہوں نور کا طالب

ترا محتاج سب بے دام و درم یا غوثِ اعظمؓ ہوں

(مولوی محمد اظہار الحق صاحب نور قادری بدایونی)

---

۴۴ غوثِ اعظمؓ کے جو محشر میں غلام آتے ہیں — کس تمنا سے ملک بہرِ سلام آتے ہیں

منزلیں روح کی ہیں مکہ، مدینہ، بغداد — راہِ جنت میں یہ دو تین مقام آتے ہیں

غوث کے در سے نہ اٹھنے کا ہو ساماں یا رب — مجھ کو بغداد میں رضواں کے پیام آتے ہیں

حشر میں دیکھتے ہیں قادریوں کی شوکت — قصرِ فردوس پہ غلماں لبِ بام آتے ہیں

دل کو ملتی ہے ترے روضۂ انور میں ضیا — روشنی کے لئے قدسی سرِ شام آتے ہیں

نزع میں خاتمہ بالخیر کرا دیں گے مرا — غوث الاعظمؓ ہی بُرے وقت میں کام آتے ہیں

فیض یہ غوث کی درگاہ سے ہوتا ہے نصیب — بنتے ہیں خاصِ خدا در پہ جو عام آتے ہیں

سلسلہ جنبے ہے تسبیحِ طریقت کا مِلا — بخشوانے کو وہ محشر میں امام آتے ہیں

دلِ عشاق کا کیونکر نہ فلک پر ہو دماغ — غوثؓ کے زیرِ قدم وقتِ خرام آتے ہیں

قادری سلسلے میں ہونگے وہ قدسی داخل — غوث الاعظمؓ کی جو خدمت میں مدام آتے ہیں

گیارھویں کی کوئی محفل ہے فلک پر شاید

کہ ملک لینے کو حامد کا کلام آتے ہیں

(خان بہادر مولوی حامد بخش صاحب مرحوم و مغفور قادری رئیس اعظم بدایون)

---

۴۵ ہستی ہے تیری محترم محفلِ کائنات میں — رفعتیں تجھ کو ملگئیں معرکۂ حیات میں

فضل و کمال کا ترے ذکر ہے عظمتوں کے ساتھ — مجلسِ حال و قال میں بزمِ تجلیات میں

عشق کی لذتیں بھی ہیں شوق کی دعوتیں بھی ہیں — آ کہ ہے تیرا انتظار شورشِ کائنات میں

رنج ہے غم ہے یاس ہے ہجر سے دل اداس ہے — دیکھ کہ ہے عجب سماں معرکۂ حیات میں

پردۂ ناز سے کبھی لطف و کرم کی ہو نظر

روحِ رضا ہے مضطرب حسرتِ التفات میں

(مولانا احمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی ۔ پیشوا غوث الاعظم نمبر اگست ۱۹۳۳ء)

۸۶ کھڑا ہوں دست بستہ در پہ یا غوث الوریٰ دیکھو ذرا دیکھو محی الدینؓ نورِ کبریا دیکھو
گدائے بے سروساماں ہوں پا مالِ پریشاں ہوں کرم کی اک نظر مجھ پر مرے شاہ ہونؓ شہ دیکھو
گنوائی عمر غفلت میں لٹی بستی مرے دل کی کروں میں کس سے فریادی مرے مشکل کشا دیکھو
تکے ہیں رہزن سارے کہ لوٹیں نقدِ دل میرا بچالو یا محی الدین محبوبِ خدا دیکھو
مریضِ عشق ہوں شاہا دوا سے کیا مجھے مطلب دکھا دو آپ کا چہرہ کہ ہو جائے شفا دیکھو
خبر لو یا محی الدینؓ شکستہ ہے دلِ خادم ابھی برباد ہو جائے سے نہ دیکھے تم ذرا دیکھو
کروں میں کس سے معروضہ جو برآئے مرا مطلب مرے مولا مرے آقا مرے حاجت روا دیکھو
سوائے جنسِ عصیاں کے نہیں پونجی میں کچھ باقی خطائیں نذر لایا ہوں مرے مولا ذرا دیکھو

غلامِ کمتریں ہے لعلؔ عاجز بے نوا خادم
کرم کیجے محی الدینؓ معشوقِ خدا دیکھو

(جناب لعل محمد صاحب لعلؔ ۔ از دیوانِ لعلؔ)

۸۷ نہ کیوں پھر قلب اس کا مثلِ خورشیدِ درخشاں ہو کہ جس کے دل کے آئینہ میں شکلِ شاہِ جیلاںؓ ہو
یہی ہے آرزو میری دمِ آخر خداوندا زباں پہ کلمہ ہو آنکھوں میں شکلِ شاہِ جیلاںؓ ہو
نہ جنت کی غرض مجھ کو نہ دوزخ کی مجھے پروا تمنا ہے کہ ہاتوں میں محی الدینؓ کا داماں ہو
نہ رکھو ہند میں بغداد بلوالو مجھے جلدی کہاں تک تا کجا تا کے یہ دل فرقت سے حیراں ہو
تمہارے ہجر کی سختی سہی جاتی نہیں مجھ سے بڑی مشکل میں ہوں امداد میری شاہِ جیلاںؓ ہو
غلامِ بارگاہِ غوثیہ ہوں مجھ کو کیا ڈر ہے جو عقدہ ہو وہ حل ہو اور جو مشکل ہو آساں ہو

تمنا ہے ولیؔ کمتریں کی بس یہی ہر دم

کہ جیسا مدح خواں یاں ہے وہاں بھی وہ ثنا خواں ہو

(ابوالحسنات سید ولی اللہ صاحب ولی ۔ از گلزار ولی)

۸۸

دستگیری کا طلبگار ہوں شیئاً للہ
میں بغداد میں ناچار ہوں شیئاً للہ

حالِ دل شرم سے اب تک نہ کہا تھا لیکن
آج میں درپئے اظہار ہوں شیئاً للہ

کرمِ خاص کے لائق تو نہیں میں پھر بھی
آپ کا غاشیہ بردار ہوں شیئاً للہ

مجھ سے اب دین کی پستی نہیں دیکھی جاتی
غلبۂ کفر سے بیزار ہوں شیئاً للہ

پائے رفتن ہے نہ ہے ہند میں جائے ماندن
سخت مشکل میں گرفتار ہوں شیئاً للہ

جلوۂ پاک نظر آئے تو بر آئے مراد
تشنۂ شربتِ دیدار ہوں شیئاً للہ

کیا کروں میری دعا بھی تو نہیں ہے مقبول
میں کہ اک فردِ گنہ گار ہوں شیئاً للہ

آپ ہی سنئے کہ اب اور کہوں میں کس سے
بستۂ دامنِ سرکار ہوں شیئاً للہ

غوثِ اعظم سے جو مانگو گے ملیگا حسرتؔ
پس کہو حاضرِ دربار ہوں شیئاً للہ

(جناب فضل الحسن صاحب حسرت موہانی ۔ از حدیقۂ معرفت)

۸۹

طالبِ جلوۂ دیدار ہوں شیئاً للہ
دل سے یا غوث میں لاچار ہوں شیئاً للہ

دستگیری مری فرمائیے سلطانِ عراق
استعانت کا طلبگار ہوں شیئاً للہ

ہائے کیونکر ہو سفر جانبِ بغدادِ شریف
بے زر و بے کس و نادار ہوں شیئاً للہ

لاج رکھنا مرے دامانِ طلب کی یا غوث
آپ کا غاشیہ بردار ہوں شیئاً للہ

کب سے بیٹھا ہوں لئے دل میں تمنائے جمال
میں کہ حسرت کشِ دیدار ہوں شیئاً للہ

زندگی تلخ ہے یا حضرت غوث الثقلین
سخت مشکل میں گرفتار ہوں شیئاً للہ

حالتِ دردِ جگر کس سے کہوں کون سنے
محیِ دیں آپ میں بیمار ہوں شیئاً للہ

لا تخف کہدو کہ ہو خطرۂ عصیاں سے نجات
ہوں مریدوں میں خطا کار رہوں شیئاً للّٰہ
اے ملیح عربی بھیک عنایت ہو کہ میں
غوث اعظم کا نمک خوار ہوں شیئاً للّٰہ
ناؤ منجدھار میں دریا میں ہے جوش طوفاں
کیسے یا غوث میں اب پار ہوں شیئاً للّٰہ
تھام لو ہاتھ کہ تا شافع محشر پہنچوں
معصیت کیش و گنہگار ہوں شیئاً للّٰہ
اپنی اس عزت عالی کی بدولت یا غوث
ہدف طعنۂ اغیار ہوں شیئاً للّٰہ
آپ سے یا شہ جیلاں ہوں مدد کا طالب
میں کہ بے یار و مددگار ہوں شیئاً للّٰہ
قدم ناز کی ٹھوکر کا تمنائی ہوں
سر فتادہ پس دیوار ہوں شیئاً للّٰہ

ایک حسرت یہ ضیا کی ہے امیر بغداد
کاش میں حاضر دربار ہوں شیئاً للّٰہ

(جناب ضیاء القادری صاحب بدایونی المخاطب بہ لسان الحسان)

---

۹۰ یا جیلانی شیئ للّٰہ یا جیلانی شیئ للّٰہ
یا جیلانی شیئ للّٰہ المدد باذن اللّٰہ
آپ کا ہو کر حال تباہ آؤ مدد کو شاہنشاہ
چلاتا ہوں شام و پگاہ یا جیلانی شیئ للّٰہ
ایک طرف شیطان مرید ایک طرف یہ نفس پلید
مجھ کو نہیں ہے کچھ امید تیرے سوائے عالیجاہ
کب تک ہو یہ آہ و بکا میرے مرض کی کر دے دوا
ایک نظر میرے مولا حال ہوا ہے سخت تباہ
ہو نہ مدد میں کچھ تاخیر دشمن ہیں برنا و پیر
کیجے مدد یا دستگیر غوث اعظم شاہنشاہ
میں ہوں برا پر تیرا ہوں ہوں رسوا پر تیرا ہوں
ہوں کیا کیا پر تیرا ہوں تیرا ہوں دے مجھ کو پناہ
کچھ بھی نہیں مجھ میں تقوی سب سے برا ہوں سب سے برا
تو اچھا ہے تو اچھا عبد القادر شاہنشاہ
میرے دل میں ہمت ہو دور یہ ساری کلفت ہو
عزت ہو اور حرمت ہو پاؤں مرادیں حسب دلخواہ
آپ کی چشم عنایت ہو حال پہ میرے رحمت ہو
آپ نشان عظمت ہیں بادشہ با تخت و کلاہ

مانا ہے یہ سب سے حقیر حسرت عاجز پر تقصیر
تیرے در کا ہے یہ فقیر یا جیلانی شیئ للّٰہ

(حضرت مولانا محمد عبد القدیر صاحب صدیقی قادری حسرت)

بیمار ہوں فرقت سے شاہا غوث الاعظم شیئاً للہ ہو مجھ کو شربتِ وصل عطا غوث الاعظم شیئاً للہ ۹۱
خواہش نہیں دل میں شاہی کی ہے آرزو در کے گدائی کی ہے آپ سے اتنا معروضہ غوث الاعظم شیئاً للہ
دو جگ میں وسیلہ تیرے سوا کوئی نہیں اے میرے مولا لو روزِ قیامت مجھکو بچا غوث الاعظم شیئاً للہ
سب عمر چلی ہے غفلت میں کیا عرض کروں اخدمت میں روشن سے حال ہے تم پہ مرا غوث الاعظم شیئاً للہ
ہے بوجھ گناہ سر پہ بھاری اور خجلت سے آہ و زاری آیا ہوں دولت پہ شہا غوث الاعظم شیئاً للہ
آوارہ ہوں سرگرداں ہوں مضطر حیراں و پریشاں ہوں نے ہوش بچا نے صبر بچا غوث الاعظم شیئاً للہ

بس اتنی دعا ہے فائق کی جب نزع کی حالت ہو طاری
دکھلا دیجے روئے زیبا غوث الاعظم شیئاً للہ

(مولوی سید شاہ محمد عثمان میاں صاحب قادری فائق ۔ از افکارِ غیب)

نبی کی آنکھ کا تارا محی الدین جیلانی رض مرے اللہ کا پیارا محی الدین جیلانی رض ۹۲
پکارے اولیا سارے جو دیکھی شانِ محبوبی اداؤں نے تری مارا محی الدین جیلانی رض
پکاروں میں تجھے کس نام سے مشکل کشائی کو ترا ہر نام ہے پیارا محی الدین جیلانی رض
بہارِ باغِ کثرت ہے گُلِ گلزارِ وحدت ہے ترا ہر ایک رخسارا محی الدین جیلانی رض
سوئے بغداد سر ہے اور میں بے خود ہوں سجدے میں خودی کا ہے یہ کفارا محی الدین جیلانی رض
دکھاتا ہے دکھاتا ہے محمدؐ کو محمدؐ کو ترے چہرے کا نظارا محی الدین جیلانی رض
جو دو عالم کے پیارے ہیں وہ اللہ اور محمدؐ ہیں تو ان پیاروں کا ہے پیارا محی الدین جیلانی رض
جو ہم مرتے ہیں تو مرتے ہیں کس پر تجھ پہ مرتے ہیں یہ جینے کا ہے کفارا محی الدین جیلانی رض

صدا مائل کی سن کر تو جو پھر انجان ہو جائے
کہاں جائے وہ بے چارا محی الدین جیلانی رض

(ڈاکٹر احمد حسین صاحب مائل ۔ از دیوانِ مائل)

کلامِ فصاحت التیام

۹۲ نظر میں روز و شب ہے جلوۂ محبوبِ سبحانیؒ
یہی خورشیدِ تاباں ہے یہی ہے شمع نورانی

مخالف اب ہوا ہے اور کشتی میری طوفانی
مدد کر ہاں مدد کر غوثِ اعظم قطبِ ربانی

جو اولادِ علیؓ ہو تم تو ہو آلِ پیمبرؐ بھی
شرافت کو بھی تم سے فخر ہے یا قطبِ ربانی

ترے دستِ کرامت میں ہے آثارِ یداللّٰہی
ترے ناخن میں ہے تاثیرِ صد مہرِ سلیمانی

شریعت میں طریقت میں ولایت میں کرامت میں
نہیں اس عہد سے اب تک کوئی بھی آپ کا ثانی

نہ مانے جو ترا کہنا تو اس بدبخت کی قسمت
نہ سمجھے جو ترا رتبہ تو اس ناداں کی نادانی

محبت شمع سے پروانے کو ہو گل سے بلبل کو
مجھے ہے عشق تیرا یا محی الدین جیلانیؒ

غلاموں کا ترے ہے مرتبہ شاہوں سے بھی بڑھکر
کہ رکھیں در پہ ان کے قیصر و فغفور پیشانی

پریشاں اس پریشانی کو کردے مہربانی سے
ہوئی ہے جمع میرے قلب میں از حد پریشانی

بچائے رکھ اسے یا پیرؒ اپنی دستگیری سے
کہ تیرے ہاتھ ہے اس ملک و دولت کی نگہبانی

نہیں کچھ عرض کی حاجت مجھے سب پہ روشن ہے
مرا داغِ دِرونی اور میرا دردِ پنہانی

ترا ہی نام کا ہے جزو میرے اسم میں شاہا
کئے کی لاج تیرے ہاتھ ہے محبوبِ سبحانیؒ

مرے دم میں ہے جب تک دم کہے جاؤں کہے جاؤں
محی الدین جیلانی محی الدین جیلانیؒ

یہ آصف ہی بہت عاصی الٰہی بخش دے اس کو
طفیلِ سرورِ عالم طفیلِ قطبِ ربانیؒ

(اعلیحضرت غفراں مکاں نواب میر محبوب علیخاں آصف جاہ سادس آصف نوراللہ مرقدہٗ)

۹۴
اے غوثِ پاک تیرا نام نامی | ہیں پنہاں تری ذاتِ گرامی
نہ پہنچا طائرِ ادراک واں تک | تعالی اللہ تری اعلیٰ مقامی
بہت کی جستجو راہِ طلب میں | نہ رہبر ہی ملا ایسا نہ حامی
بس اب سیراب جامِ دید کر دے | رہے گی تا کجا یہ تشنہ کامی
زمانہ چاہیے اس پختگی کو | کہ الفت میں رہے باقی نہ خامی
بشر کا ذکر کیا اے غوثِ اعظمؓ | ملک بھی آستاں کے ہیں سلامی

وسیلہ حشر میں ہے مغفرت کا
بشارت کو ترے در کی غلامی

(نواب بشارت جاہ بہادر ۔ از رہبرِ دکن ۔ مورخہ ۱۷ ۔ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ نمبر ۲۵)

۹۵
ہے دل کو آرزو غوث الوریٰؓ کی | نظر کو جستجو غوث الوریٰؓ کی
جو صورت تھی نبیؐ کی ہے وہی شکل | بلا شک ہو بہو غوث الوریٰؓ کی
دلِ مردہ میں تازہ جان آ جائے | جو سن لے گفتگو غوث الوریٰؓ کی
وہ بحرِ فیض تھے پھر دو جہاں میں | نہ کیوں ہو آبرو غوث الوریٰؓ کی
کرامت سے ہر اک جا ذکر ہے ہیں | ہے شہرت کو بکو غوث الوریٰؓ کی
کھلے وقتِ سحر جب آنکھ یارب | ہو صورت روبرو غوث الوریٰؓ کی

مرے دل کی کلی ہاشم کھلی ہے
صبا لائی جو بو غوث الوریٰ کی

(نواب ہاشم جاہ بہادر ۔ از رہبرِ دکن مورخہ ۱۵ ۔ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ نمبر ۲۵۵ ۔ جلد ۱۲)

۹۶ یہ دل محبوبِ سبحانی کے صدقے — محی الدین جیلانی رض کے صدقے
نثار رقت انور مہر و مہ — فرشتے قبر نورانی کے صدقے
تمہارے لطفِ پنہانی کے قرباں — تمہارے اسم لاثانی کے صدقے
تمہاری ذات سے ہر نقطۂ عالی — جہانبانی کے سلطانی کے صدقے
سبک روحی ہیں کہتے ہے لذتِ درد — دمِ بسمل گراں جانی کے صدقے
یہ دل ہے اور جوشش قلزمِ عشق — یہ کشتی موج طوفانی کے صدقے
مرے دل پر چلے وہ خنجرِ عشق — ملک ہوں جسکی قربانی کے صدقے
یہ زیبا ہے جو ہوں لوح و قلم بھی — تمہارے اسم لاثانی کے صدقے

فدائے شمع پروانہ ہوئے داغ
ہم اپنے قطب ربانی کے صدقے

(استاد سخن فصیح الملک جناب داغ دہلوی مرحوم ۔ از مہتاب داغ)

---

۹۷ محیط فیض رحمانی محی الدین جیلانی رض — تمہارا کون ہے ثانی محی الدین جیلانی رض
تمہیں ہو خلق کے سرور تمہیں ہادی تمہیں رہبر — تمہیں محبوب سبحانی محی الدین جیلانی رض
شریعت کو کیا تازہ طریقت کو کیا زندہ — مسیحائی ہیں لاثانی محی الدین جیلانی رض
چراغ کعبۂ عرفاں فروغ دیدۂ ایماں — امام و قطب ربانی محی الدین جیلانی رض
بلاشبہ ہے آئینہ جمال کبریائی کا — تمہاری شکل نورانی محی الدین جیلانی رض
تمہارے ہاتھ میں رکھی ہے خلاق دو عالم نے — ہر اک مشکل کی آسانی محی الدین جیلانی رض
وہ لاکھوں تاجداروں سے ہے بڑھکر جسکو حاصل ہے — تمہارے در کی دربانی محی الدین جیلانی رض
ازل سے آپ کے حصے میں تائید الٰہی سے — دو عالم کی ہے سلطانی محی الدین جیلانی رض
تمہارے اک اشارے سے قلوب خلق پر کیا کیا — کھلے اسرار پنہانی محی الدین جیلانی رض
ہزاروں سینے تم نے بھر دیئے علم لدنی سے — یہ ہے تعلیم روحانی محی الدین جیلانی رض

مدد کو آئیے جلدی کہ گردابِ حوادث میں
مری کشتی ہے طوفانی محی الدین جیلانیؒ

تمہارے چشم و ابرو سے تمہارے روئے نیکو سے
ظہورِ نورِ ایمانی محی الدین جیلانیؒ

خزانہ تم ہو عرفاں کا تمہارا ہی مقولہ ہے
دُرِ گنجِ خدا دانی محی الدین جیلانیؒ

جلیل خستہ پر ایسی عنایت ہو کہ محشر میں
نہ ہو اس کو پشیمانی محی الدین جیلانیؒ

(استادِ سخن نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل۔ ازمعراجِ سخن)

---

۹۸ قدِ محبوبِ سبحانی قدم تک سر سے لاثانی
سراپا شانِ رحمانی مجسم نورِ یزدانی

مرے محبوبِ سبحانی تری صورت ہے نورانی
یہ عارض اور یہ پیشانی دو عالم میں ہے لاثانی

رخِ محبوبِ سبحانی ہے جی کی شکلِ نورانی
گلِ گلزارِ عرفانی چراغِ نورِ ربانی

جو چاہے فضلِ ربانی کرے ان کی ثنا خوانی
کہ ہیں محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی

جو کی ان کی ثنا خوانی ہوئی مقبولِ یزدانی
سخن گوئی سخن دانی سخن سنجی سخن دانی

ہمارا بخت یاور ہے ترقی پر مقدر ہے
کہ وہ در اور یہ سر ہے وہ چوکھٹ ہے یہ پیشانی

کھلا جب پیر تک پہنچا وہ مظہر ہے ید اللہ کا
اگر ہاتھ اس کا ہاتھ آیا تو پایا دستِ یزدانی

مئے عرفانِ محبوبی پلا دے تا کھلے ساقی
خدا فہمی خدا یابی خدا بینی خدا دانی

بنا دو صاحبِ عرفاں کہ دل کا ہے یہی ارماں
ملی ہے صورتِ انساں تو سیرت بھی ہو انسانی

جو دل میں عشق تیرا ہے تو سر میں تیرا سودا ہے
مرے مالک مرے مولا مرے معشوقِ یزدانی

ہو کیوں طے کڑی منزل کہ پیش ہادیٔ کامل
نہایت سہل ہے مشکل نہیں دشوار آسانی

بچا کر مکرِ دشمن سے فریبِ نفسِ پُرفن سے
رہِ عقبیٰ کے رہزن سے کرو میری نگہبانی

جو بد ہوں نیک ہو کر دو مجھے تم سُرخ رُو کر دو
مجھے ذی آبرو کر دو نہ پانی پر پھرے پانی

دو عالم میں ہو خفت کیسے ہر یک جگہ عزت
تمہارے ہاتھ ہے حضرت مری عزت مری پانی

عطا فرمائیے حضرت مجھے دارین کی نعمت
طفیلِ شافعِ امت حبیبِ خاصِ یزدانی

جیوں تیرے غلاموں میں مروں تیرے غلاموں میں　　اٹھوں تیرے غلاموں میں قیامت میں رہے باقی
ہیں آنکھیں فرش رہ آؤ نگاہوں میں سما جاؤ　　کرم بندے پہ فرماؤ کرو تشریف ارزانی
وہ تیرا جلوہ جانانہ وہ تیری چال مستانہ　　خدا خود جس کا دیوانہ خدائی جس کی دیوانی
گل گلزار حضرت کے رسا ہیں سونگھنے والے
چمن میں نکہت گل سے ہو کیونکر پریشانی

(شاہ وجیہہ الدین عثمانی رسا مرحوم)

---

۹۹ شاہ عرفاں نور ایماں عبدالقادر جیلانیؓ　　تیرے صدقے تیرے قرباں عبدالقادر جیلانیؓ
ہجر میں تیرے کیوں نہ مروں جب تو نہ ملے کس طرح جیوں　　تو ہی مرا دل تو ہی مری جاں عبدالقادر جیلانیؓ
دن کو شب کو دوری سے تیری قربت صدقے ہوتے ہیں　　مہر منور ماہ تاباں عبدالقادر جیلانیؓ
زاہد میکش ملا صوفی ابر رحمت جس کے ہیں　　ہے وہ تمھارا سایۂ داماں عبدالقادر جیلانیؓ
سیرت میں تمثال محمدؐ صورت میں تصویر علیؓ　　کیوں نہ خلائق تم پہ ہو قرباں عبدالقادر جیلانیؓ
بر میں جامۂ معشوقی ہے سر پہ تاج محبوبی　　میرا آقا شاہ خوباں عبدالقادر جیلانیؓ
حشر سے جب میں خلد میں جاؤں آگے پیچھے تیرے چلوں　　ہاتھ ہوں میرے تیرا داماں عبدالقادر جیلانیؓ
سر سے قدم تک نور محمدؐ اللہم صل علے　　قبلۂ عرفاں کعبۂ ایماں عبدالقادر جیلانیؓ
گن گن کر ایک ایک اٹھا دے میرے دل کے سارے حجاب
مائل کی ہو مشکل آساں عبدالقادر جیلانیؓ

(ڈاکٹر محمد حسین صاحب مائل حیدرآبادی۔　　از دیوان مائل)

---

۱۰۰ شہ ربانی نور ایمانی محی الدین جیلانیؓ　　ضیائے چشم نورانی محی الدین جیلانیؓ
تمھیں ہو ہادی دوراں تمھیں سرور تمھیں سلطاں　　تمھیں محبوب سبحانی محی الدین جیلانیؓ
تمھیں ہو صاحب عرفاں تمھیں ہو رونق ایماں　　تمھیں مقبول یزدانی محی الدین جیلانیؓ

خدا کے فضل و قدرت سے ہیں جتنے اولیا انکی — تمھیں حاصل ہے سلطانی محی الدین جیلانیؓ
ابھی تک جاری و ساری ہے عالم کے رگ و پے میں — تمھارا فیضِ روحانی محی الدین جیلانیؓ
سہارا بے سہاروں کا وسیلہ بے وسیلوں کا — تمھاری ذات لاثانی محی الدین جیلانیؓ
تمھارے در کی دربانی بھی ملجائے تو یہ سمجھوں — ملی مجھ کو سلیمانی محی الدین جیلانیؓ
نہ کیوں ہو دل یہ صدقے خواب میں بھی گر نظر آئے — تمھارا حسن لاثانی محی الدین جیلانیؓ
تمنا ہے تو بس یہ ہے جو ارماں ہے تو بس یہ ہے — ترے در پر ہو پیشانی محی الدین جیلانیؓ
نظر میں یوں سما جاؤ جدھر دیکھوں نظر آئے — تمھاری شکل نورانی محی الدین جیلانیؓ
مجھے بیخود بنا دو مست کر دو بے خبر کر دو — پلا کر جامِ عرفانی محی الدین جیلانیؓ
نہیں کچھ عرض کی حاجت کہ تم پر آشکارا ہے — مرا سب وردِ پنہانی محی الدین جیلانیؓ
جو سچ پوچھو مقدر ہے اسی کا جس نے دیکھی ہے — تمھاری شکل نورانی محی الدین جیلانیؓ
بوقتِ نزع بھی پیہم زباں پر ہو یہی جاری — محی الدین جیلانی محی الدین جیلانیؓ
تمنائے دلی یہ ہے کہ ہو پیشِ نظر ہر دم — تمھارا روئے تابانی محی الدین جیلانیؓ
قیامت میں وسیلہ مغفرت کا بنگئی تم سے — مری وابستہ دامانی محی الدین جیلانیؓ
جو آجائے ادھر بھی اک نسیمِ لطف کا جھونکا — تو زائل ہو پریشانی محی الدین جیلانیؓ
علیؓ کے تم ہو پوتے تم کو آساں ہے بھی آساں ہے — مری مشکل کی آسانی محی الدین جیلانیؓ

ہو محمودؔ حزیں پر بھی کرم کی اک نظر ایسی
مٹے سب اس کی حیرانی محی الدین جیلانیؓ

(ابو الفضل سید محمود قادری بی اے۔ یل یل بی۔ عثمانیہ)

خدا کے عرش کا تارا محی الدین جیلانیؓ — شہ کونین کا پیارا محی الدین جیلانیؓ ۱۰۱
رسولؐ اللہ کا نور نظر اللہ کا مظہر — علیؓ کا تو جگر پارا محی الدین جیلانیؓ
مچی نورانیت کی دھوم جب تیری ولایت کا — بجا عالم میں نقارا محی الدین جیلانیؓ

تو محبوب خدا چہرہ ترا ماہ منور ہے — ترا رخسار مہ پارا محی الدین جیلانیؓ
ترے در پر جو آیا چین پایا ہو گئی تسکیں — پھرا برسوں تک آوارا محی الدین جیلانیؓ
عقیدہ ہے مراد پر ترے آنا عقیدت سے — گناہوں کا ہے کفارا محی الدین جیلانیؓ
نہ جانیں تو نہ جانیں چند ناداں مرتبہ تیرا — تو اک عالم کا ہی پیارا محی الدین جیلانیؓ
رسول اللہ کا اللہ کا جلوہ نظر آیا — ہوا جب تیرا نظارا محی الدین جیلانیؓ

در مقصد سے بھر دے فاضل مسکیں کا بھی دامن
کھڑا ہے در پہ بیچارا محی الدین جیلانیؓ

(جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب قادری فاضل - از نذرانہ فاضل)

---

۱۰۲ غوث اعظمؓ سا جسے راہ نما ملتا ہے — دم میں وہ منزل مقصود سے جا ملتا ہے
غوث اعظمؓ سے ہمیں رب کا پتا ملتا ہے — شہ کونین کے ملتے ہی خدا ملتا ہے
نہ جدا ہو کبھی دل سے مرے اے الفت پیر — زندگی کا ترے رہنے سے مزا ملتا ہے
جستجو سے نہو برداشتہ خاطر اے دل — لاکھ میں ایک کہیں مرد خدا ملتا ہے
حشر کا روز ہے سرگرم حمایت ہیں پیرؓ — آج عشاق کو الفت کا صلہ ملتا ہے
قادری ہوتے ہی قدرت ہوئی ایسی حاصل — بادشاہی کا فقیری میں مزا ملتا ہے
دائمی زیست کے پیاسے جو چلے آتے ہیں — ترے صدقے میں اونھیں آب بقا ملتا ہے
چور نے آپ کے باعث سے ولایت پائی — ہم گنہگاروں کو اب دیکھئے کیا ملتا ہے
دل میں ہے یاد تو آنکھوں میں تصور ہر دم — پیر کے ہجر میں بھی لطف سوا ملتا ہے
مہر پر نور مدینہ ہو کہ بغداد کا چاند — دونوں جلووں میں وہی نور خدا ملتا ہے

سر گریباں میں رکھ دیکھئے دل میں فاضل
کوئے جاناں کا اسی گھر سے پتہ ملتا ہے

(ایضاً)

ہو مرہمِ زخمِ مظلوماں یا عبدالقادر جیلانی ہو راحتِ جانِ مجبوراں یا عبدالقادر جیلانی رضؓ ۱۰۳
تصویرِ حسنؓ تنویرِ حسینؓ حیدرؓ کے تمہیں ہو نور العین لاریب ہو محبوبِ سبحاں یا عبدالقادر جیلانی رضؓ
مُردوں کو کیا تم نے زندہ ہی خوب لبِ اعجاز نما میں تم سے مسیحا کے قرباں یا عبدالقادر جیلانی رضؓ
تم رحمتِ حق محوِ یزداں تم عقدہ کشائے ہر دو جہاں تم شاہِ زمن سلطانِ زماں یا عبدالقادر جیلانی رضؓ
شمشیرِ حزیں ہے خستہ جگر ہو جائے کرم کی اس پہ نظر
ہے تیری عنایت کا خواہاں یا عبدالقادر جیلانی رضؓ

(خان بہادر محمد عبدالکریم خاں شمشیر۔ از متاعِ المعرفت)
۱۳۳۲ھ

غوث الورٰیؓ ہیں سب کے شہِ دستگیر بھی سرتاجِ اولیا بھی ہیں پیروں کے پیر بھی ۱۰۴
دُہرا شرف انہی کو خدا سے ہوا عطا معشوق بھی ہیں عاشقِ ربِ قدیر بھی
غوث الورٰیؓ کے نقشِ کفِ پا کے سامنے ذرہ مری نظر میں ہے بدرِ منیر بھی
اوصافِ شانِ شاہ کا ادنیٰ یہ وصف ہے بے مثل بھی ہیں آپ ہی اور بے نظیر بھی
غوث الورٰیؓ کے خاص غلاموں میں نام ہے
ہے کتنا خوش نصیب ولیؔ حقیر بھی

(جناب ابوالحسنات سید ولی اللہ صاحب قادری ولیؔ۔ از گلزارِ ولی)

میں ہوں بہت حیران و پریشاں عبدالقادر جیلانی رضؓ کیجے میری مشکل آساں عبدالقادر جیلانی رضؓ ۱۰۵
صدقے تجھ پر میرے دل و جاں عبدالقادر جیلانی رضؓ جانِ مریداں پیرِ پیراں عبدالقادر جیلانی رضؓ
میرا جینا مرنا جو کچھ ہے وہ تیرے دم سے ہے جسم ہوں میں اور تو ہی مری جاں عبدالقادر جیلانی رضؓ
سایۂ رحمت ابرِ کرامت مامنِ خلقت جائے پناہ بیشک تیرا سایۂ داماں عبدالقادر جیلانی رضؓ
نورِ علیؓ دلبندِ پیمبرؐ جانِ خدائی شانِ خدا نام ترا محبوبِ سبحاں عبدالقادر جیلانی رضؓ
قلبِ منور منزلِ داور جانِ مظہرِ نورِ الٰہ چہرۂ انور ماہِ تاباں عبدالقادر جیلانی رضؓ

تیری محبت تیری الفت جب تک نہ دل میں کامل ہو — کامل ایماں ہو نہ مسلماں عبد القادر جیلانی رض
قبر سے اُٹھکر عاشق تیرا حشر میں جب دم آئیگا — ہاتھ میں ہوگا تیرا داماں عبد القادر جیلانی رض

نزع میں ہے یہ فاضل بیکس گھات میں ہے شیطانِ لعیں
کردیں اسکی مشکل آساں عبد القادر جیلانی رض

(جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب قادری فاضل ۔ از نذرانۂ فاضل)

---

۱۰۶ تو غوثِ مکرم ہے اللہ کا پیارا ہے — سب جگ کا اُجالا ہے اور میرا سہارا ہے
دل نذر میں دیدونگا محبوب کو لے لونگا — یارب مجھے ملجائے محبوب جو میرا ہے
سب پیر ہیں عالم میں تو پیر ہے پیروں کا — ہیں سارے محب حق کے محبوب تو حق کا ہے
محبوبِ خدا تو ہے اور شان تری ارفع — اور سب کے قیاسوں سے رتبہ ترا اعلیٰ ہے

جو فضل کے سائل ہیں ہو فضل و کرم اُن پر
سب تیرے یہ خادم ہیں ان سب کا تو آقا ہے

(جناب مولوی محمد عبد المقتدر صاحب صدیقی قادری فضل ۔ از اشکِ محبت)

---

۱۰۷ خاتونِ قیامت کے دلبر یا حضرت غوث الصمدانی رض — سلطانِ رسل کے لختِ جگر یا حضرت غوث الصمدانی رض
کیا کر سکے کوئی تمہاری ثنا رتبہ ہو سمجھ سے جسکا ورا — سبطین نبی کے نورِ نظر یا حضرت غوث الصمدانی رض
الفت میں ہوں میں تمہاری فنا ہر دم ہو تصور دل میں جما — دم بھر نہ جدا ہو رُخ سے نظر یا حضرت غوث الصمدانی رض
کیوں بھول گئے شاہا مجھ کو فرقت میں تڑپتا ہوں دیکھو — اکبار تو اب آجاؤ نظر یا حضرت غوث الصمدانی رض
تم پاس جو ہو تو جان جہاں سب میری مصیبت ہو آساں — دل میں رہو میرے شام و سحر یا حضرت غوث الصمدانی رض
دنیا کے پڑا ہوں جھگڑے میں بے طرح پھنسا ہوں کچھ تدبیر کرے — للہ چھڑاؤ اب آکر یا حضرت غوث الصمدانی رض
بیکس ہے بس بیچارہ ہوں مفلس ہوں غریب تمہارا ہوں — بھولو نہ مجھے میرے سرور یا حضرت غوث الصمدانی رض
قدموں کے پاس بلالو مجھے بیتاب بہت ہوں دوری سے — فرماؤ کرم کی ایک نظر یا حضرت غوث الصمدانی رض

مرقد کی ہو کیوں وحشت مجھکو محشر کی ہو کیوں دہشت مجھکو　　جب آپ ہوں میرے پیر یا حضرت غوث الصمدانی
حاذق کی دعا ہے بس اتنی جب نکلے تن سے جان اسکی
زانو پہ رہے سر رخ پہ نظر یا حضرت غوث الصمدانی

(حضرت مولوی سید شاہ یحیٰی بادشاہ صاحب قادری حاذق)

---

۱۰۸ مہِ تابانِ وحدت آفتابِ برجِ عرفانی　　جنابِ قطبِ ربانی محی الدین جیلانی
کیا دامانِ امیدِ گدا کو تم نے دم میں پُر　　ترا دستِ عطا ہے یا ہے ابرِ نیسانی
مکرر آپ کی صورت میں حسنِ یوسفی چمکا　　بہت مدت سے پنہاں تھا سرِ چاہِ کنعانی
نگاہِ فیض سے ابدال کر دیتے ہیں چوروں کو　　درِ شہ پر نہیں سائل کو محرومی و حیرانی
تصرف آپکا ہے انفس و آفاق میں جاری　　ولایت آپکی ہے فرش سے تا عرشِ رحمانی
لگا دھبہ نہ دامن پر تعلقہائے دنیا کا　　فرشتوں سے زیادہ ہے تمہاری پاکدامانی
بہت ڈوبے ہوؤں کو آپ نے شاہا نکالا ہے　　کنارے سے لگا دیجے مری کشتی ہے طوفانی
ہمیں کیا خوف ہے آفاتِ ارضی و سماوی کا　　اغثنی جب کہا جاتی رہی دم میں پریشانی
نظر لطف و کرم کی کیجئے مشکل کشائی سے
یہ عارف بھی تمہارا ہے شہا اک بندۂ جانی

(از مثنوی معدنِ فیض)

---

۱۰۹ مرحبا کیا غوثِ اعظمؓ پیر ہے　　سب ولی اللہ کے وہ میر ہے
جس نے کھینچا تھا وہی عاشق ہوا　　کیا محی الدینؓ کی تصویر ہے
مارتے ہی مُردے زندہ ہوگئے　　اُن کی ٹھوکر میں عجب تاثیر ہے
کیمیا سے کون رکھتا ہے غرض　　خاک اس در کی ملے اکسیر ہے
کافروں کا کفر غارت ہوگیا　　چمکی جب محبوبؓ کی شمشیر ہے
دُور ہوں افسوس اپنے پیر سے　　آہ! کیا اُلٹی مری تقدیر ہے

خوف کیا ہے دوست تجھ کو حشر کا
تیرا حامی غوثِ اعظمؒ پیر ہے

(جناب دوست مرحوم)

---

۱۱۰ برکتیں سب ہیں عیاں دولتِ روحانی کی — واہ کیا بات ہے اس چہرۂ نورانی کی
شوق دیکھے تجھے کس آنکھ سے اے مہرِ جمال — کچھ نہایت ہی نہیں تیری درخشانی کی
مجھے وہ سگ بھی ہے افضل جسے غوث ہو نصیب — آستانِ حرمِ یار پہ دربانی کی

رشکِ شاہی ہو نہ کیوں اپنی فقیری حسرتؔ
کب سے کرتے ہیں غلامی شہِ جیلانی کی

(مولانا فضل الحسن صاحب حسرت موہانی ۔ از حدیقہ معرفت)

---

۱۱۱ علیؓ کے لعل زہراؓ کے دُلارے — رسولؐ اللہ کی آنکھوں کے تارے
نمونے شیوۂ خلقِ حسنؓ کے — نمایاں ہیں تری سیرت میں سارے
حسینؓ ابنِ علیؓ کی شانِ تسلیم — تری جانب کو کرتی ہے اشارے
کبھی اے بادشاہِ اہلِ عرفاں — نظر ہم پر بھی اک ہو جائے بارے
کسی کی اور کیا پروا ہو ان کو — جنھیں کافی ہوئے تیرے سہارے

کرو حسرتؔ حضورِ میرِ بغداد
جمالِ نورِ مطلق کے نظارے

(ایضاً)

---

۱۱۲ ٹل گئی آئی بلا زائل پریشانی ہوئی — دافعِ غم مدحِ زلفِ شاہِ جیلانی ہوئی
مہرباں جس پر ہوا وہ بادشاہِ اہلِ دل — کشورِ دل کی میسر اس کو سلطانی ہوئی
دی وہ رفعت وصفِ حضرت نے زمینِ شعر کو — آسماں کو بار رہا جس سے پریشانی ہوئی

جبہ سائی جس نے کی اس آستان پاک پر
مطلع نور سعادت اسکی پیشانی ہوئی

جب ہوئی آراستہ بزم حسینان جہاں
شمع محفل صورت محبوب سبحانی ہوئی

ان کے دیوانوں کی مستانہ ادائیں دیکھکر
گلشن فردوس میں ہر حور دیوانی ہوئی

ہاں بڑھی رونق دکان معرفت کی آپ سے
جنس عرفاں کی زمانہ بھر میں ارزانی ہوئی

غوث اعظمؓ کو ملا رتبہ فنا فی اللہ کا
ذات حضرت کی خدا کی ذات میں فانی ہوئی

بھر دیئے لاکھوں کے دامن گوہر مقصود سے
ذات اقدس فیض میں بخشش میں لاثانی ہوئی

میری بگڑی بھی بنے میرا بھی بیڑا پار ہو
دستگیر خلق ہو یہ بات سے مانی ہوئی

مدح دندان مبارک جب سنائی بزم میں
ہر طرف سے مرحبا کی گوہر افشانی ہوئی

(جناب محمد منور خاں صاحب گوہر۔ از زیر برو کن سالگرہ نمبر ۱۳۵۵ھ)

قادری ترانہ

۱۱۴ پیروں میں پیر محی الدین عبد القادر جیلانیؓ

نور الٰہی ۔ نور محمدؐ ۔ نور محمدؐ ہاد

نوروں میں نور محی الدین عبد القادر جیلانیؓ

باغ رسالت ۔ زینت گلشن ۔ اہلبیت اطہار

پھولوں میں پھول محی الدین عبد القادر جیلانیؓ

اشرف و اکرم ۔ حسنی حسینی ۔ سید السادات

خوباں میں خوب محی الدین عبد القادر جیلانیؓ

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

شانوں میں شان محی الدین عبد القادر جیلانیؓ

حق کا پیارا ۔ راج دلارا ۔ قدرت کا دم سانس

شیروں میں شیر محی الدّین عبد القادر جیلانیؒ

ملک و دولت ۔ جاہ و حشمت ۔ امر رب کے کاج

شاہوں میں شاہ محی الدّین عبد القادر جیلانیؒ

صدق مجسّم ۔ غوث الاعظم ۔ ہادیٔ الیاس

شیخوں میں شیخ محی الدّین عبد القادر جیلانیؒ

(جناب مولوی محمد الیاس برنی صاحب قادری ناظم دار الترجمہ)

قصیدۂ مدحیہ

۱۱۴ مقام بیخودی میں دورِ دوراں کا کسے غم ہے
وہ دُنیا اور دُنیا ہے وہ عالم اور عالم ہے

نہ پُوچھو منزلت ہم بادہ خوارانِ محبت کی
ہر اک ٹپکا ہوا ساغر ہمارا ساغرِ جم ہے

نرالا ہے سرور اپنا انوکھا ہے خمار اپنا
ہوا ہے اس قدر ہی کیف مستی جس قدر کم ہے

ازل کہتے ہیں جس کو اپنے نشے کی ترنگیں ہیں
ابد ہے نام جس کا اپنی کیفیت کا عالم ہے

زمیں ہے اپنے میخانے کا پا انداز چھوٹا سا
فلک زینہ ہی کرسی ہے ستون حجت عرشِ اعظم ہے

جہات ستہ دیواریں اسی ایوانِ عالی کی
مکانِ لامکاں بھی ایک شمسے کی طرح خم ہے

جو سطحِ بحر و بر دو کشتیاں اپنے پیالوں کی
تو دورِ مہر و مہ خوانِ گزک کی طرح پیہم ہے

حیات و موت دو موجیں ہیں اپنے ساغرِ مے کی
عدم ہی بیخودی ہستی خودی کا اپنی اک دم ہے

بہارِ بہشت جنت چار چھینٹے اپنے دامن کے
شرابِ آتشیں کا اک دھواں نارِ جہنم ہے

وہ اک چھوٹا ہوا سا خم ہی جس کو گور کہتے ہیں
صدائے صورِ محشر ایک شورِ خیر مقدم ہے

فنا کیسی بقا کس کی کہاں کا عالمِ برزخ
وہ ہا و ہوئے مستانہ یہ بدمستی کا عالم ہے

کہاں کا دیر کعبہ کیا وہاں بھی ہم یہاں بھی ہم
برہمن راز سے واقف نہ زاہد اپنا محرم ہے

ہماری خشتِ خم ہے سنگ اسود نام ہی جس کا
ہمارے جام کا ہلکا سا چھینٹا آبِ زمزم ہے

ہمیں سے دونوں عالم ہیں ہمیں ہیں دونوں عالم میں
سوا و ماسوا کس کا جو کچھ ہے ہم میں مُدغم ہے

نہ ساقی سے جدا ہم ہیں نہ ہم سے ہی جدا ساقی
ہوئے فانی تو پھر باقی کہاں تفریق باہم ہے

سرورِ جامِ وحدت نے بنایا ایسا متوالا
خوشی کی ہے خوشی باقی نہ غم کا اب کوئی غم ہے

ملایا ہم کو ساقی سے تصدق پیرِ بادہ کے
وہ پیرِ بادہ جن کا نامِ نامی غوثِ اعظمؓ ہے

وہ پیرِ بادہ یعنے محیِ دینِ احمدِ مرسل
مریضانِ معاصی کے لئے عیسیٔ مریم ہے

وہ پیرِ بادہ یعنے عبدِ قادر سید و سلطاں
علیؓ کی جان محبوبِ شہنشاہِ دو عالم ہے

وہ پیرِ بادہ یعنے خواجہ و مخدومِ ہر خواجہ
گدا ایک ایک ان کے در کا رشکِ خسرو جم ہے

وہ پیرِ بادہ درویش و فقیر و شیخ و مولانا
خدائی میں معظم ہے مکرم ہے مفخم ہے

وہ پیرِ بادہ یعنے بادشاہِ عالمِ علوی
درِ والا پہ جس کے سر شہانِ دہر کا خم ہے

ولی ایسا ولایت جس نے ادنیٰ چور کو بخشی
غریب ایسا غنا جس کی خدائی میں مسلم ہے

وفورِ بے خودی میں ایک مستانہ غزل پڑھ دو
طبیعت کی یہ خواہش دل کا یہ عزمِ مصمم ہے

غزل

مری چشمِ حقیقت بیں میں بس جائے غوثِ اعظمؓ ہے
حریمِ دل درِ دولت سرائے غوثِ اعظمؓ ہے ۱۱۵

عجب دلکش عجب پیاری ادائے غوثِ اعظمؓ ہے
خدائی کیا خدا بھی مبتلائے غوثِ اعظمؓ ہے

وہ سر ہے سر کہ جس سر میں ہوائے غوثِ اعظمؓ ہے
وہ دل ہے دل کہ جس دل میں ولائے غوثِ اعظمؓ ہے

فنا کہتے ہیں جس کو وہ بقائے غوثِ اعظمؓ ہے
بقا اک موجۂ بحرِ فنائے غوثِ اعظمؓ ہے

اٹھائیں کس طرح سر خشتِ خم سے جوشِ مستی میں
تصور میں ہمارے نقشِ پائے غوثِ اعظمؓ ہے

نہ کوثر کی اسے پروا نہ وہ تسنیم پر مائل
جو سرشارِ مئے حب و ولائے غوثِ اعظمؓ ہے

ہو الظاہر ہو الباطن کے معنی کیوں نہ ہوں روشن
سویدا دل میں آنکھوں میں ضیائے غوثِ اعظمؓ ہے

مریدی لاتخف اللہ ربی سے ہوا ظاہر
غلاموں پر عجب بذل و عطائے غوثِ اعظمؓ ہے

ہجومِ حسرتِ بغداد کا مسکن بنا ہے دل
یہ گھر اللہ کا مہماں سرائے غوثِ اعظمؓ ہے

وہی بندہ ہوا اُن کا جو گزرا اپنی ہستی سے
خودی ناآشنا پر آشنائے غوثِ اعظمؓ ہے

نہ کیوں محبوب ہوں دونوں کہ ہیں محبوب کے مسکن
نظر میں غوثِ اعظم دل میں جائے غوثِ اعظمؓ ہے

جو دوشِ پاک پر ٹھہرا قدم ختمِ رسالت کا
تو گردن اولیا کی زیرِ پائے غوثِ اعظمؓ ہے

اثر آتا ہے استقبال کو عرشِ معلّیٰ سے
کہ جنبش میں لبِ معجز نمائے غوثِ اعظمؓ ہے

ادب سے پڑھ دے ثاقبؔ اور اک مطلع قصیدے کا
یہ مجمع مجمعِ اہلِ ولائے غوثِ اعظمؓ ہے

مطلعِ ثانی

۱۱۴ گدائے غوث ہیں شاہوں سے اپنی شان کیا کم ہے
یہی کاسہ گدائی کا ہمارے کاسۂ جم ہے

وہ نورِ محض تھا جس نے جلایا طور کا سینہ
ہمارے دل میں جس کی ضو ہے وہ نورِ مجسّم ہے

نبیؐ کا دل علیؓ کی جان ہو حسنینؓ کے پیارے
تمہاری ذاتِ عالی موجبِ فخرِ دو عالم ہے

شفا بخشِ مریضانِ معاصی کون ہے تم سا
مسیحا جن کے تم ہو پھر انہیں کیا موت کا غم ہے

خدا شاہد تمہیں ہو ناخدائے کشتیٔ امت
کہ بر و بحر میں جاری تمہارا حکمِ محکم ہے

حقیقت میں خدائی کی حقیقت تم پہ ہے روشن
تمہاری طرح اسرارِ خدا سے کون محرم ہے

تمہیں نے پار کی اک عمر کی ڈوبی ہوئی کشتی
تمہارے دستِ قدرت میں نظامِ کارِ عالم ہے

تمہیں نے لب ہلا کر سینکڑوں مردے کئے زندہ
کرامت بھی یہ اعجازِ مسیحائی سے کیا کم ہے

تمہارا نام لے لونگا لحد میں بھی دمِ پرسش
تمہارا بندۂ بے دام ہوں کس بات کا غم ہے

تمہارے عشق میں جو مر مٹے ہیں موت سے پہلے
قضا ان کے لئے باقی معلق ہے نہ مبرم ہے

عجب تاثیر رکھتا ہے تمہارا ذکر یا مولا
ہمارے حق میں ہے اکسیر منکر کے لئے سم ہے

ہزاروں کوہِ غم پامال ہو جاتے ہیں دم بھر میں
تمہارا نام بھی نامِ خدا کیا اسمِ اعظم ہے

ہوئی ہے قلبِ ماہیت تمہارے اک اشارے سے
کیا لڑکی کو لڑکا یہ خبر مشہورِ عالم ہے

ہزاروں کورِ مادرزاد بینا کر دئے تم نے
جمالِ پاک کی یہ نور افزائی مسلم ہے

بنانا چور کو ابدال تھی اک بات ادنیٰ سی
کرشمہ چشمِ رحمت کا تمہاری یہ کم از کم ہے

اُڑا کر رنگِ رخ کی طرح پہنچا ناتوانی میں
الٰہی دوریٔ بغداد سے اب ناک میں دم ہے

الٰہی جیتے جی آجائے جنت کا مزہ مجھ کو
کہ میرے حق میں اب یہ ہند کا خطہ جہنم ہے

الٰہی اب دکھا دے روضۂ محبوبِ سبحانی — تمنائے دلِ حسرت زدہ تجھ سے یہ پیہم ہے
الٰہی بانیٔ محفل کو رکھ اپنی حفاظت میں — دعائے ثاقبِ محزوں یہی ہر لحظہ ہر دم ہے
الٰہی جو شریکِ بزم ہیں ان سب پہ رحمت کر
ترے نزدیک یہ ادنیٰ سے ادنیٰ کام سے بھی کم ہے

(جناب محمد نجم الدین صاحب ثاقب قادری بدایونی المخاطب بہ امام الکلام پہلوان سخن)

غوثِ دوسرا دل میں آ جا بغداد و مدینہ دل کر دے — وہ ذوالکرمی سج دھج دکھلا گھائل کو بسمل کر دے ۱۱۷
اے ابرِ عطائے ذوالمننی چھا لے برسا مکی مدنی — بغداد کے جلووں سے روشن یہ محفل کی محفل کر دے
اے پیرِ مغاں آ میری طرف رندوں میں لٹا صہبائے نجف — شیشے بھر دے ساغر بھر دے میخانۂ جیلاں دل کر دے
ہے فرقتِ جاناں شاق مجھے بغداد کا رکھ مشتاق مجھے — ہاں داغِ جدائی غم پر غم دل کو ہمہ تن دل کر دے
اے مقتدرا آقا بہرِ خدا کر جنبشِ لب کو وقفِ دعا — تا بابِ اجابت تو رسا فریادِ لبِ سائل کر دے
اے مستِ شرابِ جامِ فنا ہاں ایک نگاہِ ہوش رُبا — دنیا کی محبت دل سے مٹا دنیا سے مجھے غافل کر دے
مایوس نہ ہو رکھ حق پہ نظر تکمیلِ عقیدت غوث کرے — قدرت ہے یہ عبدالقادرؓ میں ہر ناقص کو کامل کر دے
لب پر ہو ہو القادر کی صدا دل میں ہو ولائے غوث ورا — اے رحمتِ عالم بہرِ خدا ذاکر کر دے شاغل کر دے
ہے بحرِ حوادث میں بیڑا بغداد سے آ طوفاں سے بچا — سیلاب کی اٹھتی موجوں کو آغوشِ لبِ ساحل کر دے
مائل بہ جفا ہیں اہلِ ہوا ہے غم سے پریشاں حالِ ضیا
دامانِ کرم کی دے کے ہوا آسان ہر اک مشکل کر دے

(جناب لسان الحسان ضیاء القادری بدایونی ضیا)

وقفِ غمِ پیہم ہے یا غوث یہ شیدائی — ہاں اک نگہِ رحمت یا سیدی مولائی ۱۱۸
کیا صورتِ دلکش ہے کیا شانِ دل آرائی — دیوانہ ہے اک عالم دنیا ہے تماشائی
تو حسن میں لاثانی ہے اے شہِ جیلانی — اللہ رے یہ سج دھج اللہ رے یکتائی

غوثؓ دوسرا ہو تم محبوبِ خدا ہو تم — کیا رنگِ ولایت ہے کیا شانِ دل آرائی
مُردوں کو کیا زندہ راہب ہوئے شرمندہ — تھی جنبشِ لب گویا اعجازِ مسیحائی
اک سجدہ قضا کر دے اک فرض ادا کر دے — سر رکھ دے اسی در پر اے ذوقِ جبیں سائی
بغداد کے ہر پالے بغداد میں بُلوا لے — بے چین ہیں متوالے بے خود ہیں تمنائی
دل میں غمِ عصیاں ہے سر پر ترا داماں ہے — ہے یاس و تمنا میں اک معرکہ آرائی
آفات کو رد کر دو للہ مدد کر دو — دیکھو مری ہو جائے دنیا میں نہ رُسوائی
بغداد سے سینہ تک سینہ سے مدینہ تک — اے دُرِّ نجف تیری ہے انجمن آرائی
تیری مدنی سج دھج تیری حَسَنی صُورت — صورت گرِ عالم کو محبوب پسند آئی
جیلاں کی ہواؤں سے فردوس بنی تربت — اک نیند کے جھونکے میں گزری شبِ تنہائی
ہر آہ سے پیدا ہو آوازۂ ہو القادرؒ — بیتابئ دل کیوں ہو ممنونِ شکیبائی
دجلے سے اٹھیں لہریں بغداد قریب آیا — کب تک ارے سودائی یہ بادیہ پیمائی

رگ رگ سے ضیا جاری یا غوثؓ کے نغمے ہیں
ہر تارِ نفس ہے اک بجتی ہوئی شہنائی

(جناب لسان الحسان ضیاء القادری بدایونی ضیاء)

---

119 بھلا مدحت گری اُن کی بھلا اُن کی ثنا خوانی — کہ لا سکتے نہیں دو تو جہاں جن کا کوئی ثانی
یہ میری بیکسی - یہ کس مپرسی - یہ پریشانی — نہیں فریاد رس - فریاد ہے یا غوثِ صمدانیؒ
درِ اقدس کا صدقہ بن گئی بگڑی ہزاروں کی — مری بگڑی بھی بن جائے ذرا یا شاہِ جیلانیؒ
کسی سے کیا کہوں میں حالِ اپنا - دردِ دل اپنا — گزارش آپ سے ہے آپ ہیں محبوبِ سبحانیؒ

خیالی خوف کیا محشر کا مجھ کو میرے حامی ہیں
شہنشاہِ ولایت، غوثِ اعظم قطبِ ربانیؒ

(محمد عبد الحمید خاں خیالی حیدرآبادی)

۱۲۰
تمہاری صورت انور پہ صدقے جسم بھی جاں بھی
نہ تنہا جسم و جاں قرباں تم پہ دین و ایماں بھی
جو دیکھی شکل انور ہو گئے سو جان سے شیدا
ملک بھی جن بھی انساں بھی پری بھی حور و غلماں بھی
لقب ہے آپ کا میراں محی الدین جیلانی
غیاث خلق بھی غوث زماں محبوب سبحاں بھی
وہ پایہ تم نے پایا ہے وہ رفعت تم کو حاصل ہے
ہے جس کے سامنے خم گنبد گردون گرداں بھی
کیا اس طرح زندہ سینکڑوں مردوں کو ٹھوکر سے
ثنا خواں جس کے عیسیٰ بھی خضر بھی آب حیواں بھی
بچا لینا مری کشتی کہ ہیں در پئے تباہی کے
ہوا بھی دوری ساحل بھی تاریکی بھی طوفاں بھی
خدا کے فضل سے سب آپ ہی کے زیر فرماں ہیں
ولی بھی غوث بھی ابدال بھی اقطاب دوراں بھی
جو آجائے نظر وہ صورت انور فدا کر دوں
یہ دل بھی یہ جگر بھی اور یہ آنکھیں بھی یہ جاں بھی
نہیں کچھ عرض کی حاجت کہ تم پر آشکارا ہے
مرا مقصد بھی میرا مدعا بھی میرا ارماں بھی

کرم کی اک نظر محمود پر فرمائیے شاہا
کہ ہے بیکس بھی بیچارہ بھی حیراں و پریشاں بھی

(ابوالفضل سید محمود قادری بی اے ایل ایل بی عثمانیہ)

۱۲۱
مرا دل شاہ جیلانی کے صدقے
یہ آنکھیں شکل نورانی کے صدقے
تصور پیر کا ہٹنے نہ پایا
نظر کی اس نگہبانی کے صدقے
جسے چاہا بنایا قطب دم میں
عطائے قطب ربانی کے صدقے
ہوئی اس نام سے آسان مشکل
میں ایسے مشکل آسانی کے صدقے
شبیہ غوث پر ہر اک فدا ہے
ہے عالم حسن لاثانی کے صدقے
شرف رکھتا ہے شیروں سے بھی بڑھ کر
سگ درگاہ جیلانی کے صدقے

جمیل آکر پھرا خالی نہ کوئی
یہ دل محبوب سبحانی کے صدقے

(میر تراب علی صاحب جمیل عثمانی قادری)

۱۲۲ وظیفہ جب سے اپنا یا نبی یا غوثِ اعظمؓ ہے — خدا کی یاد میں گویا زباں مصروف ہر دم ہے
مجھے کی زندگی ہے قدر کے قابل ہی جو دم ہے — لبوں پر رات دن وصف و ثنائے غوثِ اعظمؓ ہے
بشر کیا ملکہ جن جن کیا ملک کا سر یہاں خم ہے — زمیں پر عرشِ اعلیٰ آستانِ غوثِ اعظمؓ ہے
تپش و لیس خلش سینے میں لب پر آہ ہر دم ہے — ق طبیعت مضطرب ہے جان مضطر چشم پُرنم ہے
خدا وہ دن کرے بغداد کو جاؤں شفا پاؤں — کوئی پوچھے تو یوں کہدوں کہ اب ہر رنج و غم کم ہے
سرِ عجز آستانِ شہ پہ رکھ کے مرنے والوں کو — درِ فردوس سے پیدا صدائے خیر مقدم ہے
مئے اُلفت کا نشہ کم نہیں ہے ہوشیاری ہے — ہوا ہوں باخبر جب سے کہ مدہوشی کا عالم ہے
کلیجے سے لگا رکھوں نہ کیونکر آپ کے غم کو — جدائی میں یہی اک مونس و غمخوار و ہمدم ہے
مطیع اپنا کیا یا غوث کہہ کر نفسِ سرکش کو — خدا کی شان نامِ پیر کیا ہے اسمِ اعظم ہے
مرے آنسو کا قطرہ قدر میں بڑھ کر ہے موتی سے — خزانہ گوہرِ یکتا کا میری چشمِ پُرنم ہے

حبیبِ حق کی دُوری کچھ ذرا صدمہ نہیں فاضل
فراقِ پیر میں جتنا بھی میں رُوتا رہوں کم ہے

(جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب قادری فاضل ۔ از نذرانۂ فاضل)

---

۱۲۳ مدت سے میرے دل میں تمنائے غوثؓ ہے — اور سر میں اک زمانے سے سودائے غوثؓ ہے
رخسارِ پاک کا جو تصور ہے رات دن — آنکھوں میں ہر نظر میں تماشائے غوثؓ ہے
منعم نہیں ہے دل میں زر و سیم کی ہوس — اکسیر مجھ کو خاکِ کفِ پائے غوثؓ ہے
سچ ہے کہ دو جہاں میں وسیلہ نجات کا — حُبِّ رسولؐ اور تولّائے غوثؓ ہے

مطلب نہیں ہے اس کو حسینانِ دہر سے
یٰسیں نیازی دیکھئے شیدائے غوثؓ ہے

(از غلام یٰسین خاں صاحب صدیقی ۔ از کلام یٰسین نیازی ۱۳۵۵ھ)

۱۲۴ بغداد کے اُو وا تا کچھ راہِ خدا دیدے — صدقہ درِ دولت کا کچھ راہِ خدا دیدے
سائل کوئی یاں آکر محروم نہیں جاتا — ہے نام ترا آقا کچھ راہِ خدا دیدے
یہ حکم ہے قرآں میں سائل کو نہ دے جھڑکی — در پر ہے فقیر آیا کچھ راہِ خدا دیدے
یٰسین بھی آیا ہے شاہا ترے کوچہ میں
خالی نہ اُسے پلٹا کچھ راہِ خدا دیدے

(غلام یٰسین خاں صاحب یقی۔ از کلام یٰسین نیازی)

---

۱۲۵ پلا دو جامِ عرفانی محی الدین جیلانی — کہ ہو دفعِ پریشانی محی الدین جیلانی
امامِ قطبِ ربانی محی الدین جیلانی — علی سیرت حسن ثانی محی الدین جیلانی
نمودِ سرِ پنہانی محی الدین جیلانی — طلسمِ گنجِ حقانی محی الدین جیلانی
فیوضِ نفسِ رحمانی محی الدین جیلانی — عطا و فضلِ ربانی محی الدین جیلانی
جمالِ روئے نورانی محی الدین جیلانی — صفائی قلب عمرانی محی الدین جیلانی
تمہارے نام پر مردانِ حق گردن جھکاتے ہیں — کہ ہو محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی
تمہارا نام لیوا ہوں تمھیں پر جان دیتا ہوں — محی الدین جیلانی محی الدین جیلانی
کرم فرمائیے وقتِ مدد ہے المدد شاہا — رہے کب تک یہ حیرانی محی الدین جیلانی
دل و جاں آپ پر صدقے نہیں ہے آپ سا کوئی — ہمارے پیر لاثانی محی الدین جیلانی
میسر درسِ اقدس سے ہوئی اربابِ حکمت کو — خدا فہمی خدادانی محی الدین جیلانی
کیا ظلمت کدہ روشن ضیائے نورِ انور سے — چراغِ بزمِ روحانی محی الدین جیلانی
محی ملت و دین و علوم و سیرتِ قدرت — کمالِ فضلِ انسانی محی الدین جیلانی
گلِ شادابِ گلزارِ محبت پیکرِ خوبی — بہارِ باغِ رضوانی محی الدین جیلانی
کمالِ عشق و عرفاں سے فنائے ذاتِ حق ہو کر — ہوئے محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی
منیرِ خستہ جاں کے واسطے شمعِ حقیقت ہے

تمہارا روئے نورانی محی الدین جیلانیؒ

(جناب محمد نیرالدین صاحب قادری فاروقی نیر)

---

۱۲ غوثؒ کے چاہنے والے کو خدا ملتا ہے　　کوئے جاناں کا اِسی در سے پتہ ملتا ہے
بے قراروں کا تماشا ہے ترے کوچہ میں　　لطف نالوں میں تڑپنے میں مزا ملتا ہے
در ترا چوم کے کر لیتے ہیں روضہ کا طواف　　تیری طاعت میں عبادت کا مزا ملتا ہے
میری عرضی شہِ بغداد کو پہنچے کیونکر　　نہ تو قاصد نہ کبوتر نہ ہُما ملتا ہے
پایا اللہ کو جس نے تمھیں پایا یا غوثؒ　　راستہ کعبہ کا بغداد سے جا ملتا ہے
غوثؒ کے وصف میں حل ہوتی ہے مشکل اپنی　　سُننے والوں کو مزہ ہم کو صِلا ملتا ہے

بارگاہ شہِ جیلانؒ میں حاضر ہے غریب
دیکھئے ھاتفِ محتاج کو کیا ملتا ہے

(جناب ہاتف مرحوم)

---

۱۳ یا غوثِ اعظمؒ امداد کیجے　　ہم عاجزوں کا دل شاد کیجے
بھولے ہیں راہِ شرعِ نبیؐ ہم　　تم رہنما ہو ارشاد کیجے
بستی ہمارے دل کی ہو ویراں　　آباد کیجے، آباد کیجے
محبوبِ سبحاں فریادرس ہیں　　اے اہلِ حاجت فریاد کیجے
شرعِ نبیؐ کے پھیلے ہیں دشمن　　اُن ملحدوں کو ناشاد کیجے
زندہ کئے جو دینِ محمدؐ　　پھر اک کرشمہ ایجاد کیجے

بے توشۂ راہ میں ہوں مسافر
مسکین کی کچھ امداد کیجے

(حضرت مسکین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ ـ انتہ علیہ محمدی)

مجھے ہے کام ہجرِ پیر میں آنسو بہانے سے — نکلتی ہے تپِ ہجراں کی گرمی اس بہانے سے ۱۲۸
غلاموں کو نہ ترسا و جمال اپنا دکھانے سے — گھٹا چھائی ہے غم کی چاند سی صورت دکھانے سے
تمھیں پڑنا ہی ہے جب تک بلاؤ گے نہ پاس اپنے — تمھارے روٹھنے والے نہ مانیں گے منانے سے
میں مرتا جاؤں تم ہر دم لبوں سے قم کہے جاؤ — مجھے ہو کام مرنے سے تمھیں مطلب جِلانے سے
یقیں ہے نزع میں تشریف لاؤ گے مگر آقا — نہ جب تک دم نکل جائے نہ سرکو تم سرہانے سے
میں مرجاؤں گلی میں آپ کے حضرت یہی بس ہے — غرض دفن و کفن سے ہے نہ لاشے کو اٹھانے سے
اسی کا مجھ کو رونا ہے کہ ہوں میں دور قدموں سے — بلا لو پاس بدتر حال ہے صدمہ اٹھانے سے
مرا ہے اعتقاد ایسا یہی ہے بات ایماں کی — ہوئے ہیں اولیا سب بہرہ ور تیرے گھرانے سے

فرشتوں کو جوابِ صاف دونگا قبر میں شائق
غلامِ غوثِ اعظم ہوں ڈرونگا کب ڈرانے سے

(جناب منشی میر اعظم علی صاحب مرحوم شائق۔ — از کلیاتِ شائق)

بھلا کس رو سے ہو وصفِ جنابِ غوثِ صمدانیؒ — سراپا سے عیاں ہے جن کے سب انوارِ ربانی ۱۲۹
یہ کیسی شان و شوکت ہے یہ کیا توقیر و عظمت ہے — دلوں میں جس کی ہیبت ہے خرد کو جس میں حیرانی
علیمِ ظاہر و باطن و سرِّ واجب و ممکن — وہ ہیں مولائے انس و جاں نہیں ان کا کوئی ثانی
خدا کے دوست آتے ہیں جو کچھ مشکل ہو لاتے ہیں — یہاں تعلیم پاتے ہیں رہ و رسمِ خدادانی
لقب ہے محیِ دیں تیرا مکاں تیرا مکیں تیرا — امام المرسلیں تیرا ہے جد یا شاہِ جیلانی
بھلا کیا لطف جینے میں اور ایسے کھانے پینے میں — نہ ہو جب دل میں سینے میں تری تصویرِ نورانی

ہو بڑھ کر اس سے کیا عزت ہنر کافی ہے یہ نسبت
تجھے کہتی ہے جو خلقت مریدِ شاہ جیلانی

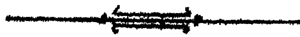
(مولوی سید شاہ محمود میاں صاحب قادری علیہ الرحمۃ۔ — از توشۂ عقبیٰ)

سلطانِ اولیا

۱۱ مسند نشینِ مسندِ عرفانِ اولیا پیرانِ پیر غوثِ جہان جانِ اولیا
ذاتش کہ ہست ظلِّ سراجِ منیرِ بدر آں غوثِ پاک شمعِ شبستانِ اولیا
سبطِ رسولؐ سبطِ علیؑ - دلبرِ حسنؑ قطبِ عراق خسروِ خوبانِ اولیا
رویت کہ نورِ صاحبِ قراں ازو نمود آں مصحفِ جمالِ تو قرآنِ اولیا
رنگِ نگارِ روئے حسنؑ طلعتِ حسینؑ گلدستۂ بہارِ گلستانِ اولیا
درویش و پادشاہ و فقیر و گدا نواز مخدوم و خواجہ سرور و سلطانِ اولیا
خواہی چو قربِ حق بدرِ غوث ما بیا معراجِ قربِ عرشِ ایوانِ اولیا
برگردنِ شرف قدمِ نازِ تو نہاد قایم ز اتباعِ تو ایمانِ اولیا

نازم ضیا کہ از کرمِ غوثِ مقتدر
من نیز زیرِ سایۂ دامانِ اولیا

(جناب لسان الحسان ضیاء القادری بدایونی ضیا)



نوٹ — یہ غزل دیر سے وصول ہوئی اس لئے آخر میں درج کی گئی۔

دستِ پیرؒ از غائباں کوتاہ نیست
دستِ او جز قبضۂ اللہ نیست (رومیؒ)

متفرقات

مسدس۔ مخمس۔ رباعیاں۔ قطعے

مرتبہ

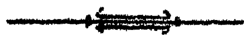
ابو الفضل سید محمود بی۔ اے ایل ایل بی
(عثمانیہ)



ہو القادر

محبوبِ جہاں ہے رب کا پیارا تو ہے
ہر بیکس و بے بس کا سہارا تو ہے
کیا خوف اگر چرخ ہے درپے اپنے
ہر طرح مددگار ہمارا تو ہے

(صاحبزادہ نواب کاظم جاہ بہادر کاظم)



ترجمہ قصیدہ خمریہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نشہ جام عشق نے بیخود و مست کر دیا — شعلۂ دل فروز نے نور سے دل کو بھر دیا
شاہد حسن و عشق! آ مجمع عام میں بھی آ — بادہ کشوں کے آفتاب! آ مرے جام میں بھی آ
ہم نے تو جام بھر لیا ساقی کے فیض عام سے — مانگ لو تم بھی میکشو آج ہمارے نام سے
سارے جہاں کے میکشو آؤ صلائے عام ہے — حسن کے میکدے میں آج عشق کا اہتمام ہے
شیشے کی مُہر کھل گئی خوب پیو پلائے جاؤ — عالم وجد و کیف میں ساقی کے راگ گائے جاؤ
اے مرے میکشو اٹھو دیر کرو نہ زینہار — ساقی پلا رہا ہے تو جام پہ جام بار بار
مجھ سے ہے جو بچی ہوئی جھوٹی شراب پی بھی لو — سوچتے کیا ہو شیخ جی بادۂ ناب پی بھی لو
تم بھی بلند رتبہ ہو تم میں کوئی کسر نہیں — میرے مقام تک مگر عرش کا بھی گذر نہیں
کون مرا شریک ہے عالم عز و جاہ میں — میرا مقام خاص ہے قرب کی بارگاہ میں
آپ کو کیا بتاؤں میں اپنے مقام کا پتہ — کافی ہے ذی حیات کو محی کے نام کا پتہ
شیخ ہوں سب شیوخ کا کون ہے اب مرا نظیر — تم ہی کہو کہ لوگ سب کہتے ہیں کس کو دستگیر

تاج کمال سر پہ ہے خلعت خاص بر میں ہے — فضل خدا سے سارا فضل آج ہمارے گھر میں ہے
سرِ قدیم کائنات مجھ پہ ہے سب کھلا ہوا — رب سے ملا ہوا ہوں میں مجھ سے ہے رب ملا ہوا
نقش ہے آج ہر جگہ نام مرا جہان پر — حکم مرا زمین پر حکم مرا زمان پر
آتش قلب سے مرے بحر بھی آب آب ہو — سوز درون عشق سے ماہی کا دل کباب ہو
میرے جگر کی آگ سے سنگ بھی پارہ پارہ ہو — طور کے طور جل اٹھے کوہ بھی اک شرارہ ہو
گر گئیں لاکھ بجلیاں ہاتھ مرے جہاں اٹھے — مردے ہزار جی اٹھے میری ذرا سی بات سے
میرے ہی روئے پاک پر شمس و قمر کی ہے نظر — دیتے ہیں رات دن مجھے لیل و نہار کی خبر

میرے مرید عیش کر تو تو میرا مرید ہے — تیرے لئے ہر ایک دن فضلِ خدا سے عید ہے
میرے مرید ڈر نہیں میرا خدا رحیم ہے — تجھ کو کوئی خطر نہیں میرا خدا رحیم ہے

رتبے سے میرے ربط کیا دہر کے عز و جاہ کو — رکھے گا کون عقلمند کوہ کے آگے کاہ کو
جتنے ولی جہاں میں ہیں چلتے ہیں اپنی چال پر — نشو و نما میری ہوئی شارعِ دین کے چال پر
جوہرِ زندگی مرا پیرویٔ رسول ہے — میرے کمال کی بنا پیرویٔ رسول ہے
نقشِ قدم حضور کا باعثِ صد کمال ہے — بس یہی میرا حال ہے بس یہی میرا قال ہے

کوئی ہو لاکھ عیب چیں میرے مرید ڈر نہیں — میں ہوں سپر ترے لئے تجھ کو کوئی خطر نہیں

ڈھونڈ کر اولیا میں سب مثل مرا بتا دو — میری طرح جہان میں کوئی مجھے دکھا تو دو
کرتا ہوں صبح و شام میں اپنے نبی کی پیروی — سارے جہاں کے اولیا کرتے ہیں میری پیروی
میں ہوں شبیہ ہو بہو عبدِ ملک خصال کی — میں ہوں مثالِ بے مثال قادرِ بے مثال کی
مجھ سے ہے دین کی زندگی کہتے ہیں محی دیں مجھے — خاتمِ کائنات کا حق نے کیا نگیں مجھے

(جنابِ ابو الاعظم مولوی سید احمد حسین صبا امجد از ریاضِ امجد حصہ دوم)

مخمس

اے غوثِ پاک عرش جناب و فلک سریر — خاصانِ حق میں آپ کی ہے ذات بے نظیر
ہوتے ہیں فیض یاب ہر اک مفلس و امیر — یوں التجا جناب میں کرتا ہے یہ حقیر
امداد کیجئے مری یا پیرِ دستگیرؓ

اچھا ہوں یا برا ہوں مگر میں تمہارا ہوں — مسکین و بے نوا ہوں مگر میں تمہارا ہوں

سر تا بپا خطا ہوں مگر میں تمہارا ہوں
جویندۂ عطا ہوں مگر میں تمہارا ہوں

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

رُو رُو پکارتا ہوں میں یا غوث الغیاث
ناچار و بے نوا ہوں میں یا غوث الغیاث
آفت میں مبتلا ہوں میں یا غوث الغیاث
فریاد کر رہا ہوں میں یا غوث الغیاث

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

بنتِ رسولِ پاک کے نورِ نظر ہیں آپ
خیبر شکن علیؓ ولی کے پسر ہیں آپ
ابنِ حسنؓ حسینؓ کے لختِ جگر ہیں آپ
مشہورِ دو جہاں میں شہ بحر و بر ہیں آپ

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

وہ دن خدا دکھائے کہ سرکار کا غلام
گوشہ نشین ہو کے کرے یادِ حق مدام
دشمن کا ہو نہ خوف نہ کچھ دوستوں سے کام
ہو جائے لطفِ خاص سے یہ فائز المرام

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

غوثِ دو کون مظہرِ شانِ خدا ہیں آپ
نورِ نگاہِ حضرتِ خیر الوریٰ ہیں آپ
فرزندِ خاصِ حیدرِ مشکل کشا ہیں آپ
مخصوص میری دردِ جگر کی دوا ہیں آپ

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

گھبرا رہا ہے دل میں کدھر جاؤں کیا کروں
کس طرح اپنے قلب کو سمجھاؤں کیا کروں
کیونکر نجات فکر سے میں پاؤں کیا کروں
کب تک میں صبح و شام یہ غم کھاؤں کیا کروں

امداد کیجئے مری یا پیر دستگیرؓ

(مولوی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین جیلانی اشرفی از تحائف اشرفی)

خمسہ بر غزل امیر مینائی مرحوم

مظہرِ رحمتِ غفار ہیں غوث الثقلینؓ
نائبِ سیدِ ابرار ہیں غوث الثقلینؓ ۳

نذرِ عقیدت

بندے قادر کے ہیں مختار ہیں غوث الثقلین رض ‖ اے فلک میرے مددگار ہیں غوث الثقلین رض

غم مجھے کیا مرے غم خوار ہیں غوث الثقلین رض

نظر لطف و کرم ہوتی ہے سو غم کی دوا ‖ ہر مرض کے لئے اک آپ کا آنا ہے شفا

معجزہ حضرتِ عیسیٰ کا کرامت ٹھیرا ‖ نزع کے وقت بھی آئے تو مریض اٹھ بیٹھا

کیا مسیحا پئے بیمار ہیں غوث الثقلین رض

عام فیضان ہے خورشید منور کی طرح ‖ دشمنوں پر بھی کرم رحمتِ داور کی طرح

قوّت و بذل و سخا حضرتِ حیدر رض کی طرح ‖ خُلق بھی عام ہے اخلاقِ پیمبر کی طرح

ساری اُمت کے طرفدار ہیں غوث الثقلین رض

وہ عبادت کی ہوئے عبد سے محبوبِ خدا ‖ مظہرِ حق ہوئے اپنے کو مٹایا ایسا

اتّباعِ نبوی کا بھی ملا خوب صلا ‖ عشق نے احمدِ مختار کے رتبہ وہ دیا

خلق مجبور ہے مختار ہیں غوث الثقلین رض

دوڑتے یوں تو ہیں سب عشق کا لینے ساغر ‖ ظرف پاتے نہیں رہ جاتے ہیں بس شرما کر

شک نہیں اس میں بلند حوصلہ بھی ہیں اکثر ‖ میکشِ میکدۂ عشق تو لاکھوں ہیں مگر

بادۂ عشق سے سرشار ہیں غوث الثقلین رض

حق تعالیٰ نے عطا کی ہے وہ قدرت پیہم ‖ گردنیں اولیاء اللہ کی ہیں زیرِ قدم

ملک و جن و بشر پر ہے حکومت ہر دم ‖ جتنے اخیار ہیں سب آپ کے ہیں زیرِ علم

فوجِ ابرار کے سردار ہیں غوث الثقلین رض

دشمن و دوست پہ ہے ایک طرح فیضِ عمیم ‖ آپ کی ذات ہمایوں سے عیاں شانِ رحیم

آپ کے صدقہ میں ملجاتی ہیں جنّاتِ نعیم ‖ آپ کی ذات کریم آپ کا احسان عظیم

ہم خطاکار گنہگار ہیں غوث الثقلین رض

وعظ فرما کے کہا مانگ لو جو چاہو شتاب ‖ اب ہے مقبول دعا۔ وا ہیں اجابت کے باب

جس نے جو مانگا ملا آپ کے صدقہ میں جناب ‖ ساری مجلس تو ہوئی جامِ عطا سے سیراب

ایک ہم تشنۂ دیدار ہیں غوث الثقلین رضؓ

نظرِ لطف جو کی چوروں نے کرلی تو یہ
ہوگیا قطبِ زماں کافرِ بدبخت جو تھا
فیضِ عام آپ کا ہے ہر کس و ناکس پہ ہوا
لاکھوں قیدی ہوئے حضرت کی عنایت سے رہا
ہم بدستور گرفتار ہیں غوث الثقلین رضؓ

مالِ دنیا ہو کہ ہو فضل و کمالِ عقبیٰ
نعمتِ دیں ہو کہ ہو جاہ و جلالِ یکتا
علم ہو یا کہ عمل یا ہو کوئی فیض سوا
جو میں پاتا ہوں سمجھتا ہوں وہیں سے پایا
درحقیقت مرے سرکار ہیں غوث الثقلین رضؓ

دہر بَرگشتہ ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا
سب سے اَن بن ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا
نفس رہزن ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا
چرخ دشمن ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا
میرے حامی و مددگار ہیں غوث الثقلین رضؓ

غم نہیں ہے جو نہیں ہے کوئی غمخوار مرا
خوش ہوں رہتے ہیں اگر مجھ سے احبا بھی خفا
خوف کیا ہے جو مصائب کی قیامت برپا
چرخ دشمن ہو تو ہو مجھ کو نہیں کچھ پروا
میرے حامی و مددگار ہیں غوث الثقلین رضؓ

ہم ہیں آفت زدہ غم دیدہ اسیرانِ اَلم
دور ہیں منزلِ مقصود گرفتار ہیں ہم
آرزومند ہیں چلنے کے مگر ہائے ستم
صفتِ نقشِ قدم اُٹھ نہیں سکتے ہیں قدم
ہم ترحم کے سزاوار ہیں غوث الثقلین رضؓ

یہ وہ دربار ہے یکساں ہیں امیر اور فقیر
وہ عنایت ہے یہاں جس کی نہیں ملتی نظیر
فاضلؔ آتا ہے جو عاصی بھی تو بخا تا ہے پیر
عرضِ حاجت کی بھی حاجت نہیں اس در پہ امیر
میری حالت سے خبردار ہیں غوث الثقلین رضؓ

جناب مولوی محمد حسام الدین صاحب قادری فاضلؔ (از نذرانۂ فاضل)



مخمس بر غزل داغؔ دہلوی مرحوم

۴ یہ جان اُس پیر لاثانی کے صدقے محمدؐ کے دل و جانی کے صدقے
علیؑ سیرت حسنؓ ثانی کے صدقے یہ دل محبوب سبحانیؓ کے صدقے
محی الدین جیلانیؓ کے صدقے

یہی رکھتا ہے حسرت خوگرِ عشق میں بن جاؤں سراپا مظہرِ عشق
سینے ہر قطرہ خوں جوہرِ عشق مرے دلبر چلے وہ خنجرِ عشق
ملائک ہوں جس کی قربانی کے صدقے

شہا! قربان ہیں تم پہ مہ و مہر لگاتے رہتے ہیں چکر مہ و مہر
مقدر پائے ہیں بہتر مہ و مہر نثارِ قبہ انور مہ و مہر
فرشتے قبر نورانی کے صدقے

تمھیں ہو عاشق و معشوقِ یزداں تمھیں ہو غوثِ اعظمؓ شاہ جیلاں
نہ کیوں ہو پھر مرا نقدِ دل و جاں تمھارے لطفِ پنہانی کے قرباں
تمھارے فیضِ روحانی کے صدقے

تمھارے ذکر پر قرباں ہم بھی بہت کم ہے اگر ہوں دم بدم بھی
یوں ہی سو مرتبہ وقتِ رقم بھی یہ زیبا ہے جو ہوں لوح و قلم بھی
تمھارے اسمِ لاثانی کے صدقے

ولیؔ جب اُن کا دیوانہ ہو لے داغؔ نہ کیوں پھر سب سے بیگانہ ہو لے داغؔ
کسی کا کچھ بھی افسانہ ہو لے داغؔ فدائے شمع پروانہ ہو لے داغؔ
ہم اپنے قطبِ ربانی کے صدقے

(جناب مولوی سید ولی اللہ صاحب قادری ولیؔ ۔ مؤلف گلزارِ ولی)

خمسہ

نہ دیکھا آپ جیسا پیر یا محبوبِ سبحانیؓ   خدا کا خاص ولیِ پنجتن کا راحتِ جانی ۵
ہیں آپ ہی لائقِ صد مرحبا یا شاہ جیلانی   قطب ہیں غوث ہیں اور آپ ہی ہیں مرتضیٰ ثانی
ہماری بھی مدد کیجیے عزیزِ ہر دل و جانی

بیاں ہو کس زباں سے غوثِ اعظم آپ کا رتبہ   نبی کا کر کے نائب آپ کو اللہ نے بھیجا
ہے حضرت کو ہی شانِ طالب و مطلوب بھی زیبا   کہ حق کے آپ شیدا اور حق بھی آپ کا شیدا
غلاموں کی رکھو لاج اے رسولِ پاک کے جانی

ولی ہے آپ جیسا اور نہ کوئی غوثِ اعظم ہے   نہ کوئی پیر ہے ایسا نہ ایسا قطبِ عالم ہے
عجب ذاتِ مکرّم ہے عجب شانِ معظم ہے   کریں توصیف جتنی آپ کی ہم وہ بہت کم ہے
لقب ہے آپ کا میراں محی الدّین جیلانیؓ

فضیلت میں فزوں تر آپ یوں کل اولیا میں ہیں   کہ جیسے سیدِ لولاک افضل انبیا میں ہیں
اور اس پر طرفہ تر یہ ہے کہ آلِ مصطفیٰ میں ہیں   اسی باعث یہ چرچے ہر گھڑی اہلِ صفا میں ہیں
عیاں ہیں چہرۂ پُر نور سے انوارِ ربانی

بھلا کیا ہو ادا مجھ سے جنابِ پیر کی مدحت   کہاں سے مجھ میں یہ طاقت کہاں ہے مجھ میں یہ قدرت
ہیں جتنے اولیا سب سے بڑھ کر آپ کی عظمت   زمیں سے عرشِ اعظم تک مچی ہے بس یہی شہرت
جنابِ غوثِ اعظم ہیں عجب بے مثل و لاثانی

جنابِ غوثِ اعظم کی جو عزّت ہے وہ ظاہر ہے   دلِ خیر الوریٰ میں جیسی حُرمت ہے وہ ظاہر ہے
اُدھر اللہ سے ان کو جو قربت ہے وہ ظاہر ہے   ادھر مخلوق میں ان کی جو شہرت ہے وہ ظاہر ہے
نہیں اہلِ ولایت میں کوئی بھی آپ کا ثانی

نہ پوچھو کس قدر یہ طالبِ دیدار حیراں ہے   غمِ فرقت سے ہر دم اور ہر ساعت پریشاں ہے

مدد کیجے کہ وہ امداد کا ہر وقت خواہاں ہے طفیلِ پنجتن بغداد بلوا لیجے ارماں ہے
جنابِ پیرِ پیراں غوثِ اعظم قطبِ ربّانی

کٹی جاتی ہے میری عمر ساری بیقراری میں رہا کرتا ہوں میں مصروف ہر دم آہ و زاری میں
دعا کرتا ہوں میں رو رو کے یہی درگاہِ باری میں کہ پہنچا دے مجھے تو پیر کی خدمت گزاری میں
رہوں جب تک رہے بس آستاں کی آپ کے دربانی

خدا لیجائے مجھ کو میں اگر بغداد جاؤں گا مصیبت کی کہانی پیر کو ساری سناؤں گا
اگر صورت جنابِ پیر کی میں دیکھ پاؤں گا نہ پوچھو کیسی کیسی حسرتیں دل کی سناؤں گا

ازل سے ہوں فدا ئے صورتِ محبوبِ سبحانی

گناہگاروں سے جیسی کچھ محبت ہے وہ ظاہر ہے خطاکاروں پہ جو چشمِ عنایت ہے وہ ظاہر ہے
سیہ کاروں پہ جیسی کچھ شفقت ہے وہ ظاہر ہے ہر صورت غلاموں سے جو الفت ہے وہ ظاہر ہے
بلاشک آپ ہیں یا غوث اک دریائے فیضانی

گنہگاروں کو حق سے بخشوانا آپ سے ممکن خدا سے اُن کے مقصد کا دلانا آپ سے ممکن
جسے چاہو اُسے اپنا بنانا آپ سے ممکن غرض ہر بات کو ممکن بنانا آپ سے ممکن
فرو پھر کیوں نہیں ہوتی دلِ ناداں کی حیرانی

یہاں حاجت بر آنے میں نہیں ہوتی کبھی دیری یہاں مقصد کے پانے میں نہیں ہوتی کبھی دیری
یہاں غم کے مٹانے میں نہیں ہوتی کبھی دیری یہاں حق سے ملانے میں نہیں ہوتی کبھی دیری
لیا جب نام حضرت کا ہوئی مشکل آسانی

ہمیں رنج و مصیبت سے چھڑانا آپ کی سیرت کرم کرنا ہر آفت سے بچانا آپ کی فطرت
جو مانگو حق سے وہ آکر دلانا آپ کی حرمت غریبوں کی مدد کو جلد آنا آپ کی عادت
نہیں کیوں مجھ پہ پھر چشمِ کرم یا غوثِ صمدانی

بلالو پاس قدموں کے مجھے اپنی کرامت سے
عطا کردو زیارت کا شرف چشم عنایت سے
نہ جانے دو کہیں ہرگز مجھے اپنی ولایت سے
رکھو مسرور مجھکو دہر میں اپنی اعانت سے
غرض ہر دم رہے مجھ پر عنایت کی فراوانی

جناب غوث اعظم کا ولی جب نام لیتا ہے
زباں پر آتے ہی پاس ادب منہ تھام لیتا ہے
مگر پھر اسم والاصبح سے تا شام لیتا ہے
سخنور ہے قلم سے بھی یہی وہ کام لیتا ہے
نہ کیوں چمکے مثال مہر پھر اس کی سخندانی

جناب مولوی سید ولی اللہ صاحب ولی (از گلزار ولی)

خمسۂ دیگر

6 نہیں ہے دوسرا تم سا کوئی محبوب سبحانی
محمد کا علی کا فاطمہ کا راحت جانی
تو ہے حسنین کا بے شبہ نور چشم نورانی
تیری میراث ہے مشکل کشائی یا حسن ثانی
طفیل پنجتن کر دے مرے مشکل کی آسانی

نبوت تیرے گھر کی ہے ولایت تیرے گھر کی ہے
سخاوت تیرے گھر کی ہے شہادت تیرے گھر کی ہے
ہمارے بخشوانے کو شفاعت تیرے گھر کی ہے
بہر صورت بچا لینا یہ عادت تیرے گھر کی ہے
کرم کر رحم کر مجھ پر تو اے معشوق یزدانی

ترے نزدیک ڈوبوں کو ترانا کچھ نہیں مشکل
ترے نزدیک مرتوں کو بچانا کچھ نہیں مشکل
ترے نزدیک مُردوں کو جلانا کچھ نہیں مشکل
یہ ثابت ہے کہ جو مانگو دلانا کچھ نہیں مشکل
پھر اتنی دیر کیوں ہے یا علیؑ سیرت حسن ثانی

بحق حضرت جل و علا میری مدد کر دے
بحق شافع روز جزا میری مدد کر دے
بحق دوستان مصطفےٰ میری مدد کر دے
بحق جد خود و شیر خدا میری مدد کر دے

مدد کر میری اللہ یا محی الدین جیلانیؒ

خدا سے تجھ کو قربت ہے خدا کو تجھ سے قربت ہے　　خدا سے تجھ کو الفت ہے خدا کو تجھ سے الفت ہے
خدا کی تو ہی قدرت ہے خدا کی تو ہی رحمت ہے　　تو جو چاہے کرے تجھ کو خدا نے دی یہ قدرت ہے
سبب کیا ہے کہ تو مجھ پر نہیں کرتا مہربانی

اگرچہ میں غرقِ بحرِ غفلت دیتا ہوں سر تا سر　　بجا مجھ میں جہاں کے عیب ہیں عالم سے ہوں بدتر
گناہوں سے سیہ سب ہے مرے اعمال کا دفتر　　مگر جب پیر تجھ کو کہہ چکا میں نے تو اے رہبر
مجھے ہر حال میں مت بھول یا معشوقِ ربانی

خدا نے تجھ کو جو حرمت عطا کی ہے وہ ظاہر ہے　　خدا نے تجھ کو جو عزت عطا کی ہے وہ ظاہر ہے
خدا نے تجھ کو جو دولت عطا کی ہے وہ ظاہر ہے　　خدا نے تجھ کو جو قدرت عطا کی ہے وہ ظاہر ہے
بھلا پھر کیوں نہیں جاتی مرے دل کی پریشانی

مرا مقصد بر آنے میں اس عرصے کا سبب کیا ہے　　مرا مطلب بر آنے میں اس عرصے کا سبب کیا ہے
مری حاجت بر آنے میں اس عرصے کا سبب کیا ہے　　مری منت بر آنے میں اس عرصے کا سبب کیا ہے
میں تیرا ہوں تو میرا پیر ہے یا قطبِ ربانی

بحقِ حق و ذاتِ پنجتن مشکل کشائی کر　　بحقِ عاشقانِ حق مری حاجت روائی کر
خزانے سے تو اپنے قرض کی میری ادائی کر　　مرے والی تو قیدِ فکر سے میری رہائی کر
مجھے بے فکر کر دے یا محی الدین جیلانیؒ

تو مری التجا کرنے کی بھی حاجت نہ رکھا کر　　کہ ہے تو ظاہر و باطن کے سب احوال سے ماہر
نہیں ہے کوئی شئے واللہ تیرے حکم سے باہر　　میرے مولا مرے مرشد مرے ہادی مرے رہبر
کرم کر رحم کر مجھ پر تو یا محبوبِ سبحانیؒ

ترا در چھوڑ کے بندہ بھلا کس در پہ جائیگا　　بجز تیرے کرم کے وہ کہاں سے فیض پائیگا
سوا تیرے وہ کس کو حالِ دل اپنا سنائیگا　　ترا ہوں جب کہا اس نے تو پھر کس کا کہائیگا
تو ہی ہر طور سے کر دے ہر اک مشکل کی آسانی

(بندہ صاحب مرحوم)

خمسہ بر غزل حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب بدایونی

ابن زہرا من زار و پریشاں مددے حالِ زارم بنگر خسرو خوباں مددے
تا بکے نالہ کنم یا شہ جیلاں مددے غوث اعظم من بیکس و حیراں مددے
مونسِ خستہ دلاں رحمتِ یزداں مددے

مرحبا حسن خداداد کا دلکش عالم قلب پر بیخودی شوق ہے طاری ہر دم
خم گیسو کی قسم عارض انور کی قسم بخیالِ رخ تو آئینہ وشش حیرانم
دل من در سرِ زلفِ تو پریشاں مددے

لب جاں بخش کی جانب ہیں نگاہیں دن رات گوہر آب بقا ہیں ترے در کے ذرات
محی دیں کون سنے اب تیرے بیمار کی بات دارو ئے نیست بجز لطفِ تو اے آبِ حیات
سوئے تو آمدہ ام طالبِ درماں مددے

مرحبا قادری نسبت سے سرافراز ہیں ہم تو ہے اے ابن ید اللہ جہاں کا ہمدم
لاتخف سب کے لئے ہے ترا حکم محکم لطفِ عام تو مرا چوں نہ نماید بے غم
گفتہ ای یدی بہر مریداں مددے

تیرے خدام میں ہے جاہ و جلال سرمد ہیں سگ در سے ترے لرزہ بر اندام اسد
پورے ہوتے ہیں ترے در سے جہاں کے مقصد باگدایان جہاں کار ہمامی سازد
مور درگاہِ تو اے بہر سلیماں مددے

کیا سماں ہے مری آنکھوں میں گلستانِ ارم کہ ہے فردوس نظر گلشنِ جیلاں ہر دم
لوحِ دل پر خط طغرا میں ہے یا غوث رقم بلبلِ مدح سرائے گلِ رخسارِ تو ام
اے بہارِ چمنِ عالمِ عرفاں مددے

برمن بے سر و پا تا بکجا دورِ غمے سوئے ناشاد بیا پادشہ خوش قدمے

ابرِ الطاف نگن بارشِ دام و درمے — منبعِ لطف و عطا رحمتِ عالم کرمے
معدنِ جود و سخا قلزمِ احساں مددے

جادۂ قرب میں اللہ رے یہ شانِ عظیم — ہے ولایت تری یا غوث یہاں کو تسلیم
تو ہے وہ قلزمِ توحید کا اک دُرِّ یتیم — کس نہ شد مثلِ تو اے والی و مولائے کریم
ہادی و رہبر و حامیٔ مریداں مددے

واسطہ مقتدرِ پاک کا غوثِ اعظم — نورِ عرفاں کی ضیا پر ہو نچھاور پیہم
تو یمِ فیض ہے اے شاہِ عرب شاہِ عجم — قادری را بنگر از رہِ الطاف و کرم
آمدہ بر درِ تو بے سر و ساماں مددے

(جنابِ لسان الحسان ضیاء القادری بدایونی ضیا)

بغداد والے سے

۸ رخصت اے ضبط کہ اب ضبط کا یارا نہ رہا — صبر تا چند کہ جینے کا سہارا نہ رہا
اختیار اپنی طبیعت پہ ہمارا نہ رہا — تھا جو اقبال کی زینت وہ ستارا نہ رہا
گردشِ چرخ نے تقدیر میں چکر ڈالا
فلکِ پیر نے برباد ہمیں کر ڈالا

تھیں زمانہ کی ہوائیں جو نشانی اپنی — ہو گئیں آہ وہی دشمنِ جانی اپنی
مل گئی خاک میں سب سحر بیانی اپنی — ہوئی افسانۂ پارینہ کہانی اپنی
اب یقیں کون کرے ہم کبھی خوشحال بھی تھے
سنگریزے ہیں جہاں آج یہیں لال بھی تھے

.. اک زمانے میں تھے ہم مالکِ انسانیت — تھی ہر اک پھول میں اس باغ کے رعنائیت

آج غالب دلِ وحشی پہ ہے نفسانیت — روح اب ہم میں رہی اور نہ روحانیت

گلِ پژمردہ کی مانند فسردہ ہم ہیں
مُردنی چہرہ کی شاہد ہے کہ مُردہ ہم ہیں

یہی وہ قوم ہے کہتے تھے مسیحا جس کو — تھا میسر شرفِ ملّتِ بیضا جس کو
لوگ کہتے تھے ہر اک قوم سے اعلیٰ جس کو — آسماں والے سمجھتے تھے فرشتہ جس کو

تذکرے جس کے سرِ عرشِ بریں جاتے تھے
جس کے پیغام کو جبریلِ امیں آتے تھے

اس کی فریاد دلِ سنگ میں گھر کرتی تھی — آہِ دلدوز پہاڑوں پہ اثر کرتی تھی
قوم یکسوئی کی حالت میں بسر کرتی تھی — رات دن عیش و مسرت میں گذر کرتی تھی

اب نہ آہوں میں اثر ہے نہ کشش نالوں میں
دن گزرتے ہیں مصیبت کے بُرے حالوں میں

نامرادی کا اب افسانہ سنائیں کس کو — دل پہ جو بیت رہی ہے وہ دکھائیں کس کو
چارہ سازی کے لئے ڈھونڈ کے لائیں کس کو — چارہ گر دردِ مصیبت کا بتائیں کس کو

دادخواہی کا بھی دنیا میں سہارا نہ رہا
آج کیا کوئی زمانہ میں ہمارا نہ رہا

لبِ خاموش اب آمادۂ فریاد نہیں — کوئی فریاد نوازِ دلِ ناشاد نہیں
نالے کرنے کا نیا ڈھنگ ہمیں یاد نہیں — آہ! ہم سا کوئی واماندۂ بیداد نہیں

شور بے سود ہے بیکار ہے نالہ اپنا
یعنی اب کوئی نہیں پوچھنے والا اپنا

ہاں مگر ایک درِ فیض و عطا باقی ہے — ایک بام اور پئے آہِ رسا باقی ہے
ایک دربار امیدوں کا بھرا باقی ہے — سانس باقی ہے تو امیدِ لقا باقی ہے

دم ذرا بھی نہیں فریاد و بکا میں باقی

ہے مگر آس دلِ نالہ سرا میں باقی

کون وہ فیض کا در ہے درِ غوث الاعظم رض   منبعِ فتح و ظفر ہے درِ غوث الاعظم رض
جود و الطاف اثر ہے درِ غوث الاعظم رض   بیکسوں کے لئے گھر ہے درِ غوث الاعظم رض

حسرت آباد میں ہوتی ہے بربادوں کی
رات دن بھیڑ لگی رہتی ہے فریادوں کی

انجمن رہتی ہے پروانوں سے بھرپور ان کی   قطبِ عالم ہے رسائی ہے بہت دور ان کی
آس رکھتا ہے ہر اک مفلس و مجبور ان کی   دستگیری ہے ہر اک قوم میں مشہور ان کی

دردمندوں کے دلِ زار کی تسکین ہیں یہ
ان سے اسلام ہے تازہ یہ محی الدین ہیں

دلِ ناکام چل اس در کی بھی سیر کر لیں   چل کے روضہ پہ ذرا عرضِ تمنا کر لیں
آستانہ سے علاجِ سرِ سودا کر لیں   یہ بھی حسرت نہ رہے اس کو بھی پورا کر لیں

گلۂ جور کریں شکوۂ بیداد کریں
آؤ ذرا منتِ شاہنشہِ بغداد کریں

موجزن بحرِ تمنا میں ہے طوفاں مددے   پار ہونے کا نہیں ہے کوئی ساماں مددے
ظلمت افروز ہے تاریکیِ ہجراں مددے   مدد اے بہرِ خدا یا شہِ جیلاں مددے

غوث الاعظم میں ہے بے سر و ساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

تھا کیا آپ نے جس دین کا سامانِ حیات   آپ کو حق نے کیا جس کے لئے جانِ حیات
آہ وہ دین ہے اب تشنہ لبِ خشانِ حیات   چند سانسیں فقط اب اس کی ہیں مہمانِ حیات

آئی ہے موجِ فنا سر سے گزرنے کے لئے
اب سہارا بھی نہیں کوئی ابھرنے کے لئے

آپ کا فیض ہے مشہورِ زمانہ یا غوث رض   آپ کا در ہے غریبوں کا ٹھکانہ یا غوث رض

آپ ہیں اہلِ ولایت میں یگانہ یا غوثؓ آپ بھی سن لیں مصیبت کا فسانہ یا غوثؓ
پھر نہ کہنا کہ نہ تھی حالتِ ملّت معلوم
اب تو یکسوئی کا رونا ہے مسرّت معلوم

آپ نور روضۂ پرنور میں آرام کریں اور فقیر آپ کے نالے سحر و شام کریں
کس سے اب ہم گلۂ گردشِ ایام کریں عرض کس طرح نہ حالِ دلِ ناکام کریں
تا بکے خوابِ گراں خواجۂ دوراں اٹھئے
حشر اٹھنے کو ہے اب یا شہ جیلاں اٹھئے

دستگیری کے لئے آئیے بے چاروں کی کیجئے جلد دوا ہجر کے بیماروں کی
نہ ہو حسرت کہیں پامال دل افگاروں کی آپ کے ہاتھ ہے اب شرم گنہگاروں کی
نظرِ فیض اثر سے جو اشارہ ہو جائے
نام ہو آپ کا اور کام ہمارا ہو جائے

قطب الاقطاب جہاں خذ بیدی خذ بیدی رونق افزائے زماں خذ بیدی خذ بیدی
قوم ہے نالہ کناں خذ بیدی خذ بیدی مرشدِ کون و مکاں خذ بیدی خذ بیدی
یوں نہ مقبول اگر عرض تمنا ہوگی
قوم سب راہ گزینِ درِ والا ہوگی

(جناب سیاب صدیقی اکبرآبادی۔ نیستان)

مُسدّس

ملک بغداد خیر کے سرور ہیں دستگیرؓ فیاضی جہان میں اشہر ہیں دستگیرؓ ۹
میدانِ رہبری کے بہادر ہیں دستگیرؓ افواج عارفین کے افسر ہیں دستگیرؓ

جو حاضر جناب ہے بس فیض یاب ہے
منکر کا نشائتین میں حال خراب ہے

لاریب آپ عاشق خدا کے نقیب ہیں
فقر محمدی میں غنی و امیر ہیں
تقریب میں عدیم مثل بے نظیر ہیں
عالم کے ملک فیض کے پیران پیر ہیں

دنیا و دیں کے ملک کے مالک ہیں دستگیر رض
ہر ایک ناتوان کے حافظ ہیں دستگیر رض

محبوب خاصِ ایزدِ اکبر ہیں محی دین رض
بدرِ منیرِ برجِ پیمبر ہیں محی دین رض
چرخِ علی رض کے مہر منور ہیں محی الدین رض
گلزارِ احمدی کے صنوبر ہیں محی دین رض

نورِ نبی و سرِ خدا میرے پیر ہیں
دو جگ میں بیکسوں کے وہی دستگیر ہیں

اے پیر خلق خواجۂ عالم شہ ہمام
یکسر ہیں جن و انس و ملک آپ کے غلام
عاشق سا دیو چھوڑ گیا اپنا وہ مقام
دنیا کے سال و ماہ غلامی کریں مدام

نظمِ جہاں کا حکم معلّیٰ مدار ہے
رکے شریعت مرضیٔ پروردگار ہے

آپ اصل کے امیر ہیں عادات کے غریب
محبوبِ ایزدی ہیں پیمبر کے ہیں حبیب
اے زبدۂ سیادت و انساب کے نجیب
کب سے ہے آستانہ پڑا آن بے نصیب

پژمردہ و نحیف کو دیدار دیجئے
انہار خلق و فیض سے سرشار کیجئے

اے شیخ کل و بازی اشہب و ذوالفقار
یہ میرا طیرِ نفس کسی وقت ہو شکار
مردے ہوئے ہیں اذنِ مقدس سے جاندار
یہ مردہ میرے قلب کا زندہ ہو ایک بار

فیض جناب جبکہ عدیم المثال ہے
خادم پہ خبثِ نفس کی کیونکر وبال ہے

در پہ ہوں آپڑا میرے مخدوم الغیاث ‏ رکھیو نہ اپنے رحم سے محروم الغیاث
لایا ہوں دردِ عجز کا مقسوم الغیاث ‏ ہو جاؤں لطفِ شاہ سے مختوم الغیاث

ہر وقت میرا وردِ زباں الغیاث ہے
مجھ ناتواں کا زور و تواں الغیاث ہے

اے بادشاہِ مُلکِ خدا جبل و بحر و بر ‏ نورِ ظہور آپ کا ہے سب سے پیشتر
شہروں پہ ہے وہ چشمِ مُعلّٰی کی یوں نظر ‏ جیسا کسی کو دانۂ خردل ہو ہاتھ پر

کس کو جدال و بحث کا اس بات میں ہے زور
ہیں قطب و غوث سارے زمانے کے فضلہ خور

اے سیدِ شہانِ جہاں غوثِ عالمیں ‏ عظمت کا آپ کے ہے سبھی خلق کو یقیں
سب اولیا کی خوف سے کیا گردنیں جھکیں ‏ مارے ادب کے روح فرشتے نے چھوڑ دیں

پاسِ ادب میں خلق سے کس کو عدول ہے
خالق کو جبکہ عزت و حرمت قبول ہے

اِن سب کو گرچہ اس سے ہے تکلیف بیکراں ‏ اس امر میں ہے لیک مجھے فائدہ عیاں
رکھتا ہوں در پہ نالہ و فریاد کا فغاں ‏ پر داخلِ جناب ہے اس شور سے بجاں

شاید جو آپ پوچھیں کہ کیا شور و شین ہے
کوئی تو بول دے گا ظہور الحسین ہے

(مولوی شاہ ظہور الحسین صاحب ظہور بٹالوی علیہ الرحمۃ)

تضمین بر رباعی حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز حسینی قدس سرہٗ

اے شہنشاہِ ولایت مظہرِ ربِّ قدیر ‏ "یا قطب یا غوث اعظم یا ولی روشن ضمیر" ۱۰

ہاتھ پر تیرے بکا ہوں لاج تیرے ہاتھ ہے — "بندہ ام درماندہ ام جز تو ندارم دستگیر"
بر در درگاہ والا سائلم اے آفتاب — جاؤں گا خالی نہ در سے آپ کے پیرانِ پیر
دامنِ امید کو بھر دے گلِ مقصود سے — "خاطرِ ناشاد را کن شاد یا پیرانِ پیر"

(جناب سید محی الدین صاحب قادری محیؔ خلف حضرت مولوی سید شاہ محمد یحییٰ پادشاہ صاحب قادری حسینی صادقؔ)

تضمین

۱۱ کس کی فرقت نے کیا ہے مجھے آوارہ وطن — کس کی الفت نے کیا ہے مجھے گرمِ شیون
کس کی دوری میں ہوں پابندِ غم و رنج و محن — کس کے باعث سے ہے دل سوختۂ برقِ محن
کیا بتاؤں تجھے وہ کون ہے اے مشفقِ من — نونہالِ چمنِ عظمت و رشکِ گلشن
وہ نگارِ عربی دلبرِ جیلاں مسکن — وہ شہنشاہ کہ بغداد ہے جس کا مسکن

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربیؐ
فاطمیؓ و علویؓ و حسینی نسبی

جلوۂ قامتِ موزوں پہ قیامت صدقے — رخِ پر نور پہ خورشید کی طلعت صدقے
خُلق وہ خُلق کہ جس خُلق پہ خِلقت صدقے — شان وہ شان کہ جس شان پہ رحمت صدقے
نازِ محبوبیت ایسا کہ نزاکت صدقے — حسن و خوبی کا وہ انداز کہ قدرت صدقے
دلِ اسلام فدا جانِ شریعت صدقے — کہہ رہی ہے یہی ہو ہو کے کرامت صدقے

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربیؐ
فاطمیؓ و علویؓ و حسینی نسبی

تجھے اللہ نے جو رتبۂ اعلیٰ بخشا — کب کسی کو یہ شرف اور یہ درجہ بخشا
کیا بتاؤں کہ کرم سے تجھے کیا کیا بخشا — خلعتِ قربتِ خاص سراپا بخشا

چشمِ بینا تجھے بخشی دلِ دانا بخشا | سینۂ روشن و پرنور و مصفا بخشا
لبِ جاں بخش کو اعجازِ مسیحا بخشا | مہرِ عارض کو فروغِ یدِ بیضا بخشا

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

احمد و حیدر و زہرا کی نشانی تم ہو | اور حسین و حسنِ پاک کے جانی تم ہو
قطبِ ربانی و غوث الصمدانی تم ہو | دینِ اسلام کی بنیاد کے بانی تم ہو
رہبرِ طفلی و پیری و جوانی تم ہو | واقفِ رازِ عیانی و نہانی تم ہو
بحرِ افضالِ الٰہی کی روانی تم ہو | عالم الغیب کے گنجِ ہمہ دانی تم ہو

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

آپ کے واسطے کی حق نے کرامت پیدا | آپ کے سر پہ ہے اکلیلِ ولایت زیبا
آپ کو منصبِ غوثیتِ اعظم بخشا | آپ کو خلعتِ قطبیتِ کونین ملا
آپ سے اخترِ تقدیرِ شریعت چمکا | آپ سے آئینۂ روئے طریقت کو جلا
آپ نے پایۂ تحقیقِ حقیقت کو دیا | آپ نے معرفتِ حق کا بتایا رستہ

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

چمنِ وحدتِ حق کے گلِ بے خار ہو تم | تاج و دیہیمِ سعادت کے سزاوار ہو تم
سرمۂ مردمِ چشمِ اولی الابصار ہو تم | دونوں عالم کی حقیقت سے خبردار ہو تم
بیکسوں کے دمِ تکلیف مددگار ہو تم | ہم سے غم دیدوں کے ہر حال میں غمخوار ہو تم
عیسئ وقت و علاجِ دلِ بیمار ہو تم | پیشوا دین کے اسلام کے سردار ہو تم

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

اے گلِ گلشنِ جیلاں و بہارِ بغداد
شوخ و شنگِ عجمی ترک نگارِ بغداد
کون ہے میری طرح عاشقِ زارِ بغداد
کم نہیں تیرے وطن سے وقارِ بغداد

زینتِ ملکِ عرب زیب و یارِ بغداد
میں ہوں مجنوں ترا اے ناقہ سوارِ بغداد
دین و ایمان و دل و جان ہے نثارِ بغداد
سرمۂ چشم ملائک ہے غبارِ بغداد

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

اے جگر گوشہ و فرزندِ رسولِ کونین
خاص محبوبِ خدا فاطمہؓ کے قرۃ العین
خسروِ کون و مکاں چشم و چراغِ حرمین
ہند میں آپ کی دوری سے ہوں از بس بے چین

پسرِ فاتحِ جنگِ احد و بدر و حنین
روحِ ایمان علیؓ راحتِ روحِ حسنین
قبلۂ ہر دو جہاں حضرتِ غوث الثقلین
دیکھئے اللہ کسی دن یہ میرا شیوں قرین

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

تو ہے محبوبِ الٰہی اے ذی مجد و ہمم
شمعِ طاقِ نبوی رونقِ محرابِ حرم
پسرِ فاطمہ و فخرِ مسیح مریم
تو ہے ہر دونوں صدف تیرے ہیں ہستی و عدم

مجمع لطف و کرم منبع اشفاقِ اتم
سبطِ سبطین نبیؐ رہبرِ جن و آدم
مہ جبیں مہرلقا نورِ عرب حسنِ عجم
اولیا جتنے ہیں وہ سب ہیں ترے زیرِ قدم

مرحبا زندہ کنِ دینِ رسولِ عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی

غوثیت کا تجھے اللہ نے بخشا اعزاز
خلوتِ قدسِ الٰہی کا ہے تو محرمِ راز
تیرے رفتار سے پیہم ہے نمایاں اعجاز
نظرِ لطف ادھر بھی ہو کوئی بندہ نواز

قطبیت سے تجھے خالق نے کیا ہے ممتاز
کون جانے جو خدا سے ہے ترا راز و نیاز
تجھ کو زیبا ہے ہر اک ناز و ادا و انداز
آپ کا عاشقِ صادق ہے نظام جانباز

مرحبا زندہ کن دین رسول عربی
فاطمی و علوی و حسینی نسبی
(از جشن عشرت)

رُباعیات

۱ کیا فضل و کیا کمال ہے اے غوث آپکا کیا رعب و کیا جلال ہے اے غوث آپکا
قزّاق لوٹتے ہیں ولایت کی دولتیں کیا بذل و کیا نوال ہے اے غوث آپکا
(از سلطان الاذکار)

۲ درد دلِ عالم کے مسیحا ہیں آپ میرے دل بیکس کا سہارا ہیں آپ
اِک موج توجہ کی اِدھر بھی یا غوث میں تشنہ جگر فیض کا دریا ہیں آپ
(جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل — معراج سخن)

۳ رکھتا ہے زمانہ مجھ سے نفرت یا غوثؓ سب حال ہے پیش خود بدولت یا غوثؓ
کب تک نظرِ دہر کا محتاج رہوں شیئاً للہ چشم رحمت یا غوثؓ

دیگر

۴ دنیا کی نہ دین کی ہے دولت یا غوثؓ کب تک افلاس کی مصیبت یا غوثؓ
حاصل ہوں غیب سے فتوحات مجھے شیئاً للہ بدل دو قسمت یا غوثؓ

دیگر

۵ افلاک ہیں بسر خصومت یا غوثؓ　　حسّاد ہیں درپئے اذیت یا غوثؓ
دن رات مرا ورد ہے شیئاً للہ　　سب زیر ہوں زیر کی بدولت یا غوثؓ

(جناب ثاقب بدایونی)

۶ عاصی کو قیامت میں بچاتا یا غوثؓ　　دوزخ کے عذاب سے چھڑاتا یا غوثؓ
پیاسا نہ رہے روزِ قیامت یہ جمیلؔ　　جامِ کوثر اسے پلاتا یا غوثؓ

(از جناب میر تراب علی صاحب جمیلؔ)

۷ وابستہ ہیں جنابِ غوث اعظمؓ　　مقبولِ خدا قطبِ جہاں چشمِ چشم
بات آپ کی تفسیر حدیث و قرآں　　اسم آپ کا ہم معنیٔ اسمِ اعظم

(نواب حشمت جاہ بہادر حشمتؔ۔ از رہبر دکن جلد ۱۲ نمبر ۲۵۸ مورخہ ۱۴ ربیع الثانی دوشنبہ)

۸ فرزند ہیں مصطفےٰ کے غوث الاعظمؓ　　دلبند ہیں مرتضیٰ کے غوث الاعظمؓ
کیوں گردنِ تسلیم نہ خم ہو سب کی　　سرتاج ہیں اولیا کے غوث الاعظمؓ

(جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر جلیلؔ ــ معراجِ سخن)

۹ ظاہر میں تو سب بشر ہیں ابنِ آدم　　ہے فضل میں زاید کوئی اور کوئی کم
اللہ نے بخشا جسے عرفاں اخترؔ　　وہ جانتا ہے کون ہے غوث اعظمؓ

(حضرت مولانا مولوی سید عبدالرشید صاحب قادری اخترؔ)

۱۰ جاؤں میں جہاں خدا کا جلوہ دیکھوں　　مکہ کبھی دیکھوں کبھی طیبہ دیکھوں
دل میں مرے مدت سے ٹھنی ہے کاظمؔ　　جا کر سرِ بغداد کا روضہ دیکھوں

(نواب کاظم جاہ بہادر، ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ از رہبر دکن جلد ۱۲ نمبر ۱۵۲)

۱۱ جاؤں میں جہاں خدا کا جلوہ دیکھوں — مکہ کبھی دیکھوں کبھی طیبہ دیکھوں
دل میں مرے مدت سے ٹھنی ہے کاظم — جا کر شہِ بغداد کا روضہ دیکھوں
(نواب کاظم جاہ بہادر ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ از رہبر دکن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۳)

۱۲ پڑ جائے اگر جبینِ روشن پہ جبیں — برباد ہوا اک آن میں بت خانۂ چیں
اسلام نے پائی ہے نئی تجھ سے ضیا — کیونکر نہ ملے تجھ کو لقب محی الدین رحمہ
(نواب کاظم جاہ بہادر کاظم۔ از رہبر دکن جلد ۱۲ نمبر ۱۵۳۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ)

۱۳ گنجینۂ دل عشق سے معمور رہے — یہ آنکھ تری دید سے پر نور رہے
خالی نہ رہے سر بھی ترے سودا سے — تو دل کی طرح سینے میں مستور رہے
(نواب حشمت جاہ بہادر حشمت از رہبر دکن جلد ۱۳ نمبر ۲۵ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ)

۱۴ محبوب جہاں ہے رب کا پیارا تو ہے — ہر بیکس و بے بس کا سہارا تو ہے
کیا خوف اگر چرخ ہے در پے اپنے — ہر طرح مددگار ہمارا تو ہے
(نواب کاظم جاہ بہادر کاظم از رہبر دکن جلد ۱۲ نمبر ۱۵۳ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ)

۱۵ جاتے ہیں جو بغداد کو جانے والے — کرتے ہیں بہت رشک زمانے والے
ہم کو بھی درِ غوث پہ تو پہنچا دے — او طور پہ موسےٰ کو بلانے والے
(نواب کاظم جاہ بہادر کاظم از رہبر دکن ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ)

۱۶ بغداد سے رحمت کی ہوا آتی ہے — ہر جھونکے سے خوشبوئے وفا آتی ہے
یعقوب کے مانند ہے حالت اپنی — کوچہ سے جو یوسفؑ کی صبا آتی ہے

(حضرت مولوی سید شاہ یحییٰ بادشاہ صاحب قادری حاذق)

رُباعی در مدحِ صُبحِ وِلادتِ آنحضرتؐ

۱۷ یہ صبحِ ظہورِ صاحبِ تاج کی ہے — کیونکر نہ کہوں کہ شام معراج کی ہے
ایسا کیا دُور ہے رجب سے شعباں — وہ بات جو کل کی ہے وہی آج کی ہے

(جناب پہلوانِ سخن ثاقب صاحب قادری بدایونی)

(ختم شد)

قطعۂ تاریخِ ترتیب مجموعہ

از امام الکلام پہلوان سخن جناب محمد نجم الدین صاحب قادری بدایونی ثاقب یادگار ظہیر

گشت چو طبع این کتاب ۔۔۔ وِرد پئے جوان و پیر
ثاقبِ عبد قادری ۔۔۔ راجیٔ رحمتِ قدیر
گفت زجاں فتادہ سر ۔۔۔ مدحتِ پیرِ دستگیر

۱۳ ھ ۵۵

(وَلَہٗ)

قطعۂ تاریخ طبع کتاب "نذر عقیدت"

اے خوشا ذوق مولوی محمود ۔۔۔ سعیٔ احسن کا پوچھنا کیا ہے
سعی محمود اور خود محمود ۔۔۔ بخدا اسم با مسمیٰ ہے
کی ہے تالیف وہ عجیب و غریب ۔۔۔ قادریوں میں جس کا چرچا ہے
یعنی مجموعۂ مناقب غوث رض ۔۔۔ قدمی ھذا امر جن کا ہے
اولیائے جہاں میں بعد علی رض ۔۔۔ مرتبہ جن کا سب سے اعلیٰ ہے
محی دیں پیر دستگیر جہاں ۔۔۔ غوث اعظم خطاب والا ہے
ان کے صدقے ہو یا خدا پوری ۔۔۔ اس مؤلف کی جو تمنا ہے
زیست مسعود عاقبت محمود ۔۔۔ یہ صلہ گر ملے تو پھر کیا ہے

مصرع سال طبع لکھ ثاقب
قادریہ وظیفہ اچھا ہے

۱۳ ھ ۴۶

قطعۂ تاریخ از ابو الحسنات جناب سید ولی اللہ صاحب قادری ولی

ولی اس بوستانِ منقبت کی ۔۔۔ اگر ہو صنعتی تاریخ مطلوب
یہ زیبا ہے کہو از روئے آداب ۔۔۔ سر آنکھوں پر یہ وصفستانِ محبوب

۱۳ ھ ۵۵

تقریظ و تاریخ

از ابو الحسنات جناب مولوی سید ولی اللہ صاحب قادری ولی

واہ مداحِ محی دیں محمود!

اس عقیدت پہ آفریں محمود!!

تو پڑھیں نبی کی مدحت کے — محی دین نبی کی مدحت کے
گل چنے سب جتنے لاجواب چنے — سچ تو یہ ہے کہ انتخاب چنے

خوش تلاش اور خوب گلچیں ہو

لائق آفرین و تحسیں ہو

دستۂ گل ہے یہ کتاب نہیں — جس کا پیدا کہیں جواب نہیں
مرحبا! مرحبا!! جزاک اللہ — حبذا حبذا عفاک اللہ
عربی، اردو، فارسی ہر نظم — ایسی محبوب ہے کہ بر سر و چشم
جو غزل اور جو قصیدہ ہے — تمام ہے منتخب ہے چیدہ ہے
ہو بہو مظہرِ عقیدت ہے — یا کھلا دفترِ عقیدت ہے
وصفِ محبوب کا ترانا ہے — قادریوں کا خاص گانا ہے
وصف اس کا زباں سے کیا ہو ولی — آپ اپنی نظیر ہے تو ولی
ختم تقریظ یک قلم کر دے — کوئی تاریخ اب رقم کر دے
یہ نیا گلستاں ہے کیا لکھوں — "بے بدل ارمغاں ہے" کیا لکھوں
ہاں جوابِ جناں ہے یہ نادر — "گلشنِ بے خزاں ہے یہ نادر"

۱۳ ھ ۵۵

دیگر

کیا کہوں کیا چیز ہے محبوبِ سبحانی کا ذکر — ہے بلند اللہ اکبر قطبِ ربانی کا ذکر
انبیا کے بعد سارے اولیاء اللہ میں — بس مقدم ہے محی الدین جیلانی کا ذکر
ذکرِ احسن ہے جنابِ غوثِ اعظمؓ کی ثنا — وردِ پیارا ہے جنابِ غوثِ صمدانی کا ذکر
بخشتا ہے تازگی دین اور ایماں کو یہ — فرض مومن ہے رسول اللہ کے جانی کا ذکر
ہاں اسی سرکار کی یہ خاص مدحیات ہیں — ہے زمین و آسماں پر جن کی سلطانی کا ذکر
برگزیدہ ہستیاں ہیں آپ کی مدحت سرا — تو کہاں اے دل کہاں اس پیرِ لاثانی کا ذکر

فکر کیا تاریخ کی ہے عرض کر دے یوں ولی

ہو نہ کیوں محبوب ہے محبوبِ سبحانی کا ذکر

۱۳ ھ ۵۵

رشحاتِ قدسیہ

حضرت سلطان الاولیا محبوب سبحانی سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عربی کلام

(کا وہ بے نظیر مجموعہ)

جو مختلف مستند قلمی اور مطبوعہ نسخوں کے عمیق مطالعے اور اُن کے باہمی موازنہ کے بعد ترتیب دیا گیا ہے اس مجموعے میں اکثر قصائد ایسے ملیں گے جو ہنوز طبع نہیں ہوئے اور اسی لئے جن تک عوام کو دسترس نہیں اور جو قصائد شائع ہو چکے ہیں وہ بھی تصحیح کے بعد شائع کردئے گئے ہیں۔ اس طور پر یہ مجموعہ حضرت کے تمام عربی کلام پر (جو اب تک دستیاب ہو سکا) حاوی ہے۔ وہ لوگ جو عربی ادب سے ذوق رکھتے ہیں اور وہ جو دامانِ غوثیہ سے وابستہ ہیں ان کے لئے یہ بالکل انمول تحفہ ہے اور یوں بھی بطور تبرک ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے بنظر افادۂ عام جن جن قصائد کا نظم یا نثر میں ترجمہ ملا وہ بھی درج کردیا گیا ہے اکثر حصہ مکمل ہو چکا ہے چند قصائد کی تصحیح ہونی ہے انشاء اللہ عنقریب شائع ہو کر ہدیۂ ناظرین ہوگا۔

سفرنامہ حرمین شریفین

یہ وہ سفرنامہ ہے جس میں مؤلف نے اپنے چشم دید واقعات اور حالاتِ حجاز نہایت دلکش پیرائے میں بیان کئے ہیں اس سفرنامے کے مطالعہ سے حجاز کے موجودہ تمدن و طرزِ معاشرت پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے علاوہ ازیں مناسکِ حج و ادعیہ و دیگر ضروری مسائل نہایت آسان اور عام فہم طریقے سے بتادئے گئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سفرنامے کے مطالعہ کے بعد کسی اور سفرنامہ یا کتاب کے مطالعہ کی ضرورت باقی نہیں رہیگی غرض یہ کہ عازمین حج کے لئے یہ سفرنامہ بڑا کارآمد اور ایک اچھا رفیق راہ ہے ہر عازم حج کو روانگی سے پیشتر بمصداق "الرفیق ثم الطریق" اس سفرنامے کو ضرور اپنے ہمراہ رکھنا چاہئے ان تمام خوبیوں کے علاوہ اس سفرنامے میں مقاماتِ مقدسہ کے عکسی فوٹو بھی ہیں جن کا ہر مسلمان کے گھر میں رہنا باعثِ خیر و برکت ہے عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہو جائیگا۔

"نذرِ عقیدت" ملنے کا پتہ:۔

۱۔ از مؤلف ۔ دیوڑھی مولوی سید محمود صاحب مرحوم اندرون فتح دروازہ
۲۔ مکتبہ ابراہیمیہ عابد روڈ۔ ۳۔ مکتبہ جیلانیہ پتھر گٹی ۔ ۴۔ غلام دستگیر صاحب تاجر کتب گلزار حوض۔ ۵۔ عبد القادر صاحب تاجر کتب چار مینار

قیمت ۸ ؏ مطبوعہ شمس الاسلام پریس تھتہ بازار حیدرآباد